قال نبی الرحمۃ ان من الشعر حکمۃ

الحمد للہ علی نوالہ کہ درین زمان سعادت توامان رقیمہ شریفہ عشق مسمی بہ

صحیفۂ عشق

از تصانیف مصدر انوار شریعت و طریقت مظہر اسرار حقیقت

باہتمام راجی غفران حضرت ایزد سبحان شیخ نور الدین بن جیواخان من علیہ المنان

در مطبع صفدری واقع بمبئی مطبوع ہائے دلکشا گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الشعر الحسن مفرحاً للقلوب ✦ بل وذریعۃ لحصول عشق المحبوب ✦
والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی قولہ حسن وفعلہ مرغوب ✦ وعلی آلہ واصحابہ الذین
اتباعہم مطلوب اما بعد کمترین بندگان بارگاہ معبود معروف بشیخ داؤد غفر لہ الغفار الودود
مقدم کارپردازان مطبع صفدری صوفیان صاحبدل وسخنوران عالی منزل کیخدمت سراپا برکت مین
عرض رسان ہی کہ یہ صحیفہ رشیقہ ونمیقہ انیقہ جسکا نام بفحوای اسم بامسمی صحیفہ عشق ہی مکرمی
مولوی صوفی احمد حسین صاحب حنفی نقشبندی حیدرآبادی نزیل بمبئی سلمہ اللہ القوی نے
مجکو دیا اور فرمایا کہ یہ وہ اشعار ہین جو ہمارے مرشد کامل **حضرت مولانا شاہ سکندر**
واصل لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری نے زمان طفلی اور اوان طالبعلمی
مین کہے تھے اور اوسی زمانے مین مولانا کے تلامذہ نے لکھہ لیئے تھے کسی نے ایک غزل اور کسی نے
دو غزلین اور بہت سا کلام تلف ہوگیا اور بہت سے مسائل شریعت کے جوابات اور غوامض
طریقت کے مکتوبات جو مرشد موصوف عم فیضہ نے زبان عربی اور فارسی مین تحریر فرمائے تھے
وہ بھی اکثر ضائع ہوگئے مولانا کا قاعدہ یہ رہا کہ جب کسی نے مسئلہ شریعت کا استفتا بھیجا
یا خط مین طریقت کی کوئی بات دریافت کی مولانا نے اوسکا جواب لکھکر مستفتی اور سائل کو روانہ
کردیا نقل اوسکی اپنے پاس نرکھی وعلی ہذا القیاس جب کسی وقت کوی شعر نظم کیا عربی مین یا فارسی
مین یا اردو مین اوسوقت اگر کسی طالب علم نے وہ فتوی اور مکتوب اور شعر لکھہ لیا تو رہا ورنہ ضائع
گیا اسقدر اشعار اردو اور فارسی کے مین نے ایک ایک غزل اور دو دو غزلین مولانا کے تلامذہ کو خط
لکھکر حاصل کین ہین اور نام اس مجموعہ کا صحیفہ عشق رکھدیا ہی پھر اگر کچھہ کلام نظم زبان اردو اور
فارسی مین بزمانہ استقبال دستیاب ہوگا تو اسی صحیفہ مین وہ بھی داخل کردونگا انشاء اللہ تعالی
اور عربی زبان کے اشعار بھی دستیاب ہوی ہین اونکو علحدہ ترتیب دیا ہی مجموعہ اشعار عربیہ کا نام
معیار البلاغت رکھا ہی اس مجموعہ کو شرح کی ضرورت ہی عند الفرصت انشاء اللہ تعالی
اسکی شرح لکھونگا اور ہر شعر کے لغات اور مطالب اور بحر اور ارکان اور زحافات کو بعونہ سبحانہ خوب
واضح کردونگا تقطیع بھی ہر شعر کی لکھدونگا کہ طالب کو آسانی ہو اور مسائل شرعیہ کے جوابات بھی کیتعداد

حاصل ہوے ہین اس مجموعہ کا نام **تنقیح المسائل** رکھا ہی اگر خدای قادر قوی جل شانہ نے
چاہا تو وہ بھی طبع ہوکر نفع رسان خلائق ہونگے اور دو مین جواب متعلق شعر سے ایک دوست
نے لکھا ہی کہ میرے پاس تھے تلاش کرونگا اگر ملگئے تو روانہ کرونگا پس وہ جواب جو شعر سے متعلق
ہین اگر آگئے تو اونکو اسی صحیفہ عشق کے آخر مین لاحق کردونگا آپنے ہمارے اوستاد کا حال رسالہ
نافع السالکین مین لکھکر شرف حاصل کیا ہی اب اس صحیفہ عشق کو چھپواکر سعادت
حاصل کیجیے اور صوفیان عالی مقام و سخنوران ذوی الاحترام کے قلوب کو فرحت دیجئیے تمّ
کلامُ الفاضلِ الحمید آبادی سلمہ اللہ ذوالایادی **خاکسار نے** جب اس صحیفہ کو دیکھا
تو اللہ تعالی کا شکر بجالایا کہ اوس کارساز بے نیاز نے بلا طلب صاحبونکی دعونکا سامان
مجکو عطا فرمایا جب اہل دل نے ان اشعار کو دیکھا یا سنا بعضے آنکھونمین آنسو بھر لائے اور بعض
وجد مین آئے اور بعض نہایت شادمان ہوے اور بعض بغایت ان اشعار کے مدح خوان ہوے
اللہ سبحانہ نے اس رسالہ کے طبع کا سامان بھی بہت جلد بہم پہونچادیا اب ناظرین کے ملاحظہ مین
گذرتا ہی ایزد تعالی صاحبون کو اس سے محظوظ اور اسکو چشم حاسد بداندیش سے محفوظ رکھے آمین یارب
العالمین **شعرای انصاف منش** اور علمای پایہ بلند نے جو کچھ ان اشعار کی مدح مین ارشاد
فرمایا اگر سبکو قلمبند کرون تو بہت طول ہوجائیگا لہذا فقط دو تقریظون پر اکتفا کرتا ہون وہما ہذان —

**تقریظ زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حنفی
چشتی بدایونی مدرس اعلی مدرسۂ محمدیہ واقعہ بمبئی دامت فیوضہا** بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لمن لا
محبوبَ سواہ ولا مطلوبَ وراہ والصّلوۃ والسّلامُ علی خیرِ من والاہ وعلی کل من اقتفاہ اما بعد می
گوید فقیر نامہ سیاہ عُبَید اللہ عفی اللہ عنہ ما جناہ کہ بارہا اشعار فاضل واصل بزبان عربی دیدہ و شنیدہ ام آنرا
گزیدہ و پسندیدہ ام دانستہ بودم کہ فاضل موصوف سحبانِ این زمان و حسّانِ این دوران ست بلغای حرمین
شریفین زادہم اللہ تعالی شرفاً و کرامۃً بمدح رسائل عربیہ اش تقاریظ فاخرہ نوشتہ اند و عرفای آنمقامین منیفین
او را عارف کامل گفتہ اند چنانچہ بر ناظرانِ تحفۃ العلما وغیرہ این معنی ظاہر شدہ باشد دیر نبود کہ این رسالہ اش
را دیدم دانستم کہ سینہ اش بناوک اشتیاقِ محبوبِ حقیقی دوختہ ہست و دلش باتشِ عشقِ معشوقِ حقیقی سوختہ
از ہر شعرش بوی دردمی آید از ہر بیتش شراب محبت می تراود ہر غزلش گلستانی ست کہ ازان نسیم شوق می وزد

انشاد بالکسر حرف دال در آخر بمعنی شعر خواندن ۱۲

وہر فردش گلیست کہ ازان نکہت عشق بمشام جانہای سد ہر قولش شور انگیز ست وہر سخنش درد آمیز سراپا آمدست آورد نیست کلامش بادہ ایست کہ درآن دُرد نیست از ہر جملہ اش عشق حقیقی جوش میزند و ہر کلمہ اش بشوق محبوب خروش میکند این صحیفہ را اگر حرز جانِ صاحبدلان خوانند بجاست و این رقیمہ شریفہ را اگر تعویذ بازوی عارفان گویند رواست نزد اہل دل شعری ازان از ہزار اشعار بیقیمہ بہتر ست و لہذا این رقیمہ صغیرہ از دفاتر کبیرہ غیر قویمہ خوشتر ست حق سبحانہ این صحیفہ را در بزم صاحبدلان رساناد و از نظر نافہمان کورباطن دور داراد فقط

رقمہ الفقیر محمد عبید اللہ عفی عنہ مولاہ

تقریظ فاضل علام شاعر شیرین کلام ناظم فتوح الشام مصنف صمصام اسلام حضرت مولانا مولوی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب متخلص بکلامی وطن رای بریلی ٹونک مقام سلمہ اللہ المنعام مولانا کلامی بہ بست و پنجہزار (۲۵۰۰۰) اشعار کتاب فتوح الشام را نظم فرمودہ اند و در شاعری شاگرد حضرت نازش خیرآبادی بودہ اند

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید المرسلین و خاتم النبیین و شفیع المذنبین و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد گم شدگان صحرای اشتیاق و سرگشتگان وادی فراق کو مژدہ کہ دیوان شریعت و طریقت بنیان حقیقت و معرفت عنوان تصنیف جناب مولانا شاہ سکندر و اصل مشہور بمولوی محمد سکندر علیخان قندہاری لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری مسمی بصحیفہ عشق مکمل ہوکر نور افزای عیون مشتاقان و درد افزای قلوب عاشقان ہوا ۔ سبحان اللہ کیا دیوان ہی جسکا ہر شعر مخمخانہ معرفت اور مصرع مصرع شمع کاشانہ محبت ہی ہر لفظ جام شراب اشتیاق اور نقطہ نقطہ سویدای دل عشاق ہی فارسی دیکھیئے تو شیراز و صفاہان کے چلن دکھلائے اردو وہ اردو کہ دہلی و لکھنو کی بول چال سکھائے عشاق بیدل کہاں ہین ذرا ادہر آئین اس گلدستہ شوق کو شوق سے لیجائین اسکے گلہای رنگارنگ کی خوشبو سے جانین تازہ پائین زخمی تیغ ادای یار کدہر ہین یہ نمکدان مذاق خریدین اور اپنے زخمون پر نمک افشانی کرکے مرغ بسمل کیطرح تڑپین مزی اوڑائین مصنف انتخاب روزگار ہی عالم شریعت سالک طریقت فدائے نبی شیدای کردگار ہی علما مین مثل جامی شعرا مین نظیر نظامی عرفا مین یادگار حضرت بسطامی ادبا مین ہمرنگ آزاد بلگرامی

رسالہ صحیفۂ عشق

مصنفۂ کشاف دقائق معقول و منقول حلال غوامض فروع و اصول عالم عامل عارف
کامل مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سکندر و اصل حنفی قادری نقشبندی چشتی
متوطن موضع خالصپور پرگنہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ دامت افاداتہ خلیفہ زبدۂ اولیای کرام
مولانا شاہ محمد سعید عبد السلام ہسوی فتحپوری دام فیضہ المعنوی والصوری یکی از خلفای
قطب ربانی غوث صمدانی مولانا شاہ احمد سعید دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس
اللہ تعالیٰ اسرارہ و افاض علی قلوب معتقدیہ انوارہ
مرتبہ جناب مولوی احمد حسین صاحب شاگرد حضرت مصنف موصوف مدظلہما

حسب فرمایش واقف موز وجود و شہود جناب مولوی شیخ داؤد صاحب سلمہ اللہ الواہب بحسن اہتمام
جناب شیخ نور الدین بن جیوا خان تاجر کتب و مالک مطبع سلمہ اللہ

در مطبع صحیفۂ علمی مطبوع اہا گردید



بحر رمل مثمن	غزل	محذوف و مقصور

کوئی ممکن ہی نہین معبود مین ہمسر ترا — بندۂ مخلوق ہی ہر کمتر و برتر ترا

التجا تیری سوا لیجائیے کوئی کسکے پاس — ملتجی ہی بار ہر فغفور و ہر قیصر ترا

کارساز دو جہان تیری سوا کوئی نہین — چھوٹجائی پھر کسی سے در بھلا کیونکر ترا

دار پر کھیئے دیا تاج شرف سے سرفراز — چاہیئے جو کیجیئے ہی سر مرا اور در ترا

رات بھر رہتا ہی لیلین میرے تیرا ہی خیال — ذکر ہوتا ہی نہایت شوق سے دن بھر ترا

خانۂ دل کو کیا آراستہ تیری لیئے — بی تکلف آ کہ ہی یہ خاص جانان گھر ترا

جسکو دیکھیئے ہے مجنون تیری عشق مین — ایک وا اصل ہی نہین دیوانہ ای دلبر ترا

بحر رمل	غزل	ایضاً

سب سے پہلے نام لکھتا ہون مین اپنے یار کا — ہی وظیفہ جو کہ ہر نے جان و ہر جاندار کا

تر زبان اوسکی ثنا مین سبز ہا ہی خشک و تر — حمد مین اوسکی ہی گویا ہر ورق اشجار کا

ہی اوسیکے عشق مین دریا کو یہ جوش وخروش
اور صحیح امحو الفت ہی اوسی دلدار کا

خور بروبو پیر جو مرتا ہی ہر اک عاشق مزاج
کیا سبب ہے عکس ہی آئینہ ہمارے یار کا

چرخ سرگشتہ زمین افتادہ اوس کے عشق مین
شمس آنکھین کھولکر مشتاق ہی دیدار کا

جملہ عالم حور وغلمان وملائک جن وانس
ہی بلا انکار خدمتگار اوس سرکار کا

واصلا وحدت پر اوسکی جبکہ ہی ہرشی گواہ
ہی بڑا نادان وہ جو نام لے انکار کا

بحر — غزل — ایضاً

وقت آیا ہی کہ لکھون وصف اوس مختار کا
بعد خالق کے ہی رتبہ جس شہ ابرار کا

وہ حبیب کبریا اور شافع روز جزا
رونق ہردوسرا سردار کل اخیار کا

ہوگئی اوسپر رسالت ختم اب ہوگا نہین
کوئی پیغمبر ہوا ارشاد یہ غفار کا

نائب اول ہی اوسکا یار صدیق تقے
وہ ہوا مصداق نص اذ هما فی الغار کا

نائب ثانی ہوا فاروق عادل بالیقین
جو کہ قامع ہی اساس کفر اور کفار کا

نائب ثالث ہی ذو النورین عثمان نامدار
جو رہا دائم نصیر اسلام کے انصار کا

نائب رابع ہی وہ مولی علی شیر خدا
جو کہ منبع ہوگیا اللہ کے اسرار کا

بو حنیفہ شافعی مالک ہی اور احمد امام
ہی ہر اک ان مین سے گل اسلام کے گلزار کا

دوسرے جتنے ہین گلہاے گلستان ولا
سب پہ برسے آب یارب فضل کے امطار کا

دل بکف حاضر ہی وصل روبرو مثل ہدف
ہو شکار اکاش تیرے عشق کے سوفار کا

بحر — غزل — ایضاً

حسن مطلق پر ہمارا دل جو شیدا ہوگیا
تھا تو دیوانہ کر فی الحال دانا ہوگیا

جس نے خاک در پہ تیری رکھ کی سر آنکھین ملین
چشم سر کیا دیدۂ دل اوسکا بینا ہوگیا

صورت دلدار کا جب روبرو آیا خیال
مثل آئینہ کے مین محو تماشا ہو گیا

تیری الفت کی مرض مین یار کیا تاثیر ہی
جو ہوا بیمار تیرا وہ مسیحا ہو گیا

پردۂ اشکال گوناگون نہ ساتر ہو سکا
چہرۂ روشن ترا آخر ہویدا ہو گیا

ہر طرف ہر رنگ مین پہچان لیتا ہون اوسے
حسن کا نام خدا ایسا شناسا ہو گیا

ہم نہ غیر و نسبتین تجکو بھی ہم ملتی نہ تین
اب نہ ہم تیرے ہوی اور نہ تو ہمارا ہو گیا

ملک جاہ سے بڑہا جسکا قدم سوے قدم
وہ گدا سی شہ ہوا بندہ سے مولا ہو گیا

دل ہمارا پہلے تھا جای تولای حبیب
اب کہان دلکا پتا یکسر تولا ہو گیا

بند غم قید الم صدمے اوٹھای عشق کے
تیری ہجرا مین کہین کیا ہمپہ کیا کیا ہو گیا

ہستی وہمی سے تہا وصل گرفتار دوئی
وہم جب جاتا رہا عالم مین یکتا ہو گیا

بحر ہزج — غزل — مثمن سالم

ہمارا دل ہی آئینہ رخ پرنور جانان کا
پڑا کرتا ہی اسمین عکس رشک مہر تابان کا

مری پوشاک کی ہر تار سے اک شور برپا ہی
کہون کیا حال تیری شوق مین اپنی تن و جان کا

نکیونکر لیکے بھاگے قیس اپنا جامۂ ہستی
کف پا سے مری صد چاک ہی دامان بیابان کا

فروغ دو جہان ظلمت سی بدتر کیون نہو مجکو
بہرا ہی نور آنکھون مین تری روی درخشان کا

نہ تنہا بلبل نالان تری الفت مین شیدا ہی
گریبان چاک ہی تیری لیئے ہر گل گلستان کا

مری محبوب پر دل یکقلم عالم کا مفتون ہی
ملک جن و پری انسان و حیوان حور و غلمان کا

تری الفت کی آتش مین ادہر پروانہ جلتا ہی
سراپا جل رہا ہی تن ادہر شمع شبستان کا

گہر دریا مین مفتون ہی جبل صحرا مین مجنون ہے
محبت مین تری دل خون ہوا لعل بدخشان کا

نکیونکر ہر بن مو سے شرار شوق حق نکلین
تن وصل ہی آتشخانہ نار عشق یزدان کا

مثمن سالم	موعظت	بحر رجز

اے ہوشیارانِ زمن تم یاد رکھو یہ سخن — فانی ہی یہ دہرِ کہن باقی نہین غیر از خدا

عاقل وہی ہی بالیقین ہی جسکے دلمین فکرِ دین — دنیا سراپا ہی لعین سمجھا ہی اسکو نے دغا

لاکھونکو دی اسنے دغا صدہا کو قتل اسنے کیا — تو نے نہین جانا ہی کیا قارونکا قصہ کیا ہوا

ہی یہ خبیثہ پیرزن پرمکر و آشوب و فتن — آراستہ کرتی ہی تن ہوتا ہی نادان مبتلا

دانا بھلا آتا ہی کب دانے پہ اسکے بے سبب — ہی دام ہر دانے پہ چپ بیٹھا ہی وہ بر پشت پا

دین سے ہمیشہ کام ہی دنیا تو چند ایام ہے — سمجھا ہی جو علّام ہی عقبےٰ ہی گھر دنیا سرا

اوس گھر کو تو آباد کر مہمان سرا سے درگذر — منزل یہانکی دوپہر رہنا وہان ہی دائما

آبادیِ خانہ ہی کیا کر یا نمازون کو ادا — نادار کو ذکر و دعا زردار کو جود و سخا

مفلس تو لے تسبیح کو منعم تو دے نعمت کو بو — عقبےٰ مین تا طیّار ہو انبار خرمن کا ترا

آدم ہی تو شیطان نہ بن آتش صفت سوزان نہ بن — انسان ہو حیوان نہ بن خوش خُلق رہ اے دلربا

خلقِ خدا پر رحم کر انسان ہو یا ہو جانور — کر پیش اوسکے ماحضر اسمین نہ کر غفلت ذرا

ممکن ہو گر کھانا کھلا ورنہ تو پانی ہی پلا — یہ بھی نہو تو دے دعا ناخوش ہو تجھسے کبریا

یہ بھی اگر تمسے نہو تو بھائی ایذا تو نہ دو — رو کو زبان اور ہاتھہ کو ورنہ چھٹا تیرِ قضا

ہی ظلم سب جسسے مونسے بد ظالم ہی مردودِ احد — ہوتی ہی تنگ اوسکی لحد کرتا ہی رد اوسکو خدا

ہی طالبِ ایمان اگر رکھہ راستی مدِّ نظر — تا شکلِ دین ہو جلوہ گر مرآتِ دل ہو حق نما

(آئینہ ۱۲)

دنیا مین کام ایسے کرو عازم جو تم جنت کے ہو — حور آئین استقبال کو غلمان کہین صد مرحبا

اے خالقِ ہر دو جہان تو ہی ہی سب کا مہربان — واصل ہی سبسے ناتوان کہہ لطف اوسپر دائما

مخبون مقطوع مسبغ	غزل	بحر خفیف مسدس

ایک ہی ہی فقط مرا محبوب — دوسرا ہی نہین کوئی مطلوب

حور زاہد کو ہمکو اوسکا وصال — ہو مبارک جسے جو ہو مرغوب

دم نکلجای شوق مین اوس کے — ہی مرے دل کی یہ تمنا خوب

سوز عشق اوسکا اسقدر بڑہجاے — جس سے جلجائین دلکے سارے کروب

قد عصیٰ واصل وانت کریم — تب علینا الیک نحن نتوب

ایضاً خفیف مسدس — **غزل** — مخبون مقصور مقطوع مسبغ

جز خدا کی نہین کسیکو ثبات — ہی ہمیشہ فقط اوسیکی ذات

کام تیرا تمام حکمت سے ہے — بات تیری ہی رشکِ قند و نبات

تیری ہی ذکر مین رہون دن بہر — تیری ہی فکر مین کٹے سب رات

زندگی تیری شوق مین ہو بسر — عشق تیرا انجای بعدِ ممات

تیری ہجران مین موتِ واصل ہی — اور دیدار تیرا اوسکی حیات

بحر رمل مثمن — **غزل** — مقصور و محذوف

ساقیا چلتا رہی پیہم ترا پیمانہ آج — ہی جنون زورون پہ یہ بیخود رہی دیوانہ آج

جو ہوا سو خیر اب لازم ہی اوس کی دلدہی — ورنہ سر پہوڑیگا جان دیگا ترا مستانہ آج

بہر لجائین ہا کہ وہ سب قصۂ فرہاد و قیس — دلمین آتا ہی سنا دین اپنا ہم افسانہ آج

روی روشن تو دکھا تا شمع گل ہو رشک سے — حال میرا دیکہکر جلجای ہان پروانہ آج

آپ از راہِ نوازش گر قدم رنجہ کرین — غیرتِ گلزار ہو جای مرا کاشانہ آج

شکرِ احسان کب ادا ہو آپ کے آئے قدم — کلبۂ احزان ہوا اپنا مسرت خانہ آج

ایک مدت سے پریشان حال ہی واصل کا دل — آپکے جلوے سے ہو آباد یہ ویرانہ آج

بحر مضارع مثمن — **غزل** — اخرب مکفوف مقصور

مضطر ہی تیری ہجر سے جانان بدن مین روح / گھبرا رہی ہی تیری لیئے اس وطن مین روح

آتا ہی کسطرح سے پیغام وصل کا / ہر لحظہ دیکھتی ہی یہ آکر دہن مین روح

ہی دل مین شوق دید رخ رشک گلستان / خوش ہوگی کسطرح سے ہماری چمن مین روح

کیا خوب وصل یار سے عیش و طرب مین تھی / دنیا مین آکے پڑ گئی رنج و محن مین روح

جب جانیئے کہ عشق مین پختہ ہی واصلا / غافل نہو کبھی تری اک لحظہ تن مین روح

بحر خفیف مسدس — غزل — مخبون مقصور مقطوع

میرے جانان کے جملہ کار لذیذ / ناز مرغوب دل پیار لذیذ

نام محبوب کیا ہی میٹھا ہی / اوسکی تکرار بار بار لذیذ

وصف گل ہوسکے بیان کیونکر / باغ دلبر کا ہمکو خار لذیذ

زہر گر یار دے تو آب حیات / دست دلدار کی ہی مار لذیذ

حافظونکا وظیفہ ہر شب و روز / کیون نہو ہی کلام یار لذیذ

مطربا ذکر دوست کر آغاز / ہی بہت قصۂ نگار لذیذ

زینۂ بام یار ہے واصل / کیون نہ منصور کو ہوا دار لذیذ

ایضاً خفیف مسدس مخبون — غزل — مقصور مقطوع مسبغ

ڈھونڈھ مارے سبھی بلاد و دیار / تیرا ثانی نہین کوئی زنہار

عرش سے فرش تک کو غور کیا / سب جگہہ تیری حسن کی ہی بہار

بطفیل حبیب خود کر دے / عشق سے اپنے مجکو بھی سرشار

ہو عطا سبکو دولت دوجہان / ایک تو ہی فقط مجھے درکار

دل ہمارا اگر یہ غافل ہی / آپ کر دیجیئے اوسے ہشیار

مین نے مانا کہ سب سے کمتر ہون
کیا نہین ہی بڑی تری سرکار

سب اگر شیر ہین ترے در کے
تیرا مین بھی ہون اک سگِ دربار

میرا مقصد اگرچہ مشکل ہے
آپ چاہین تو کچھ نہین دشوار

عرض کرتا تھا کرچکا واصل
آگے ہر کام کا ہی تو مختار

مخبون وابتر	غزل	بحر رمل مثمن

زلف آتی ہی رخ یار پہ پیچان ہوکر
سانپ پھرتا ہی گلستان مین خرامان ہوکر

گُل ہی رخسار ترا اور ہی سنبل کاکل
تو کہان سیر کو جاتا ہی گلستان ہوکر

خانۂ قبر مرا اگرچہ بہت تھا تاریک
کردیا یار نے روشن مہِ تابان ہوکر

تیری رحمت ہی بہت امت احمدؐ پہ اگر
ہو مُعَذَّبْ یہ بھلا موردِ احسان ہوکر

دام گیسو تھا بیکجا نہ پھنسے ہم اوس مین
کرلیا صید مرے دل کو پریشان ہوکر

میرے جانان کی مُصَوِّر نے جو صورت دیکھی
رکھدیا کلک وہین ہاتھ سے حیران ہوکر

گو بظاہر اوسے انکار ہی واصل سے مگر
ہی نظر لطف کی اغیار سے پنہان ہوکر

مثمن مقصور	غزل	بحر متقارب

خدا کو سزاوار ہی کبر و ناز
سوا اوسکے سب اہل عجز و نیاز

اگر طاعتِ یار مین ہو بسر
تو بیشبہ نعمت ہی عمرِ دراز

بہت راست ہی قولِ اربابِ دین
حقیقت کا پُل ہی یہ عشق مجاز

یہ دنیا ہی اک قحبۂ پُر فتن
بچے اس سے وہ جو کہ ہین اہلِ راز

سزاوارِ آتش ہی واصل وہ دل
نہو عشق کا جسمین سوز و گداز

مخبون مقصور	مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات	بحر خفیف مسدس

مبارک

ہو مبارک سبہونکو مال و منال
بلکہ دونون جہان کا جاہ و جلال

ملک و جاگیر و سلطنت ہو نصیب
اور سارے جہان کا فضل و کمال

اپنے دلکی بھی کچہ کہون پیارے
درد ہو دلمین اور تیرا وصال

گر ترے قرب کے نہون لائق
شوق سے اپنے کر دے مالا مال

شوق بھی گر عطا نہو مجکو
شوق والونکی مین اوٹہاؤن نعال

اسکے لائق بھی گر نہون تو یہ ہو
اونکے کتّون کا مین رہون حمّال

یہ بھی خدمت اگر نہ دیجائے
خاکِ پای سگان سے ہون مین نہال

یہ بھی اکسیر گر نہ ہاتھ آئے
اونکی آواز سے مین ہون خوشحال

یہ بھی نعمت اگر نہ حاصل ہو
قبر ہی میری اونکی ہو پامال

قبر پر گر نہو گذر اون کا
حشر مین اونکے مین رہون دُنبال

آرزو تو یہی ہی واصل کی
آگے تو ذُوالجلال والاجلال

استغفار از طرف جملہ بندگان گنہگار بدرگاہ پروردگار آمرزگار ہر سیہ کار

بحر رمل مسدس محذوف

ہو گیا جسپر ترا فضل و کرم
بس وہی ہی دو جہان مین محترم

تو نے کر دی قہر کی جسپر نظر
ہو گیا معبود من وہ سب سے کم

قہر سے اپنے بچا سبکو کریم
رکہہ ہمیشہ لطف پناد میدم

جس کسی سے ہو گیا جو کچہ گناہ
پہر ہوا ہمدوش افسوس و ندم

ق

بخشدی اوسکو کہ تو غفار ہی
بے کنارہ ہی تری رحمت کا یم

جسنے واصل کو دیا رنج و ملال
تو نہ دے اوسکو الٰہی درد و غم

تو توہی رحمٰن وخلّاقِ امم	جبکہ بندی کا تری یہ قول ہی

محذوف مقصور مقطوع — **ایضا استغفار و مناجات** — بحر خفیف مسدس مخبون

مثنوی

رَبَّنَا افْتَحْ لَنَا كُنُوزَ حِكَمْ	آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ كُلَّ نِعَمْ
ای پروردگار ہمارے کہولدی ہمارے واسطے حکمتونکے خزانون کو	عطا کر ہمکو اپنی نزدیک سے جملہ نعمتون کو
اَنَا عَاصٍ وَّاِنَّكَ الْاَرْحَمُ	فَاعْفُ عَنَّا ذُنُوبَنَا وَارْحَمْ
مین گنہگار ہون اور تو بڑا رحم کرنے والا	معاف کر ہمارے گناہون کو اور ہمپر رحم کر
تَائِبًا جِئْتُ نَجِّنَا مِنْ ضَيْرٍ	رَبَّنَا اخْتِمْ اُمُورَنَا بِالْخَيْرِ
توبہ کرتا آیا ہون نجات دی ہمکو درد ورنج سے	ای ہمارے پروردگار ہمارے کامونکو سانیکی کے انجام دے
عَافِنَا مِنْ جَمِيعِ اٰفَاتٍ	خُذْ بِيَدِي اٰنِفًا وَّفِي الْاٰتِي
بچا ہمکو جملہ آفات سے	دستگیری کر میری دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی
وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَكُنْ مَّعَنَا	بِالْاِعَانَاتِ اَيْنَمَا كُنَّا
اور روا کر حاجتین ہماری اور رہ ہمارے ساتھ	مدد کرتا جہان کہین ہم رہین
لَيْسَ لِلْوَاصِلِ الْفَقِيرِ سِوَاكْ	اَغْنِهِ عَنْهُ مَالِكَ الْاَمْلَاكْ
تیری سوا واصل کا کوئی مددگار اور کارساز نہین ہی	واصل کو بی پروا کر دی اپنی غیر سی ای بادشاہ سب بادشاہونکے

مثمن مقصور — **غزل** — بحر رمل

قادرِ مطلق سوائی خالقِ عالم نہین	جز خدا معبودِ برحق کوئی ای ہمدم نہین
دوستی کی سب سے دیکھا دوستونکے حال کو	غیر حق کوئی کسیکا دوستِ محرم نہین

خاک ہو جائے نہ جس دل مین درد عشق یار	کور ہون آنکھین جو اوسکے شوق مین پرنم نہین
ای طبیب اسکی لیے ہرگز نکر فکر علاج	یہ وہ زخم دل ہی جسکو حاجت مرہم نہین
بدترین خلق ہون مین حال اپنا کیا لکھون	مثل میرے ایک بھی ننگ ہمہ عالم نہین
مولوی صاحب مذاق دل یہان درکار ہی	یہ کتاب عشق ہی تہذیب اور سُلّم نہین
ایکدم واصل نہو غافل خیال یار سے	دمبدم جو یاد مین اوسکی نہو آدم نہین

بحر ہزج — **غزل** — مثمن سالم

منور کیجئے آکر ہمارے خانۂ دل کو	کہ مدت سے کیا ترتیب ہمنے سارے محفل کو
تڑپنے سے نہین رکتا ہی دل تیری جدائی مین	تسلی دے ذرا ٹھنڈا کر اپنے نیم بسمل کو
کیا ہی قتل گر مجکو نہین کچہ جا ہی دہشت ہی	کہ آتا ہی چلانا بھی بخوبی میرے قاتل کو
تن خاکی مین آئے ہین بامید وصال اوسکے	دیا ہی ہمنے منصب طرہ کا اس تودۂ گل کو
نہ ہی مخلوق کو تا حشر رغبت حور و غلمان کی	اگر دیکھے کہین واعظ مرے حورین شمائل کو
نہ تخت بادشاہی پر نہ فردوس معلیٰ مین	نہین تسکین ہی بے دلبر کہین ناشاد بیدل کو
بہت مضبوط ہو کر بحر الفت مین قدم رکھین	خبر ڈوبی ہوؤنسے دو سبکساران ساحل کو
ہمارے ہر رگ و پی مین گرہ ہی عشق جانان کی	گنا کرتا ہی زاہد اپنی تسبیح انامل کو
تری تو دل مین وہ دلدار تیرا جلوہ فرما ہی	کیا کرتا ہی کیون واصل تو پہر تحصیل حاصل کو

بحر — **غزل** — ایضاً

گواہ دعوئ صادق ہون رکھتا ناصحا دلکو	نہین ہی عشق مین مدخل براہین و دلائل کو
حجاب وہی مطلب زاہد انہ ریائی ہے	اگر طالب ہے حق کا چھوڑ دی دعوای باطل کو
گھٹا ذرات دود آہ سی کیا کیا نہ دم اپنا	دکھایا ہجر نے تیرے عذاب چاہ بابل کو

تری ہی دیکھنے کو روح اب آنکھون مین آئی ہی — اوٹھا دی منہہ سی اپنی ایکدم جلباب حائل کو

بہار آرا تصور ہی کسی لیلا کی آمد کا — دل شوریدہ سی رکھہ اچھیون طیار محمل کو

نسیم شوق چلتی ہی مرے انفاس سے ہر دم — شگفتہ کیون نرکھون عشق مین مین غنچۂ دل کو

سوا مادر پدر سی مہربان ہی وہ عطا پرور — نہ پھیرا جسنے محروم اپنی در سی مجھسی سائل کو

نہ ہنکے بیخودی سے ہم چڑہائے خم کے خم اوسکے — کیا جس مے کی اک قطرے نے بیخود قیس بیدل کو

چھپا رکھہ سینے کی پردے مین نیا داغ دل واصل — نہ بلبل رنگ وڑائی دیکھکر اس لالۂ دل کو

استغفار از واصل گنہگار بدرگاہ کردگار آمرزگار

بحر رمل مثمن مقصور

پوچھتا ہی یار کیا بندی کا تو حال تباہ — میرا نامہ ہوگیا ہی فرط عصیان سے سیاہ

شرم آتی ہی کہ اپنے نفس کو عاصی کہون — کیونکہ مین عاصی نہین ہون بلکہ ہون بکیر گناہ

ہی مسمّی اثم اسم اوسکا سکندر ہوگیا — رکھلیا گر نام واصل اس سے کیا ہوتا ہی آہ

اسقدر ہی بالیقین احمد کی مین امت مین ہون — اوسکو سچّا جانتا ہون ہی وہی میری پناہ

وہ رسول کبریا اور خاتم کل انبیا — جو کہ لایا وہ بجا اسمین نہین ہی شک کی راہ

دلمین میرے خوب ہی توحید کی تصدیق ہی — سلب یہ ہرگز نہو تیری عطا فضل الٰہ

ایک ہی معبود اوسکا نام پاک اللہ ہی — ہی وہی سچّا خدا خلاق عالم بادشاہ

دوسرا کوئی نہین ہرگز کہین اوسکا شریک — مثل اوسکا ممتنع بالذات ہی بے اشتباہ

کل صفات کاملہ سی رب مرا موصوف ہی — ہر نقائص سے بری ہی خالق خورشید و ماہ

میرے مالک نے رکھا محفوظ مجکو کفر سے — یہ بڑا اوسکا کرم مجھپر رہا شام و پگاہ

الغرض جتنے معاصی ہین مین اون کو کرچکا — سب سے کرتا ہون مین توبہ دوستو رہنا گواہ

بحر رمل مثمن — غزل — محذوف

حورزاہد کے لیئے دلبر ہمارے واسطے
قصرِ خلد اوسکے لئے قیصر ہمارے واسطے

شیخ طالب ہے مکان کا ہمکو ہی عشق مکین
حجِ اصغر ہی اوسے اکبر ہمارے واسطے

خواہش دولت نہ ہمکو ہی نہ جنت کی ہوس
دو جہانسے ہی وہ در بہتر ہمارے واسطے

شیخ کہتا ہی چلو کعبے مین دیکھو یار کو
سب جہان ہی یار کا مظہر ہمارے واسطے

شیخ و زاہد کو اگر کعبے مین دی اوسے جگہہ
یارنے دل مین بنایا گھر ہمارے واسطے

یاد آیا جبکہ گلشن مین وہ روی آتشین
غنچہء گل بن گیئے اخگر ہمارے واسطے

سر بکف حاضر ہی خود سر رشتہء ابرو مگر
کھینچتی ہین آپ کیون خنجر ہمارے واسطے

موتیون کو کیا کرینگے لیکے ہم نے یار کے
ہین برستے اشک کے گوہر ہمارے واسطے

آبِ حیوانکی نہین ہی مطلقاً خواہش ہمین
ساقیا بہر عشق کا ساغر ہمارے واسطے

شربتِ کوثر ہمارے کس مرض کی ہی دوا
شربت دیدار سے کوثر ہمارے واسطے

خانہء دل مین ہی یون تشریف لانا یار کا
کم رقیبون کے لیئے اکثر ہمارے واسطے

لای تشریف وسنی بخشا ہمکو خلعت وصل کا
سرفرازی ہو گئی افسر ہمارے واسطے

رات بہر کہتا ہی ہمکو ہجرِ جانان بیقرار
دردِ دل کاہش فزا دن بہر ہمارے واسطے

گر کسی کو ملکِ دنیا و یا عقبیٰ کی عیش
غم نہین ہی اصل کہ ہی دلبر ہمارے واسطے

بحر ہزج — غزل — مثمن سالم

مکین سمجھے مکان سمجھے نہ ہم ارض و سما سمجھے
کہان حسن تیرا جلوہ گر ہم جا بجا سمجھے

ہمارے ہر رگ و پی مین سوا تیرے نہین کوئی
ہم اس آئینہء دل مین تجھی کو رونما سمجھے

چھپا کر کسو دل مین نکھولی پہر زبان ہمنے
دل اپنا ہم قبا سمجھے زبان بندِ قبا سمجھے

سوا تیری اگر خواہش ہمین ہو باغ جنت کی
قسم تیری ہمین ایدوست پہر ہم سی خدا سمجھے

سوا تیری نہین ہمنے کسی سے آشنائی کی — تجھی کو یار ہم سمجھے تجھی کو آشنا سمجھے

تو ہی محبوب ہی اپنا تو ہی مطلوب ہی اپنا — رکھا مطلب تجھی سی ہم تجھی کو مدعا سمجھے

نہایت شوق سے ہمنے کہیا یا جسم و جان اپنا — فنا ہونیکو تیری ذات مین ای جان بقا سمجھے

کیا ہی دولتِ کونین سے ای دوست مستغنی — نہ کیونکر خاکِ در کو تیرا عاشق کیمیا سمجھے

ہوا کرتی ہین جب سب کام حکمِ یار سے واصل — ہم اپنی نامرادی کو حصولِ مدعا سمجھے

بحر — غزل — ایضاً

تجھے حور و ملک سمجھے نہ ہم یوسف لقا سمجھے — مگر ای یار تجھکو مہ وشون کا پیشوا سمجھے

کیا ہی قتل جب تونے ہمین دولت ہوے حاصل — ادای ضرب کو تیری عطای خون بہا سمجھے

تمھارے مصحفِ رو کی ہوی ہین جب سے ہم حافظ — سیہ کاکل کو ہم واللیل خد کو والضحےٰ سمجھے

چھٹا جو جانور صدقے مین تیری ای شہِ خوبان — ہم اوس طائر کے سایہ کو بہ از ظلِ ہما سمجھے

تری تقریر قاتل زندۂ جاوید کرتی ہے — تری دشنام مین ہم یار تاثیرِ دعا سمجھے

خدا کی فضل سے گو ہم شہِ ملکِ قناعت ہین — پر استغنا مین بھی اپنے کو ہم تیرا گدا سمجھے

رہی ہر چند ایذا ہین مگر ذوقِ محبت سے — ہمیشہ خالِ عارض کو تری حب الشفا سمجھے

تری کوچہ مین پیچھے پانون رکھا ہمنے ای قاتل — سرِ پر شور اپنا پہلے ہی تن سے جدا سمجھے

تری مرآتِ رخ مین ہی جمالِ لم یزل پیدا — تجھے ہم بیگمان آئینہ دارِ کبریا سمجھے

برای قیدِ مرغِ دل وہ دام و دانہ تھا واصل — جسے ہم بھولکر خالِ رخ و زلفِ دوتا سمجھے

بحر تقارب — غزل — مثمن سالم

مرا باعثِ عیش و آرام تو ہی — نہین غم ہی مجکو کہ تو رو برو ہی

ہمیشہ تجھی گوشۂ دل مین رکھون — سوا اِسکے کوئی نہین آرزو ہی

شب و روز ہر لحظہ ہر وقت مجکو — ترا ذکر ہی اور تری جستجو ہی
خور و نوش کی عشق مین کسکو پروا — مگر اتباعِ کلوا واشربوا ہی
بہارِ دو عالم معطر ہی اوس سے — مری گُل مین واصل عجب رنگ و بو ہی

غزل

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع

خون جاری ہی ہر رگِ تن سے — یار پوچھے گا اسکو دامن سے
شاہِ گلزار ہی ہمین درکار — کام گل سے نہ ہمکو گلشن سے
سر تو کاٹا ہی پر یہ ہو ارشاد — پاؤن سے آئین یا کہ گردن سے
زاہدا دردِ عشق حاصل کر — کام چلتا نہین ہی سمرن سے
تیری الفت مین اے عزیز از جان — دوست بدتر ہین ہمکو دشمن سے
قبر پر تو اگر خرام کرے — یون قدم مین نکل کے مدفن سے
واصلِ خستہ آپ ہی کے لئے — سر بصحرا ہی اپنے مسکن سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار بزبان فارسی

بحر ہزج	قصیدہ در حمد	مثمن سالم

چگونہ حمد ہاے تو ادا سازد زبانِ ما
شود صد بار در ہر دم فدایت جسم و جانِ ما

الہی در ستایشہای تو گویا شود ہر یک
دلِ ما جانِ ما ہر موے ما ہر استخوانِ ما

بجز اوصافِ تو ہرگز نیارم بر زبان چیزے
بجز افکارِ تو فکرے نیاید در جَنانِ ما

برای تو نسازم ہیچ کاری جز اُمورِ تو
بجز اقوال تو قولے نیاید بر زبانِ ما

بیک لحظہ بیک ساعت بقدرِ طرفۃ العینے
نباشد غافل از حمدت نہان و ہم عیانِ ما

ز بعدِ مرگ ہم از وصف تو روحم نیاساید
اگرچہ گم شود از دہر نام و ہم نشانِ ما

کجا یک قطرہ از دریاے حمدِ تو ادا گردد
زند صد موج اگر این بحرِ طبعِ نکتہ دانِ ما

بگوید ہر بُنِ مویم کہ ای جانم فداے تو
نمی آید یکی حمدِ تو از کام و دہانِ ما

توئی مقصودِ من ہستی توئی معبودِ من ہستے
توئی مطلوبِ من ہستی توئی محبوبِ جانِ ما

توئی سلطانِ تحقیقی توئی ملجای مخلوقی
ترا زیبد خداوندی فدای تو روانِ ما

ثنائی بیکران مخصوصِ ذاتِ تُست ای خالق
کہ شد ہر نکتۂ قدرت نشانِ تو عیانِ ما

چہ ہر ذرہ چہ ہر قطرہ چہ ذی روحی چہ بی جانی
کہ ہر چیزے ہمی گوید زہی ذی امتنانِ ما

زہی قدرت زہی حکمت زہی عزت زہی عظمت
فدایت جسم و جانِ ما فدایت جسم و جانِ ما

بهشتِ اخروی و حشمتِ دنیائی نخواهم
مرا سرمایه باشد وصلِ تو حُسنت جنانِ ما

کمالاتِ همه مجموع دارد شاهدِ جانم
چه غم گر نیست در زشتی و نقصان کون و شانِ ما

کلاهِ سرفرازی بر سرِ پُر انکسارم نه
بیا در باطنم جا گیر و کن فرحان زمانِ ما

نشانم در دلت و دین و بر روی غیر نگشایم
کنم نظارهٔ حُسن ای فدای تو روانِ ما

غذایم دیدنِ رویت زلالم بادهٔ وصلت
جز این ساغر نباشد دوره سازِ بزمِ جانِ ما

چگویم وصفِ آنجانان دل و جانم برو قربان
بود از عجز اینجا خامشی مُهرِ دهانِ ما

ندارم هیچ ملجائی نه یاری کس نه غمخواری
نباشد هیچ کس جز ذاتِ پاکت مهربانِ ما

تو هستی راحتِ روحم تو هستی قوتِ قلبم
توانائی ز تو در جسم و جانِ ناتوانِ ما

عجب شان و شکوه و جاه و طرزِ دلربا داری
نمی آید بفهم و عقل و ادراک و گمانِ ما

چه کار آید مرا این قصرهای جنتِ اعلیٰ
مرا کافیست سیرِ روی تو کویت مکانِ ما

اگر در هفت دوزخ وعدهٔ دیدارِ تو باشد
گزیند آشیانِ شوق آنجا مرغِ جانِ ما

بهر گاهی که حمدِ تو کند هر شئ بهر حالی
چگونه حمدِ تو آید ز تقریر و بیانِ ما

چسان نازم نه بر بختِ نکوئی خویش ای اصل
که محبوبم چنین خوب و خوشا این داستانِ ما

بحر رجز	قطعه	مثمن سالم

در هر زمان بر حالِ ما مبذول احسانهای تو
با اینچنین در امرِ تو سستی و تاخیراتِ ما

تو کارسازِ کارِ ما کشّافِ هر دشوارِ ما
بیکار تدبیراتِ ما بیکار تدبیراتِ ما

تو یارِ ما دلدارِ ما در کارِ هر کارِ ما
غمخوارِ ما غفّارِ ما ستّارِ تقصیراتِ ما

در شکرِ تو قاصر شده از حمدِ تو عاجز شده
اقسامِ تقریراتِ ما اصنافِ تحریراتِ ما

بحر هزج	قصیده در نعت	مثمن سالم

بیا ای دل بگوییم نعتِ شاهِ هر دو عالم را
حبیبِ کبریا مقبولِ بر حق فخرِ آدم را

حیاتِ عاشقان تفریحِ بسمل چارهٔ مضطر
علاجِ دردمندان از برای زخم مرهم را

دلیلِ گمرهان محبوبِ یزدان سرورِ خلقی
شفیعِ عاصیان از بهرِ آتش سدِّ محکم را

سرورِ خاطرِ غمگین مرادِ عاشقِ مسکین
برای مضطرب تسکین بهارِ خیرِ مقدم را

امامِ مرسلین واصل بحق موصل بدرگاهش
برای رفعتِ بامش زهی سهو از سُلّم را

بعهدش بودمی ای کاش ومی شستم کفِ پایش
برای خود ذخیره کردمی آن آبِ زمزم را

خدا با نامِ پاکِ خویش نامش مشتهر کرده
چنان کز نورِ خود افروخت آن نورِ مکرم را

نیامد حرفِ لا وقتِ سؤالِ سائلش برلب
نگر این خُلقِ بحید احمد شانِ معظم را

هر آنکو یکسرِ مو از رهِ طبعش نے گردد
هزاران آفرین آن مردِ دانا بختِ خرّم را

ولا طوعش بود صغری وکبری امتثالِ حق
بپرس از منطقی این رازِ پنهان سرِّ مبهم را

چنین صاحب جمال وباکمال آمد رسولِ من
که شد محبوبِ معبودِ جهان خلّاقِ عالم را

نه تنها گل بود آتش فروزِ شوقِ رخسارش
که خوی کرده رخِ او آبرو بخشید شبنم را

چه خوش بر شانه اش منقوش نقشِ لا الی آخر
که چون کردست رنگین اسمِ اعظم لوحِ ارشم را

همه اوصاف میدارد بجز وصفِ الوهیت
که آن خاص ست ذاتِ برترِ معبودِ عالم را

خدا بهرِ دوامِ شرعِ او هم نسخِ ادیانها
بآخر جلوه گر فرمود آن نورِ مقدم را

برای دیدنِ جاهت روانِ شوق در قالب
صفی الله وابراهیم وعیسی ابن مریم را

ثناخوانِ تو هر گه ایزدِ پاک ست در قرآن
زند دم در ثنای تو چه تاب انسانِ ابکم را

متاعِ اتباعِ تو مرا کافی ست در دنیا
چه سازم ملک واقلیم ودُر ودینار ودرهم را

بیا ای رهبرِ عالم رسان ما را بدلدارم
ز تو واصل همی خواهد نه فردوسِ منعم را

بحر رجز	موعظت	مثمن سالم

ای نوجوانِ خوش سیر وی نازنینِ سیمبر — بشنو ز پیرِ باخبر پندی همی گوید ترا

شاهان درین دنیای دون تا زندگی خوردند خون — رفتند با حسرت برون پس دین طلب جانانِ ما

شخصی نباشد در جهان کو بوده باشد شادمان — خواهی چو عیشِ جاودان در باغ یادِ حق بیا

این دولتِ دنیا دلا در دم ز تو گردد جدا — بردار دل زین بی وفا زنهار در دامش میا

تو دولتِ باقی طلب باشی همیشه در طرب — کن انقیادِ امرِ رب در طاعتش کوش ای فتی

عزمِ سکندر پست شد از دهر خالی دست شد — در قفِ عدم آن هست شد عبرت بگیر از قصها

احوالِ قارون خوانده حرفی ز فرعون رانده — پس چون بغفلت مانده کن زود توبه از خطا

آن زورِ رستم شد کجا چون مور گردید از قضا — برنا توان زوری چرا اگر بترا از ظلم وجفا

چون روی دنیا دیده حالِ سلف بشنیده — غفلت چرا اگزیده بیدار شو ای جانِ ما

گر هوشمندی بخردی با کس مکن هرگز بدی — باز آ ز دعوای خودی شو نیست در عشقِ خدا

جاندار را ایذا مده در راهِ کس خاری منه — راحت رسان با که و مه و لدار باش ایدل ربا

در راهِ حق چالاک شو از خبثِ باطن پاک شو — آتش نه پس خاک شو جای تو باشد بر سما

ایدوست در مسجد بیا کن هر نماز از دل ادا — باشد ترا بخشد خدا چون حکم او آری بجا

ذکرِ خدا کن از زبان هم یاد او کن از جنان — داخل شوی تا در جنان مسرور باشی دائما

واصل ازین زائد مگو و ز کارِ خود هشیار شو — یکروز باقی یا که دو آخر فنا آخر فنا

بحر رمل	غزل	مثمن محذوف

در تن و چشم و دلم تعمیر کردی خانها — مسجد و دیر و حرم را ساختی ویرانها

از سوادِ معصیت کی تیره گردد خانه ام — کز رخِ جانانه ام روشن شده کاشانها

گلرخ من آنچه در عشقت گذشته بر سرم / بر زبان بلبلان حرفی ست زان افسانها

هست از ناسوت تا لاهوت در پیش نگاه / سرمهٔ چشم شده خاک در میخانها

گر جواهر نیست تا بر فرق تو سازم نثار / از یم چشم خود آرم نے بها دُرانها

کی شود بدمست از باده کشی مست الست / باده خود نے خود شده از جوشش مستانها

ساقیا گر قطره می مخمسو ساز و عقل را / بست پیمانها بمن کو پُر دهد پیمانها

ای خوشا تعلیم دادی عاشقان خویش را / درس میگیرند از دیوانها فرزانها

جسم واصل استخوان شد در غمت ای جان جان / تا کنی زان استخوانها بهر گیسو شانها

بحر	غزل	ایضاً

سوز پیدا شد ز حال زار من اغیار را / چون نه در آید بحالم خاطر دلدار را

کیست غیر از یار تا مرهم بر زخم دل نهد / پاک از دامن کند این زخم دامن دار را

بر رگ جسم نحیفم میبرد هر کس گمان / رشتهٔ تسبیح شیخ و برهمن زنار را

هست بر حال نزارم نالها و گریها / رعد شور انگیز را ابر فراوان بار را

نعمت هر دو جهان کمتر ز خار و خس بود / طالبان یار را عشاق آن دلدار را

نیست یارا اینقدر تا در غمت از خود روم / ضعف تن برد آنچنانم قوت رفتار را

واصلا غمگین مشو خلاق جان آسان کند / کارهای سخت را هر مشکل دشوار را

بحر خفیف مسدس	غزل	مجنون مقصور

تا دلم با تو آشنا شده است / محض بیگانه از دری شده است

چند پرسی که دلربای تو کیست / بر تو جان و دلم فدا شده است

هند دیدیم و در عرب رفتیم / شور و غوغای شما شده است

سوزِ عشقِ ترا بجان خواهیم ‌ ‌ ‌ دردِ تو بهرِ ما شفا شده است
بهرِ تو در میانِ اهلِ ملل ‌ ‌ ‌ روز و شب جنگها بپا شده است
مثلِ تو نیست در جمال و کمال ‌ ‌ ‌ لاجرم خلق مبتلا شده است
دلِ هر غنچه پُر ز الفتِ تست ‌ ‌ ‌ چشمِ گلها بشوق وا شده است
میکند زنده مردهٔ صد سال ‌ ‌ ‌ هر که در راهِ تو فنا شده است
یارِ من با رقیب میگوید ‌ ‌ ‌ واصلم صاحبِ وفا شده است

بحر رمل ‌ ‌ **مناجات بدرگاه قاضی الحاجات** ‌ ‌ مسدس مقصور

بار شد بسیار ربّا الغیاث ‌ ‌ ‌ ما نحیف و زار ربّا الغیاث
نامه‌ام از فرطِ عصیان شد سیاه ‌ ‌ ‌ المدد غفار ربّا الغیاث
در تنم زنجیر شد تارِ خودی ‌ ‌ ‌ بشکن این زُنّار ربّا الغیاث
سینه‌ام گردید پُر از داغها ‌ ‌ ‌ تو بکن گلزار ربّا الغیاث
گشت واصل قید در دامِ بلا ‌ ‌ ‌ لطفِ تو در کار ربّا الغیاث

بحر رمل ‌ ‌ **در مدح مرشد خود گوید** ‌ ‌ مثمن مقصور

جانِ ما باد افدای همتِ والای شیخ ‌ ‌ ‌ رهنمای سالکان گردید یک ایمای شیخ
پای من میلرزد از رفتن پی دنیا و دین ‌ ‌ ‌ کرد بیخود از ورای حق مرا صهبای شیخ
دستِ من بگرفت و با دلدار هم آغوش کرد ‌ ‌ ‌ چون نبوسم بر طریقِ شکر دست و پای شیخ
اینکه میگوئی جنون از راه برگشته کند ‌ ‌ ‌ بین بمنزل بُرد ما را ناصحا سودای شیخ
واصلا هر موی من رهینِ احساناتِ اوست ‌ ‌ ‌ کی شود از من ادا شکرِ نوازشهای شیخ

بحر هزج ‌ ‌ **قطعه در حمد** ‌ ‌ مثمن سالم

ثنای ایزدِ بیچون به تحریرم نمی آید — به تفسیرم نمی گنجد به تقریرم نمی آید
ثناها جمله ای واصل نمی ارزد بشانِ او — ثنائی لایق شانش بتدبیرم نمی آید

هزج مثمن اخرب — **قصیده در نعت** — محذوف مکفوف

داند چه کسی غیرِ خدا شانِ محمدؐ — عالی ست ز فلک همه ایوانِ محمدؐ
باغ دو جهان با همه آرایش و خوبی — برگی ست ز گلهای گلستانِ محمدؐ
دریا و سما پر شده از گوهر و اختر — رخشید چو یک پرتوِ دندانِ محمدؐ
اقواتِ دو عالم بخدا در همه اوقات — یک ریزهٔ افتادهٔ از خوانِ محمدؐ
از بهرِ حیاتِ ابد هر دو جهان بس — یکقطره ز سر چشمهٔ حیوانِ محمدؐ
انهارِ بهشتی و بعالم همه انهار — بودست نمی از یم احسانِ محمدؐ
ظلمت بعدم رفت و منور شده عالم — از لمعهٔ صبحِ تابانِ محمدؐ
زاهد تو برو قمری شمشادِ ارم باش — ما بلبل گلهای گلستانِ محمدؐ
آن لوح که احوال جهان جمله در او ست — یک نقطهٔ از دفتر دیوانِ محمدؐ
این شمس که هر نجم فلک مقتبسِ اوست — یک ذرهٔ خورشیدِ درخشانِ محمدؐ
از بهرِ ضیافاتِ دو عالم شده کافی — یک دانهٔ از خرمن احسانِ محمدؐ
آن خضر که تعلیم دهِ حضرتِ موسیٰ ست — طفلی ست سبق خوان ز دبستانِ محمدؐ
آن شاه سلیمان بچنین جاه و جلالش — چون مور بجان تابع فرمانِ محمدؐ
هر فرد رسل منتظمِ محفل و موسیٰ — یک مشعله افروز شبستانِ محمدؐ
عیسیٰ که درش گشت شفاخانهٔ عالم — برده کفِ خاک از درِ ایوانِ محمدؐ
آن یوسفِ مصر بچنین حسن و جمالش — افتاده در چاهِ زنخدانِ محمدؐ

آن خارقِ عادات که از جملهٔ رسل شد ... سر زد ز غلامانِ غلامانِ محمدؐ

هرگز ندهم در عوضِ خلعتِ عالم ... یک رشته من از گوشهٔ دامانِ محمدؐ

کافی ست پی شستنِ جرمِ همه امت ... یکقطره ازان دیدهٔ گریانِ محمدؐ

صد ها ز پریشانی دوزخ بدر آرد ... هر حلقهٔ آن زلفِ پریشانِ محمدؐ

اشجارِ گلستانِ رسالت همه آیند ... در سایهٔ آن سروِ خرامانِ محمدؐ

مخلوقِ خدا چون نشود تابعِ فرمان ... مقبولِ خدا قابلِ فرمانِ محمدؐ

از آتشِ دوزخ برهان امتیان را ... یارب به تفِ سینهٔ بریانِ محمدؐ

واصل طلبگارِ فروغِ دو جهان ست ... زان شائقِ رخسارِ درخشانِ محمدؐ

بحر متقارب — غزل — مثمن سالم

دلم غیرِ تو دلربائے ندارد ... سوای تو هیچ آشنائے ندارد

چسان سوی گلشن گراید دلِ من ... ورای تو دیگر هوائے ندارد

شها بر درت آمده جمله خلقے ... که غیرِ تو حاجت روائی ندارد

کجا غیرِ تو بار یابد بخاطر ... که در دل سوای تو جائی ندارد

قمر با چنین نورِ گیتی فروزی ... به پیشِ رخِ تو ضیائی ندارد

هر آنکس که شد محو در عشقِ جانان ... دلِ او بجز حق صدائی ندارد

از انست هر سو هجومِ رقیبان ... که دلدارِ واصل جفائی ندارد

بحر رمل — غزل — مثمن محذوف

طالبِ ذاتش شدم بختِ همایون گفت بس ... وصلِ او چون یافتم کونین اکنون گفت بس

از تماشای نگارم قلبِ لیلی را جنون ... وز سماعِ داستانم گوشِ مجنون گفت بس

آنقدر گردِ سرش گردیدم و قربان شدم — گردشِ گرداب حیران گشت و گردون گفت بس

از فروغِ چهره اش شد تیره چشمِ آفتاب — وز فریبِ نرگسش تاثیرِ افسون گفت بس

از تپِ سوزِ درونم گفت دوزخ الاَمان — وز نمِ چشمِ پرآبم بحرِ جیحون گفت بس

چون ز سوزِ سینه ام یک ناله سر بر کشید — کوه در فریاد آمد بحر و هامون گفت بس

آنقدر اندوختم دولت ز گنجِ حسنِ او — حرصِ عالم خم نشین گردید و قارون گفت بس

آب در جوی مراد آوردم از وصلش چنین — سبز شد باغِ جنان و ربعِ مسکون گفت بس

از کتابِ عشقِ او حرفی چو بیرون شد ز دل — فصلِ شوریده دل را طبعِ موزون گفت بس

قصیدهٔ موعظت مسمّیٰ بخلاصة العلوم

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع مسبّغ

هر زمان ذاکرِ خدا میباش — غافل از جملهٔ ماسوا میباش

غیر ازین نیست هیچ راهِ قویم — تابعِ حکمِ مصطفیٰ میباش

دار در دل محبتِ شیخینؓ — یارِ عثمانؓ و مرتضیٰؓ میباش

هست نعمانؒ امامِ شرعِ رسول — زیرِ فرمانِ پیشوا میباش

از بزرگانِ دین مشو منکر — ورنه در حلقهٔ بلا میباش

دلبر اگر فلاح خود خواهی — دوستِ جملهٔ اولیا میباش

بر کسی هیچگونه ظلم مکن — بندهٔ خاصِ کبریا میباش

با جماعت نماز ها بگزار — عاملِ سنتِ هدیٰ میباش

نور افشان چو خور ز احسانها — بر فقیران و اغنیا میباش

رزق و عمرت فزون شود ایجان — محسنِ خویش و اقربا میباش

بهرِ حق جان و مال چیزی نیست — همه تن در رهش فدا میباش
بخل و اسراف هر دو مذموم اند — زان بپرهیز و با سخا میباش
دور باش از تکبّر و نخوت — خاک شو رشکِ کیمیا میباش
طمع گاهی مدار از مخلوق — سائلِ رحمتِ خدا میباش
تا توانی ز دست و پا و زبان — خیر کن لیک بی ریا میباش
محترز شو ز شرک و بدعتها — از حرام ای پسر جدا میباش
میل هرگز مکن بفسق و فجور — داخلِ جمعِ اتقیا میباش
غیرِ حق هیچ کارسازی نیست — مستعین زو بکارها میباش
خُلق کن خلق از جفا بگریز — دل میازار و دلربا میباش
لب میالا بغیبتِ مردم — هزل بگذار و پارسا میباش
دور باش ای پسر ز اہلِ فجور — خادمِ اہلِ اتقا میباش
عمرِ خود صرف کن بکسبِ علوم — وارثِ ارثِ انبیا میباش
در نظر دار شامی و احیا — عاملِ هر دو جانِ ما میباش
عربی گر بسے توانی خواند — ناظرِ نورِ کیمیا میباش
گر ترا نیست قدرتِ خواندن — سامعِ این کتابها میباش
جاہلے گر بجهل پیش آید — زو گریزان تو چون صبا میباش
بخرافاتِ حاسدان منگر — بکرم دافعِ جفا میباش
صدق گوی هیچ گاه کذب مگو — همچو آئینه با صفا میباش
مفسدی هست شیوهٔ ارذال — مصلحِ کارِ مادری میباش

پاک کن سینه‌ات ز بغض و حسد — مخزنِ گوهرِ ولا میباش
هر کسی را مگو که زشت و بدست — زین روش دور دلبرا میباش
عیب جوئی مساز شیوهٔ خویش — عیبِ خود بین و در حیا میباش
چونکه تو نیز پر خطا هستی — از همه ساترِ خطا میباش
ذکرِ هر کس که پیش تو آید — بهنرهاش لب‌گشا میباش
با هنر جز هنر نمیگوید — با هنر ای عزیزِ ما میباش
عیب گوید هر آن که پر عیب ست — تارکِ ذکرِ عیبها میباش
جرح بر قول کس مکن ز حسد — جانِ من دور زین جفا میباش
دین بدنیای دون مده بر باد — سالکِ مسلکِ هُدی میباش
زین سرا عنقریب خواهی رفت — جامعِ مالِ آن سرا میباش
زندگی تیز میرود چو صبا — در رهِ خیر باد پا میباش
هر نفس دان که موت در پیش ست — مستعد زود زاد را میباش
غیرِ حق لائقِ طلب نبود — دائما طالبِ خدا میباش
چونکه وصل و فلاح تو خواهد — بهرِ او شاغلِ دعا میباش

بحر هزج	غزل	مثمن سالم

بیا جانان بعشقِ خود ببین حالی که من دارم — زخونِ دل چها فواره‌های جوش زن دارم
نه تنها هر رگ و مویم خروشان ست در عشقت — بشوق تو خروشان رشته‌های پیرهن دارم
بباغِ خاطرِ من گاه تفریحا خرامان شو — ببین از لاله‌های داغِ دل چندین چمن دارم
بقلبِ زارِ خود زین حلقه‌های زلفِ پیچانت — گره اندر گره دارم شکن اندر شکن دارم

همیشه طائر روحم بگرد تو همی گردد
نه من تنها طواف کوی تو جانان بتن دارم

بنالد نار دوزخ گر شراری از دل افشانم
چنان من آتش عشق ترا اندر بدن دارم

فروغ شمع و مشعل را چه حاجت در مکان من
من این خورشید طلعت را میان انجمن دارم

نیاسایم دمی هرگز بزیر سایهٔ طوبی
که من در زیر پای رشک شمشادی وطن دارم

مرا قند و نبات و انگبین شکر چه کار آید
تمنای حلاوت من ازان شیرین دهن دارم

طبیبا کار خود گیر و مکن فکر علاج من
نه زائل گشتنی هرگز تپ عشقش کهن دارم

ز دیدار حسینان دو عالم کی شود تسکین
بخاطر شوق دیدار جمال ذوالمنن دارم

چه می پرسی تو از وصل و زین پیراهن خونی
شهید ناز تو هستم ازان رنگین کفن دارم

رمل مثمن — **غزل** — مخبون محذوف

سر بکف بر نهم و سیف کشیدن ندهم
دست تا قبضهٔ شمشیر رسیدن ندهم

گاه در پردهٔ چشمت نهم و گاه بدل
پوشم از غیر و رخ صاف تو دیدن ندهم

ادب دامن قاتل نگذارم از دست
نعش خود در ابتهٔ تیغ طپیدن ندهم

غیر اگر قبلهٔ مقصود دو عالم گردد
جایش اندر حرم وصل گزیدن ندهم

تا ز گلبانگ وصال تو نوائی نزند
مرغ روح از قفس سینه پریدن ندهم

کی به یعقوب نمائیم رخ یوسف خویش
بوئی از پیرهنش نیز شمیدن ندهم

واصلا کسوتی از خاک درش یافته ام
حاش لله بجنون دست دریدن ندهم

رمل مثمن — **ایضاً غیر منقوط در حمد** — محذوف

حامد درگاه والا آمده لال و اصم
مادح سرکار او مسدود کرده راه دم

مالک هر دو سرا علام کل اسرار ها
کردگار هر دو عالم ماوری اورا علم

حاکمِ ملکِ دو عالم هست همه محکومِ او
دام و دد حور و ملک اولادِ آدم را اُمم

ارحم و دادار و داور دادگر دلدارِ ما
راج رُو رحم روحِ دل آرام هر درد و الم

حاکمِ اعلیٰ و ملاک و اله دوسرا
کارها ماموری او هست حکم او دارد حکم

هر سحرگه اسمِ او وردِ دل هر ماوتی
دردِ او دارو دِه هر داو اهم سحر و سم

مالکِ مُلکِ کرم مسئولِ طمع و حرصِ ما
کرد واصل دور حرص گوهر و لعل و درم

بحر رمل مسدس — غزل — محذوف

مو بمو گشتم اسیرِ موی تو
بستی برجانم از گیسوی تو

مسکن خلقی بفردوسِ برین
مامنِ من در میانِ کوی تو

سوی تو آییم اگر زند سکنی
ور کشتی رُو رحم گریزد سوی تو

تشنه ام لیکن نخواهم سلسبیل
کاش آبِ خنجرِ ابروی تو

عالمی باشد اسیرِ سحرِ عشق
از خیالِ نرگسِ جادوی تو

کی نظر آرد بطوبای بهشت
هر که بیند قامتِ دلجوی تو

ایکه می پرسی دلِ واصل که برد
این کمندِ طرهٔ هندوی تو

بحر هزج — غزل — مثمن سالم

نمی خواهم که بینم شکلِ غیرے جز لقای تو
نیاید در دلم گاهی خیالِ ماسوای تو

بسوزم از سر و پا روز و شب در آتشِ عشقت
ترا جان سازم و اینجانِ خود سازم فدای تو

ازین هستی که من دارم بود مقصودِ من هر دم
که باشم زنده در شوقت بمیرم در هوای تو

پرست از نقدِ وصلِ تو زبس دامانِ استغنا
نمی خواهد متاعِ دو جهان مسکین گدای تو

ز حرکت و ز سکونِ من توئی مقصودِ من باشی
نیاید قول و فعلِ من مگر جانان برای تو

نه پیچد دست در آغوش کس آشفتهٔ مویت ‌ ‌ شناسائی ندارد از دو عالم آشنای تو
نه نوشد آب حیوان تشنه کام چشمهٔ وصلت ‌ ‌ دم عیسی نخواهد کشتهٔ تیغ رضای تو
چنان از ذوق وصل تو میسر تا شده حاصل ‌ ‌ رهائی از مشقتها نخواهد مبتلای تو
ز ذکر و فکر تو در دو جهان غافل نه من باشم ‌ ‌ ز دل آید صدای تو زبان گوید ثنای تو
نگردد واصل دلخسته محروم از در فیضت ‌ ‌ که از سابق بود مبذول بروی لطفهای تو

بحر هزج مسدس ‌ ‌ **غزل** ‌ ‌ محذوف

نشان در دیر و مسجد ها نداری ‌ ‌ بلی اندر دل من خانه داری
برایت جمله را بیگانه کردم ‌ ‌ برای من تو هم بیگانه داری
توئی اندر دلم لیکن خیالم ‌ ‌ نمیدانم که داری یا نه داری
مکان داران جنت دیگر اند ‌ ‌ بعشق تو نو رزم خانه داری
بهر دل یافتم جای تو ای جان ‌ ‌ تو هر جائی عجب کاشانه داری
هزاران مرغ دل رامی کنی صید ‌ ‌ نه دامی می نهی نی دانه داری
نصیب از هوش دادی عالمی را ‌ ‌ مرا از عشق خود دیوانه داری
بیک دور تو جام جم شکستم ‌ ‌ تو ای ساقی عجب پیمانه داری
بر واصل همیشه قصهٔ تست ‌ ‌ تو هم گاهی از و افسانه داری

بحر هزج مثمن اخرب ‌ ‌ **غزل** ‌ ‌ محذوف مکفوف

بیدار چو باشم نگرم تا تو در آئی ‌ ‌ در خواب روم تا که بخوابم نظر آئی
صد بار بهر لحظه چو آئی ببر من ‌ ‌ مشتاق تو باشم که تو بار دگر آئی
در شمع بجز دو پر پروانه نسوزد ‌ ‌ ما جمله بسوزیم شبی تو اگر آئی

جان و دل و دین مایهٔ دنیا و هم عقبےٰ
قربانِ تو سازم اگرم در نظر آئی

بیمار شدم از مرضِ ہجرِ تو جانان
وصلِ تو بود چارهٔ من زود تر آئی

تو در من و من در تو چنان محو بگردیم
گز خود بدر آیم و تو از خود بدر آئی

جز تو نبود هیچ بهر جا که در آیم
جز من نبود غیرِ تو هر جا که در آئی

در سینه نگهدارم و پوشم رُخت از غیر
یکدم نگذارم که تو از سینه بر آئی

واصل نشود سیر بیک لمعهٔ نورت
خواهد که ببزمِ دلِ او سر بسر آئی

بحر ہزج — غزل — مثمن اخرب

جانان تو شهنشاهی بر کشورِ یکتائی
بر تختِ همه خوبی حقا که تو تنهائی

بیمارِ غمِ عشقت جان بخشد و هم ایمان
زنده ز مریضِ تو اعجازِ مسیحائی

عالم همه گردیدم ذراتِ جهان دیدم
هر شی پئے تو شیدا هر سر بتو سودائی

چون جنسِ گناهم را شاها تو خریداری
بر قیمتِ آمرزش نقدِ دگر افزائی

واصل بخیالِ من تو جاهل و نادانی
چون در غمِ او میری دانم که تو دانائی

خاکسار احمد حسین عُفی عنه میگوید که بعد ترتیب اشعار مرقومه بالا و تحریر کاپی اشعار دیگر مصنفه حضرت استاذی و ملاذی مولانا واصل دستیاب شده اند انشاء الله تعالیٰ در خاتمه رساله مفید الصالحین بر کاپی خواهم نویسانید اگر عالی همتی این مجموعه را طبع کنا ند امید که آنها را ردیف وار داخل رساله صحیفهٔ عشق گردانند پس زان بر کاپی نویسانند و یا کاپی نویس را بگوید که هر غزل مرقوم خاتمه را بر ردیف آن بنویسد تا همه اشعار بصحیفهٔ عشق یکجا شوند و عُشاقِ حق را از تکلیفِ اوراق گردانی باز دارند فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

رسالہ منفید الصالحین

الحمد لله الذي جعل العلماء ورثة الانبياء ✤ والصوفية العرفاء صناديد الحكماء ✤ والصلوة والسلام على سيد العجم والعرب العرباء ✤ وعلى اله واصحابه الذين هم نجوم الاهتداء ✤ بعد حمد و صلوة کے عرض کرتا ہی کمترین بندگانِ حضرتِ معبود معروف بشیخ داؤد غفر له الله الودود کہ خاکسار حسب استدعای یاران غمگسار مولانا و اصل کا مختصر حال سعادت اشتمال رسالہ نافع السالکین مین بزبان فارسی لکہہ چکا ہی اور یہ رسالہ تحفة العلماء کے ہمراہ مطبع [illegible] واقع جزیرہ بمبئی مین طبع بہی ہو چکا ہی الله سبحانہ نے محض اپنے فضل و کرم سے [illegible] چیز کی محنت چیز کردی کہ جس اہل علم نے دیکہا نہایت پسند فرمایا اور کیون نہو

بقول حضرت خواجہ حافظ مصراع

کہ مستحق کرامت گناہگارانند

[illegible]ن اگر کام روا گشتم و خوشدل چہ عجب | مستحق بودم و اینہا بزکاتم دادند

[illegible]ال مخلصان یکدل کی طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ اوس رسالہ کا لُبّ لُباب [illegible]

اُردو مین بھی لکھہ کہ اردو خوان لوگ بھی مستفید ہون تعمیلاً للارشاد ہم یہ چند حروف لکھدیے اور وہ رسالۂ اُولیٰ یعنے نافع السالکین خود مختصر تھا اسکو اُوس سے بھی مختصر تر لکھا اور اسکا نام مفید الصالحین رکھدیا کارساز نے نیاز اسکو بھی مقبول فرمادے اور مفید خاص وعام گردانے ۵

چشم دارم کہ دہی اشکِ مرا حُسنِ قبول	ای کہ در ساختۂ قطرۂ باراں نے را

فصل واضح ہو کہ مولانا واصل کے مورثِ اعلیٰ یعنے محمد یوسف خانصاحب نوّر اللہ مرقدہ قندہار سے محمد شاہ بادشاہِ دہلی اور شجاع الدولہ رئیسِ لکھنؤ کے عہد مین ہندوستان مین تشریف لائے جب شہر لکھنؤ مین آئے تو نواب شجاع الدولہ بہادر غفر اللہ لہ نے اونکو شاہزادۂ قندہار سمجھکر بڑی تعظیم اور تکریم کی خانصاحب موصوف کو اپنی مصاحبت مین رکھا اور اونکے صاحبزادونکو بڑے بڑے عہدون پر مثل چکلہ داری و رسالہ داری کے منصوب کیا کسی کی تنخواہ دو ہزار روپیہ اور کسیکی تنخواہ تین ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی اور شہر لکھنؤ کے مشرق کیطرف میدان وسیع تہا وہ اونکو نواب ممدوح نے عطا کیا کہ اسمین اپنے مکانات بناؤ اور رسالونکی چھاؤنی طیار کرو چنانچہ وہ میدان چندروز مین بتعمیر مکانات معمور ہوگیا اور اوسکا نام محلۂ قندہاری بازار مشہور ہوگیا اس محلہ کی زمانۂ سابق مین وہ آبادی تہی اور وہ رُعب تہا کہ اگر کوئی خون کرکے اس محلہ مین پناہ لیتا تو ملازمانِ شاہی کی دار و گیر سے محفوظ رہتا یہ محلہ۔ محلہ حضرت گنج کے متصل ہی اب ویران ہوگیا ہی مکانات سب کہود ڈالے گئے صرف ایک بارہ دری عبد الہادی خانصاحب رسالدار مرحوم کی اور بنگلہ اور مسجد باقی ہی چونکہ مولانا واصل کے بزرگون کی سخاوت عشق و فتوت و قدردانی کا آوازہ پہیلا ہوا تہا باین سبب دور دور سے علمائ

وسادات وشرفا محلہ قندہاری بازار مین تشریف لاتے اور مہینون قیام پذیر رہتے
اور فاضل واصل کے آبا و اجداد اونکی خدمت نہ فقط نان وپارچہ سے بلکہ زر سے
سیم سے ہاتی سے گھوڑے سے نالکی سے پالکی سے سر سے جان سے بجالاتے
ریاستِ لکھنؤ کے مردمانِ کہن سال اس حال سے اور قندہاریون کے جاہ وجلال سے
بوجہ کمال واقف ہین جو شخص چاہے تحقیق کر لے **حکایت** حضرت مولانا مولوی
محمد مستعان صاحب کاکوروی قدس سرہ المعنوی باوجودیکہ بہت بڑے عالم تھے
لیکن طبیعت سپاہیانہ رکھتے تھے سوار وہین نوکری کرتے تھے نواب آصف الدولہ
بہادر بن شجاع الدولہ بہادر کی ریاست کے زمانے مین ایک ہندو مردود۔ حضرت
محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی جناب اقدس
مین گستاخی اور بے ادبی کے کلمات بکتا تہا مولانا صاحب موصوف نے فرصت کا
موقع پاکر اوسکو قتل کر ڈالا نواب صاحب ممدوح کو خبر ہوئی بہت غصہ مین آئے حکم
دیا کہ مولوی صاحب کا سر کاٹ لاؤ فوج طیار ہو کر چلی مولوی صاحب گہبرائے اوسیوقت
ایک رقعہ عبد الرحمن خانصاحب بہادر رسالہ دار قندہاری بن محمد یوسف خانصاحب موصوف
قندہاری علیہما رحمۃ الباری کو اس مضمون کا لکھکر روانہ کیا کہ نواب صاحب نے بفلان
سبب میرا سر کاٹنے کو فوج روانہ کی ہی چونکہ مین نے آپ لوگون کی شجاعت اور حرارتِ
اسلامی کی تعریف سنی تھی اسوجہ سے آپکو اطلاع دی ہی ورنہ ہرگز نہ لکھتا فقط والسلام
راقم فقیر محمد مستعان عفی عنہ ۔ عبد الرحمن خانصاحب بہادر رسالہ دار جسوقت گھوڑے
پر سوار ہو رہے تھے ایک پاؤن رکاب میں تھا اور دوسرا زمین پر اوسوقت مولوی صاحب کا
رقعہ پہونچا خانصاحب نے گھوڑے پر سوار ہو کر وہ رقعہ پڑہا اور منشی کو حکم دیا کہ اس رقعہ کی

پشت پر لکھہ کہ مولوی صاحب آپ اطمینان رکھین کسکا مقدور ہی جو ہماری زندگی مین آپ کا سر کاٹیگا اگر ایسا ہوا تو تُف ہی ہماری سپاہگری پر یہ دین کا معاملہ ہی ہم دنیا کے امور مین اپنے آقا پر جان نثار کر سکتے ہین اور دین کے امور مین علمای دین ہمارے آقا ہین آپنے بہت اچھا کیا جو اوس مردود کو کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی جناب عالیہ مین گستاخی کرتا تھا قتل کیا اگر آپ ہمکو اطلاع دیتے تو آپکو تکلیف اوٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی ہم لوگو نمین سے کوئی اوس سگ ناپاک کو دفع کر دیتا اَلْخَیرُ فِیمَا وَقَعَ اب آپ بہت جلد اس خادم کے غریب خانہ پر آجاوین اللہ حامی اور مددگار ہی فقط رقیمہ عبد الرحمن قندہاری عُفِیَ عَنْہُ الْبَارِی ـ یہ رقعہ مولویصاحب کو روانہ کرکے اپنے رسالہ کے سوارون کو طلب فرمایا اور کیفیت مفصل کہہ سنائی اور اونکے ارادی سے استفسار کیا سبنے ہمزبان ہوکر عرض کیا کہ ہم سب آپکے ساتھہ ہین خانصاحب نے فرمایا کہ بہت جلد مُسلّح ہوکر گھوڑونپر سوار ہوجاؤ یہ خبر نواب صاحب کو پہونچی کہ آپ نے جو مولوی صاحب کے قتل کا حکم دیا ہے اسوجہ سے قندہاری سب بدل گئے ہین ریاست کو تہ و بالا کرڈالینگے نواب صاحب نے خوف کہاکر حکم دیا کہ جو فوج مولوی صاحب کیطرف روانہ ہوئی ہی اوسکو جلد واپس لاؤ اور ایک چوبدار عبد الرحمن خانصاحب بہادر کے نزدیک روانہ کیا کہ ہمنے مولوی صاحب کے قتل کا حکم نہین دیا ہی صرف اونکو طلب کیا ہی تم اونکو اپنے ہمراہ ہمارے پاس لے آؤ اسی اثنا مین مولوی صاحب بہی خانصاحب کے مکان پر آچکے تھے خانصاحب نے مولوی صاحب کو اپنے ہمراہ لیا اور مع رسالہ خود دردولتِ شاہی پر حاضر ہوے نواب صاحب نے خانصاحب کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ بہائیصاحب یہ کیا بات ہی خانصاحب نے جواب دیا کہ جنابِ عالی بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہم تو حضور کے دشمنون کو قتل کیا کرتے ہین اور

بار ہا سرکار کیواسطے جان نثار کرنے پر مستعد ہوجاتے ہین چنانچہ حضور اس بات کو چند بار
دیکھہ بھی چکے ہین کہ کیا کیا جان نثاریان ہمنے اور ہمارے اخوان قرابت نے حضور کے
واسطے کی ہین اور کیسے کیسے سرکشونکا سر کاٹا ہی حضور کے دشمنون کو بامداد قادر بیچون ہلاک
کیا ہی سُو اوسکے عوض ہمارے دوستونکے قتل کا سرکار کیطرفسے حکم جاری ہوتا ہی نواب
صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ کیون صاحب ایک معزز
ملازم سرکاری کو بلاقصور قتل کرنا شرعًا جائز ہی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ بلاقصور تو واقعی
جائز نہین ہی ہان وجہ شرعی سے مسلمان کا قتل کرنا شرعًا جائز بلکہ بعض اوقات مستحب اور بعض
احیان فرض ہوجاتا ہی اور وہ شخص تو بت پرست اور کافر تہا نواب صاحب نے کہا کہ وجہ شرعی
اس قتل مین کیا تہی مولوی صاحب نے کہا کہ وہ اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب
اقدس مین بے ادبی کرے اور حاکم ہمارا اہل اسلام اور محب اہل بیت ہو پھر کیونکر ہم سے بغیر
اوسکے قتل کیئے رہا جائیگا نواب صاحب نے فرمایا کہ وہ اہل بیت نبوی کی جناب مین بے ادبی
کرتا تہا مولوی صاحب نے کہا کہ واللہ باللہ اہل بیت نبوی کی جناب مین بے ادبی کی کلمات
بکتا تہا نواب صاحب نے کہا کہ بہت اچھا کیا آپنے جو اوس مردود کو مارا مجکو اسوجہ سے اطلاع
نہ تھی — مبلغ دو ہزار روپیہ مولوی صاحب کو اس کارگزاری کے صلہ مین مرحمت فرملے
اور نہایت تعظیم او تکریم سے مولویصاحب کو رخصت کیا جب مولوی صاحب دربار کے باہر
آئے تو عبدالرحمن خانصاحب بہادر قندہاری سے کہنے لگے کہ ہمکو اس بات کی تو پہلے سے
تحقیق اور تصدیق ہی کہ آپ لوگ شاہزادۂ ایران وقندہار ہو آپکے بزرگون نے ایران وقندہار
پر سلطنت کی ہی میر اُویس معروف بحاجی میرخان اور شاہ محمود اور شاہ اشرف وغیرہم ایران وقندہار
کے سلاطینِ نامدار اور آپ لوگون کے بزرگانِ اخیار تھے چند تاریخون مین یہ مضمون ہماری

نظر سے گذرا ہی اور ایک بار آپ لوگون کے نسب کی تحقیق ہوئی تہی تو اوسوقت یہ بات پایۂ
ثبوت کو پہونچی تھی کہ نسب پدری آپ کا سرست علی عُرف شاہ حسین غوری کو پہونچتا ہی اور
نسب مادری آپ کا بیتن افغان ساکن جبل سلیمان کو منتہی ہوتا ہی اور سرست علی عُرف شاہ
حسین غوری کے نسب مین ہمکو دو روایتین پہونچی تہین ایک یہ کہ وہ بادشاہ ضحّاک کی اولاد
مین سے تھے دوسری روایت یہ کہ وہ حضرت امام حسینؑ سبط رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اولاد امجاد سے تھے ہرچند کہ اونکے نام سے اس روایت کا رجحان عقل سلیم
کے نزدیک پایا جاتا تہا اسوجہ سے کہ سرست علی اور شاہ حسین یہ نام اکثر سادات کرام
کے خاندان مین رکھے جاتے ہین پہر بھی روایت اُولیٰ کیوجہ سے آپ لوگون کی سیادتمین
مجھکو خلجان رہا کرتا تہا سو الحمد للہ علی احسانہ کہ آج وہ خلجان میرے دل سے رفع ہوگیا اور
اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ آپ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک
مین سے ہین یہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ جو آپ کے ہین مینے آج بچشم خود دیکھے
گواہان عادل ہین آپ کی سیادت پر بلکہ جو منصف عاقل ان اخلاق پر مطلع ہوگا وہ آپ کی
سیادت مین کبھی شک نکریگا سچ ہی اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کتابون مین سادات کی علامتین اور
نشانیان مرقوم ہین وہ سب آپ پر صادق آتی ہین ۔ عبدالرحمن خان صاحب بہادر
قندہاری نے کہا کہ مولویصاحب نہ ہمنے کبھی دعوی سیادت کا کیا اور نہ ہماری بزرگون مین
سے کسی نے سیادت کا دعوی کیا نسب مادری ہمارا چونکہ افغان کو پہونچتا ہی اور شاہ حسین
غوری نے اپنے خسر یعنے بیتن افغان کے مکان مین کوہ سلیمان پر درمیان افاغنہ کے
بود و باش اختیار کی تہی اسوجہ سے وہ بھی افغان مشہور ہوگئے اور اوسوقت سے آجتک
ہم لوگ بھی افغان ہی مشہور رہین جب کوئی ہمارے نسب سے استفسار کرتا ہی تو ہم یہی کہدیتے

ہین کہ افغان ہین اور کبھی آپ نے نہ دیکھا ہوگا کہ ہمنے اپنے نام کے ساتھہ لفظ سید لکھا ہو
اور سادات کرام کے ساتھہ جو ہمارا برتاؤ ہی اوس سے بھی آپ واقف ہونگے کہ ہم اون کی
غلامی کا دم بھرا کرتے ہین اور مثل غلامونکے اونکی خدمت کیا کرتے ہین مولوی صاحب نے
فرمایا کہ یہ آپ لوگونکی عالی ظرفی کی دلیل ہی

	بود مرد آنکہ از بہر تمامی	کند باخواجگی کارِ غلامی	

الغرض خانصاحب بہادر موصوف نے چار سوار اپنے رسالہ کے مولوی صاحب کے ساتھہ
کردیے اور فرمایا کہ انکو ان کے مکان پر پہونچا کر آؤ **مخفی نرہی** کہ رئیسان ریاست لکھنؤ
نواب شجاع الدولہ بہادر اور نواب آصف الدولہ بہادر اور نواب سعادت علیخان بہادر
وغیرہم غفر اللہ لہم اگرچہ شیعہ مذہب تھے لیکن اہل سنت کے ساتھہ نہایت محبت
رکھتے تھے اور علمای اہلسنت اور فقرای اہلسنت کے ساتھہ کمال عقیدت — اور
شجاعت اور سخاوت اور مروّت اور فتوت مین شہرۂ آفاق تھے نواب آصف الدولہ
بہادر کی اگر سخاوت کا ذکر کیا جاوے تو ایک دفتر علیحدہ لکھنے کی ضرورت ہو اور نواب
سعادت علیخان بہادر کی عقل اور تدبیر کا اگر حال بیان کیا جاوے تو ایک کتاب جدا
تصنیف کرنے کی حاجت ہوے

	گر آنجملہ اسعدی املا کند	اگر دفترے دیگر انشا کند	

لہذا اس وادی سے عطف عنان کر کے اصل مطلب بیان ہوتا ہی کہ مولانا مولوی محمد
مستعان صاحب کاکوروی قدس سرہ نے نواب صاحب مرحوم و مغفور کے روبرو کیا
عمدہ تقریر کی سبحان اللہ یہی معنے عقلمندی اور بلاغت کے ہین اور حقیقت مین مولانا صاحب
نے سچ فرمایا جھوٹ نہین کہا اسوجہ سے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اہلبیت

نسبوہی سے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والد ماجد کیطرف سے آپ سید حسنی ہین اور والدہ ماجدہ کی
جانب سے سید حسینی جیساکہ بہجت الاسرار وغیرہ مین مذکور ہی مولانا صاحب نے اس مضمونکو
مصلحت وقت کا لحاظ کرکے کیا عمدہ طریق سے ادا کیا مولانا صاحب بہت بڑے محقق عالم
تھے علم تواریخ کو بھی خوب جانتے تھے نساب بھی بہت بڑے تھے اور علم نحو اور منطق مین تو
نے نظیر تھے یہ بزرگ - فاضل واصل کے دادا اُستاد ہوتے ہین یعنے مولانا واصل کو قدوۃ
العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ تقی علیصاحب قلندر کاکوروی فرزند اصغر اسوۃ الواصلین
حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر کاکوروی مصنف مطالب رشیدی وغیرہ
قدس سرہما سے تلمذ ہی اور حضرت مولانا تقی علیصاحب قدس سرہ نے ابتدائی
کتابین اپنے عم اکرم حضرت مولانا مولوی حمایت علیصاحب کاکوروی نور اللہ مرقدہ مصنف
رکاز الاصول شرح فصول اکبری سے پڑھی تہین اور آخر کی کتابین مولانا محمد مستعانصاحب
عطر اللہ مضجعہ سے حاصل کی تہین اور علم حدیث کی سند حضرت مولانا مولوی حاجی
محمد امین الدین صاحب نقشبندی مجددی کاکوروی خلیفہ قطب ربانی حضرت مولانا مولوی
شاہ ابو سعید صاحب رای بریلوی خلیفہ غوث صمدانی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب
محدث دہلوی قدس اللہ تعالی اسرارہم سے لی تھی تبحر علوم معقولہ ومنقولہ مین مولانا تقی
علی صاحب کو ایسا تہاکہ علمای کبار حضرت مولانا مولوی عبد الحکیم صاحب لکھنوی فرنگی محلی
اور حضرت مولانا مولوی محمد معین صاحب لکھنوی فرنگی محلی وحضرت مولانا مولوی مفتی عنایت
احمد صاحب مصنف علم الصیغہ وغیرہ وحضرت مولانا مولوی مفتی سعد اللہ صاحب مصنف
نوادر الوصول وغیرہ وحضرت مولانا مولوی تراب علیصاحب محشی قاضی مبارک وغیرہ
وحضرت مولانا مولوی حیدر علیصاحب فیض آبادی مصنف منتہی الکلام وغیرہ وحضرت

مولانا مولوی لطف اللہ صاحب لکھنوی مصنف تفسیر مظہر العجائب وغیرہ نور اللہ تعالی مرقدہم اونکے مداح رہتے تھے اور بارہا ملاقات کے واسطے کاکوری شریف مین تشریف لایا کرتے تھے مولانا صاحب نے تخمیناً اسی برس کی عمر پائی ـ بہت بڑے خوش بیان اور گویا فصیح بلیغ زندہ دل بزرگ تھے ـ ہزارون بلکہ لاکھون کتابین نظر مبارک سے گذری ہوئی تھین علمای موصوفین فرمایا کرتے تھے کہ مولانا تقی علیہ صاحب کا بیان اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے مصداق ہی ـ فاضل واصل پر نہایت شفقت فرماتے تھے دو دو گھنٹے اور تین تین گھنٹے حضور مین بٹھلایا کرتے تھے اور قسم قسم کے حقائق و معارف و دقائق و غوامض علوم کے بیان فرمایا کرتے تھے اکثر بزرگون کے حالات و حکایات واصل نے انہین سے سنی ہین اور بعض اوقات واصل سے بی تکلفی اور مزاح کی باتین بھی فرماتے تھے اسیوجہ سے واصل بھی اون کی خدمت مین دلیر اور گستاخ ہوگئے تھے سچ ہی ؎

بود بندۂ نازنین مشت زن	غلام آبکش باید و خشت زن

رقیق القلب اتنے بڑے تھے کہ واصل سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شعر اپنا سناؤ جب واصل کوئی شعر اپنا سناتے تو چشم مبارک سے آنسو گرنے لگتے دوسرے لوگونسے فرماتے کہ اس لڑکے کے کلام مین درد بہت ہی اس کا دل زخمی معلوم ہوتا ہی کسی تیر انداز نے تیر کاری ارا ہی ورنہ یہ اثر اسکے کلام مین ہرگز نہوتا کہ خواہ مخواہ اسکے ہر شعر سے دلپر چوٹ لگتی ہی ایکبار واصل بعد نماز مغرب کے بستی سے خانقاہ مین آئے حضرت مولانا صاحب اوسوقت بعد فرض اور سنت اور نوافل اَوَّابین کے پیری اور ضعیفی کے سبب چارپائی پر لیٹ کر تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ پڑھا کرتے تھے واصل نے سلام عرض کیا مولانا صاحب نے

سلام کا جواب دیکر فرمایا آؤ بیٹھ جاؤ واصل نے عرض کیا کہ حضرت کمترین نے آج کے سبق کی تکرار نہین
کی ہی اور کل کے سبق کا مطالعہ بھی نہین کیا ہی ارشاد ہو تو مسجد کیطرف جاکر سبق یاد کرلے فرمایا کہ
سبق یاد کرنے کے واسطے رات بہر پڑی ہی ذرا بیٹھو تو واصل نے پہر رخصت چاہی پہر بہی جواب
پایا ناچار واصل نے ارشاد کی تعمیل کی اور بیٹھ گئے فرمایا کہ کوئی شعر اپنا سناؤ واصل نے عرض کیا
کہ عربی زبان مین یا فارسی مین یا اردو مین فرمایا کہ فارسی کا شعر سناؤ واصل نے یہ شعر تصنیف
خود سنایا

ہو بہو گشتم اسیر موے تو	مستیے بر جانم از گیسوی تو

مولانا صاحب لیٹے تھے اوٹھکر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دیکھو ہم تمھارے رازدار ہین کسی سے
نہ کہین گے چھپاؤ مت سچ کہو کہ تم گرفتار کہان ہو کسپر عاشق ہو واصل نے عرض کیا کہ حضور
شاعر لوگ خیالی پلاؤ پکایا کرتے ہین اور کمترین تو شاعر بھی نہین ہی جب کبھی دل گھبراتا ہی تو
ایک دو شعر کہلیا کرتا ہی اور خون لگاکر شہیدون مین داخل ہو جاتا ہی کبھی ایسا اتفاق نہین
ہوا کہ کمترین قلم دوات لیکر شعر نظم کرنے کیواسطے بیٹھا ہو یا کسی مشاعرہ مین گیا ہو پہر شعر کیا کہیگا
اور شاعری کیا جانے گا مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ ہم کب کہتے ہین کہ تم شاعری مین پختہ ہو تمہارے
شعر سے عشق کی بو آتی ہی ٹالو مت سچ ہمسے کہدو کسپر عاشق ہو ہم کسی پر ظاہر نہین کرینگے واصل
نے عرض کیا کہ کمترین عشق سے واقف ہی نہین ہی کہ کیا شے ہی مولانا صاحب نے فرمایا کہ میان
ہم بھی کسی زمانہ مین جوان تھے جوانی کے رنگ ڈھنگ سے ہم خوب واقف ہین ہمسے کیا
چھپاتے ہو تمہارا دل کہین متعلق ضرور ہی تم ہزار کہو ہم کب مانتے ہین الغرض واصل ادہر
ادہر کی باتین کرکے مسجد کیطرف اپنے حجرے مین چلے آئے یہ سب مولانا واصل کی زبانی
خاکسار نے لکھی ہی پہر مولانا واصل نے مجھسے یہ بھی کہا تہا کہ ہمارے استاد موصوف کا تفرس

بہت صحیح تہا میرا دل ایک محبوب کے عشق مین دیوانہ تہا اوسی کے عشق مین اکثر اشعار
مینے نظم کیئے ہین اسیوجہ سے میرے کلام مین دردہی اور اوسی معشوق مجازی کو مین اپنا
مرشد اول سمجھتا ہون کہ اوسنے میرا کان پکڑکے معشوق حقیقی کیطرف رجوع کردیا ہے میرے کلام
مین جو مضمون حقیقت کا اکثر آیا کرتا ہے یہ اوسیکے عشق کا فیض ہے سچ ہے اَلْمَجَازُ قَنْطَرَةُ
اَلْحَقِیْقَۃِ **فصل** محمد یوسف خانصاحب موصوف کے بزرگ جو ایران اور قندہار کے
پادشاہ تھے اون کی سلطنت کے زوال کا سبب یہ ہوا کہ اونہون نے آپسمین خانہ جنگی شروع
کردی اور نادر در اصل راہزن تہا انکا خلاف باہمی دیکھکر امرا و افواج و رعایای ایرانی کو قندہاریون
سے منحرف کرنے لگا کہ ان لوگون نے تمہارا سب ملک شیراز اور اصفہان اور کرمان وغیرہ
اپنے قبضہ مین کرلیا ہے تم ان لوگون کی اطاعت کیون کرتے ہو اب اسوقت اونکی ریاست مین
ضعف آیا ہوا ہے بنی اعمام یعنے شاہ محمود و شاہ اشرف[1] و شاہ حسین بن میر اویس عرف حاجی
میر خان تاجدار قندہار آپس مین صف آرائیان کر رہے ہین یہی وقت ہے اگر تم سب ملکر مجکو مدد
دو تو مین قندہاریون کو ایران سے خارج کردون بلکہ قندہار بھی اون سے چہین لون
چنانچہ وہ سب لوگ اوسکے شریک ہوگئے بعد جنگہای متواترہ کے ملک قندہاریون کے قبضہ
سے نکلگیا اور اب وہ راہزن نادر شاہ مشہور ہوا محمد یوسف خانصاحب نے [illegible]
[illegible] وغلامان وکنیزان وغیرہ کو ہمراہ لیکر مخفی طور پر ہندوستان کی [illegible] ایک فرزند
خانصاحب [illegible] عبد الوہاب خان نام نادر شاہ کے قبضہ مین آگئے تھے [illegible] زندگی
نادر قندہار مین رہے [illegible] نادر سے بھی اقبال نے روگردانی کی لشکر افشار اوسکے قتل پر
آمادہ ہوا سب کے پہلے عبد الوہاب خان نے اوسکے سر تلوار ار کر ٹکڑے کیا بعد ازان
ہندوستان کو روانہ ہوے اور اپنے والد بزرگوار یعنے محمد یوسف خانصاحب کی خدمت مین

[1] شاہ اشرف بن شاہ عبد العزیز [illegible] اللہ [illegible]

	حاضر ہو کر عرض کیا ہ	
با مُراد آمدم بحضرتِ تو	سرِ ظالم بُریدہ آمدہ ام	

محمد یوسف خانصاحب کے سات فرزند تھے ۔ ۱ عبد الوہاب خان ۔ ۲ عبد الرؤف خان ۔ ۳ محمد سعید خان ۔ ۴ عبد الرحمن خان بہادر رسالہ دار انکا ذکر مولانا محمد مستعان صاحب کی حکایت مین مرقوم ہوا ۔ ۵ محمد شاہ خان ۔ ۶ عثمان خان ۔ ۷ اسمعیل خان ۔ یہ ساتون فرزند اور اِن کی اولاد نے ریاست لکھنؤ مین بڑے بڑے جوانمردی کے کام کیئے اور بڑے بڑے اعزاز اور امتیاز اور نام بفضل خالق انام حاصل کیئے مولانا واصل کا نسب نامہ کہ حضرت امام حسینؓ جگر گوشہ رسول خدا علیہ و علے آلہ التحیۃ والثنا کو پہنچتا ہی رسالہ نافع السالکین مین مفصل مرقوم ہی جسکو شوق ہو اوسمین دیکھے اب یہان فقط چند نامون سے اطلاع دیجاتی ہی وہ یہ ہین کہ مولانا واصل کا نام سکندر ہی بن عبد الرحیم خان بن عبد الکریم خان بن عبد المجید خان بن عبد الرؤف خان بن محمد یوسف خان صاحب موصوف اور مولانا واصل کی والدۂ ماجدہ کا نام صالحہ بیگم بنت عبد القدوس خان بن عبد اللطیف خان بن عثمان خان بن محمد یوسف خان ممدوح غفر اللہ لہم اجمعین غرضکہ فاضل و واصل کا سلسلۂ نسب پدری بھی محمد یوسف خان صاحب کو پہنچتا ہی اور سلسلۂ نسب مادری بھی انہین محمد یوسف خان صاحب کو پہنچتا ہی

فصل عبد الرحمن خان بہادر بن محمد یوسف خان صاحب موصوف نے چند لڑائیان بڑے معرکے کی بعون خدا فتح کی تہین اون کے صلہ مین جاگیر چودہ ہزار روپیہ کی نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ نواب آصف الدولہ بہادر غفر اللہ نے خانصاحب ممدوح کو عطا کی اوس جاگیر مین چودہ گانون ہین خالصپور

ایک گانون ہی اونہین سے اور یہ گانون شہر لکہنو سے آٹھہ میل کے فاصلہ پر ہی مغرب کی طرف ۔ قصبۂ کاکوری اور قصبہ ملیح آباد کے درمیان واقع ہی کسی زمانہ مین یہ گانون بھی محلۂ قندہاری بازار کے مثل بہت آباد تہا اب یہ بھی تباہ ہو گیا ہی مولانا واصل کے والدین یعنے عبدالرحیم خان اور صالحہ بیگم کا مولد یہی گانون ہی اور خاص فاضل واصل کا مولد شہر لکھنؤ محلہ قندہاری بازار ہی اور یہ تو معلوم ہو چکا کہ اصل ان سب کی قندہار سے ہی لہذا نسبت مین یہ تینون مقام لکھے جاتے ہین قندہاری باعتبار اصل کے اور لکھنوی باعتبار مولد کے اور خالصپوری باعتبار مسکن اعزہ کے اور مولانا واصل کی عمر تو اکثر سیاحت ہی مین صرف ہوی ہی ۔

فصل مولانا واصل کا نام کسی انسان نے نہین رکہا بلکہ منجانب اللہ عالم غیب سے عطا ہوا مولانا واصل کی والدۂ ماجدہ صالحہ بیگم ولیۂ کردگار اور مقبولۂ بارگاہ پروردگار تہین **اَبَرَدَ اللّٰہُ ضَرِیحَھَا** حاملہ ہونے کے پہلے خواب مین اونکو بشارت ہوی ۱۲۹۳ ہجری کہ تیرے شکم سے عنقریب ایک فرزند صالح اور سعید پیدا ہوگا اسکا نام محمد [illegible] رکہیو جب صالحہ موصوفہ کہ اسم بامسمّے صالحہ تہین خواب سے بیدار ہوئین تو بشارت مذکورہ کا حال اہل قرابت پر ظاہر کیا سب نے مبارکباد دی اور خوش ہوے اور بشارت مذکورہ کے ظہور کا انتظار کرنے لگے بحکم خَلَّاقِ عَلَی الْاِطْلَاق اوسی زمانے کے قرب مین [illegible] حاملہ ہوئین پہر خواب مین دیکہا کہ مکان کی چہت پر ایک چراغ روشن ہوا جسکی روشنی سے تمام مکان منور ہو گیا ہی پس نو مہینہ کے بعد وہ فرزند جسکا نام حمل اور تولد کے قبل عالم غیب سے مرحمت ہوا تہا اور اوسکے تولد کی بشارت دیگئی تھی بحکم خدا پیدا ہوا اور چونکہ اہل قرابت کو بشارت مذکورہ کی خبر پہلے سے ہو چکی تھی تقریب

تولد مین جو آتا تھا ہی کہتا ہوا آتا تھا کہ سکندر پیدا ہوا اسکندر پیدا ہوا پس مولانا واصل کا نام پنج حرفی ہی یعنے سکندر اور نام پاک محمد اول مین اور نام مبارک علی آخر مین تبرگا لایا جاتا ہی اور لفظ شاہ فقیر اور خلیفہ فقیر کے لحاظ سے اول مین یا آخر مین زیادہ کیا جاتا ہی اور لفظ خان جو آخر مین لاحق کیا جاتا ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ مولانا واصل کے آبا و اجداد سید سرمست علی عرف سید شاہ حسین غوری سے لیکر آجتک لفظ خان کے ساتھہ مشہور چلے آتے ہین ہان سید شاہ حسین غوری کے اوپر مولانا واصل کے جو اجداد ہین حضرت سید الشہدا امام حسین قرۃ العین سید الثقلین علیہ وعلی آلہ صلوات رب الخافقین تک لفظ سید کے ساتھہ معروف ہین رسالہ نافع السالکین سے الحاق لفظ خان کی وجہ ناظرین کو معلوم ہو سکتی ہی اور لفظ واصل تخلص ہی یہ تخلص مدینہ منورہ مین امام العارفین حضرت مولانا شاہ محمد مظہر صاحب نقشبندی مجددی دہلوی مہاجر مدنی فرزند اصغر غوث الوری حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہما نے مولانا سکندر کو عطا فرمایا تھا اور پہلے اس سے دوسرا تخلص تھا۔ مکان تولد مولانا واصل شہر لکھنو محلہ قندھاری بازار متصل محلہ حضرت گنج زمان تولد فاضل واصل ۱۲۶۳ھ بارہ سو تریسٹھہ ہجری تاریخ پانچوین رجب کی وقت نماز فجر روز دوشنبہ۔ بندۂ عاشق خالق تاریخ ولادت ہی ۱۲ ۶۳ ھ

مولانا واصل کے پھوپھا صاحب عبد الہادی خان رسالہ دار خیرآبادی عطر اللہ قبرہ کسی وجہ سے معزول ہوگئے تھے رسالہ ان سے لے لیا گیا تھا جس روز مولانا واصل تولد ہوے اوسی روز وہ نوکری پر بحال ہوے نواب صاحب رئیس لکھنو نے رسالہ انکو مرحمت فرمایا اسوجہ سے وہ مولانا واصل کو بخت آور

کہا کرتے تھے اور مولانا واصل کے خالو صاحب محمد خان جاگیردار خالصپور غفر اللہ لہ تو روز
تولد واصل سے واصل کو ملا سکندر فرمایا کرتے تھے اور بہت سی بشارتین ہین بنظر اختصار
اونکو ترک کرتا ہون ۔ اور فاضل واصل کے بعض بزرگون کا فضل و کمال جاہ و جلال عطیہ
خالق بیہمال رسالہ نافع السالکین مین نہایت مختصر طور پر لکھہ چکا ہون اس رسالہ مین اوس
مختصر کی بہی گنجائش نہین دیکھتا کیونکہ اس رسالہ کو چند ورق مین بعون خالق انام
تمام کیا چاہتا ہون جسکو شوق ہو وہ رسالہ نافع السالکین مین ملاحظہ فرماوے

فصل فاضل واصل نے شہر لکھنؤ مین دس۱۰ برس کی عمر تک قرآن شریف تمام کیا اور
مختصر کتابین فارسی کی پڑہین اور بعض رسائل مسائل دینیہ کے پڑھے پہر اپنے پھوپھا
صاحب موصوف یعنے عبد الہادی خانصاحب رسالہ دار غفر اللہ الغفار کے ہمراہ
خیرآباد جانے کا اتفاق ہوا خیرآباد ایک قصبہ ہی مردم خیز شہر لکھنؤ کے جانب شمال
تیس۳۰ کوس کے فاصلہ پر حضرت مولانا مولوی محمد فضل حق صاحب شیخ فاروقی حنفی چشتی
معلم الفلاسفہ مصنف ہدیہ سعیدیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شاہ سید حافظ
محمد علیصاحب حنفی چشتی عرف حافظ محمد علیصاحب مرشد الصوفیہ قدس
سرہ اسی قصبۂ لطیف کے ہین اس قصبہ مین مولانا واصل کو اس مرتبہ ایک سال
رہنے کا اتفاق ہوا اور یون تو بارہا دو ماہ اور چار ماہ کیواسطے آنا جانا رہا و علی ہذا القیاس لکھنؤ کا
بہی حال ہی کہ اوسمین بہی دو چار ماہ کیواسطے آنا جانا ہوتا رہا الغرض خیرآباد مین شوق تحصیل
علم واصل پر غالب آیا وہین پڑھتے رہے ایک سال کے بعد خالصپور آنے کا اتفاق ہوا
پانچ۵ برس یہان چند علما کی خدمت مین پڑھتے رہے اون بزرگون کے اسمای گرامی
نافع السالکین مین لکھہ چکا ہون جسکو شوق ہو اوسمین ملاحظہ فرماوے پھر ہدایت

لطیفۂ کاکوری مین خانقاہ شمس العارفین حضرت مولانا شاہ کاظم علیصاحب قلندر قدس سرہ
پدر بزرگوار حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر مصنف مطالب رشیدی وغیرہ رحمۃ اللہ
علیہ پر پہونچا یا یہ قصبہ یعنی کاکوری قریہ خالصپور سے دو میل ہی مشرق کیجانب اور قصبۂ
کاکوری سے لکہنو چہہ میل ہی مشرق کیطرف راقم الحروف نے یہ قصبہ نہین دیکہا ہی ہان
مولانا واصل اسکو بہشت دنیا فرمایا کرتے ہین اور یہ شعر تصنیف خود اسکی مدح مین پڑہا کرتے

ہین ۵

جانفزا گُل زمین کاکوری	دلرُبا ہر مکین کاکوری

اس قصبۂ شریف مین دس سال کامل مولانا واصل پڑھتے بھی رہے اور پڑہاتے بھی رہے
جن بزرگونسے یہان پڑھتے رہے اونکے اسماے گرامی بھی نافع السالکین مین مرقوم ہین
اکبر العلما حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اکبر علیصاحب قلندر دامت برکاتہ برادر زادہ
قدوۃ العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ تقی علیصاحب قلندر قدس سرہ فرزند اصغر
حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب قلندر قدس سرہ العزیز کیخدمت مین زیادہ پڑہنے
کا اتفاق ہوا حضرت اکبر العلما واصل کو اپنے فرزند کے برابر چاہتے تھے اکثر طلبۂ علم
جو خانقاہ شریف مین واسطے پڑھنے کے آتے تھے اونکو واصل کے سپرد کرتے تھے کہ انکو پڑہایا کرو بلکہ
اپنے نور عین حضرت مولانا مولوی حافظ انور علیصاحب مصنف انصاح و تحریر الانور وغیرہما
کو بھی واصل کے پاس بھیجا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ واصل بڑا مستعد طالب علم
ہی اوسکو ہر روز اپنا سبق سنایا کرو نکات اور دقائق علوم کے جو مین بھی تمکو نہین بتاتا ہون وہ
تمکو بتایا کریگا تین ۳ سال کے بعد حضرت اکبر العلما نے واصل کو نوکر بھی رکھادیا کاکوری کے
رئیس اعظم حضرت مولانا مولوی شیخ محمد محمود علیصاحب دامت حشمتہ کے دولتخانہ مین

واصل سات برس تک رئیس اعظم موصوف کے صاحبزادونکو پڑہاتے رہے لیکن شب کو خانقاہ مین آکر رہتے اور بعد نماز فجر کے دس بجے تک بلکہ گیارہ بجے تک واصل خانقاہ ہی مین رہتے اپنے دو سبق پڑہ کے اور بعض طلبۂ علم کو سبق پڑہا کے نوکری پر جاتے لیکن رئیس اعظم ممدوح کی شرافت اور لیاقت کہ واصل سے کبھی نہین فرمایا کہ مولوی صاحب تم اتنے دیر کر کے کیون آتے ہو جلدی کیون نہین آتے ہو تمہارے شاگرد سب کہیلتے رہتے ہین نوکر کبھی نہین سمجہا اپنا عزیز سمجھتے رہے اور برادر عزیز خط مین لکھتے سے ہے جزاہم اللہ سبحانہ احسن الجزا حضرت مولانا مولوی شیخ محمد یعقوب علی صاحب زاد فضلہ رئیس اعظم موصوف کے بڑے صاحبزادہ کا نام نامی ہی واصل کو ان کے ساتہہ اور مولانا مولوی حافظ انور علیصاحب کے ساتہہ انتہا درجہ کی محبت تھی اور فی الحال بھی ہی وفقہما اللہ سبحانہ لمرضیاتہ اور سوا ان کے بہت سے شاگرد ہین واصل سب کے ساتہہ محبت رکھتے ہین اور سب کے واسطے دست بدعا رہتے ہین کہ اللہ تعالی اون سب کو دونون جہان مین خوش وخرم رکھے اور بعض ملانده فاضل واصل کے ایسے ہین کہ وہ خود واصل پر عاشق ہو گئے ہین واصل کے ہر قول وفعل کو اگرچہ مذموم ہو جیسا کہ دستور عشاق ہی محمود جانتے ہین اون کی تقریر وتحریر سے محبت وعقیدت وعشق وخلوص ٹپکتا ہی اونکی تصریح کی ضرورت نہین کیونکہ اونکا شور وفغان خود اونکو ظاہر کر رہا ہی شعر

عشق معشوقان نہان ست وستیر	عشق عاشق باد وصد طبل ونفیر

اور بعض تلامذه منافق بھی ہین اون کا نفاق اسوجہ سے مخفی نہین رہتا کہ ع

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر	از سوی کینہ کینہ واز سوی مہر مہر

ایسے شاگردونکا حال نافع السالکین مین لکھہ چکا ہون یہان فقط دعا پر اکتفا کرتا ہون ہدٰہم اللہ تعالی الی الاخلاص —

فصل حضرت قدوۃ العارفین مولانا شاہ تقی علی صاحب کاکوروی قدس سرہ سے واصل نے
بعض کتب درسیہ پڑہین اور بعض غیر درسیہ مثل عوارف المعارف وعین العلم مع شرح
علامۂ قاری وملتقط الاحیاء وغیرہ کے اور حضرت مولانا مولوی شاہ واجد علی صاحب بن قدوۃ
العارفین ممدوح سے تفسیر جلالین کامل اور تفسیر بیضاوی سورہ بقر تک یہ دونون کتابین تو
استقلالاً پڑہین اور میبذی وصدرا ومختصر المعانی وقطبی وشرح عقائد نسفی ونور الانوار وغیرہ کے
بھی چند سبق پڑہے اور حضرت اکبر العلماء سے زیادہ پڑہنے کا اتفاق ہوا کہ شرح ملا جامی سے
لیکر ہدایہ تک بفضل خدا سب کتابین تمام کین دو ہی تین کتابین درمیانی باقی رہ گئی تہین کہ قدوۃ
العارفین موصوف کا انتقال ہوگیا چونکہ واصل کو انکے ساتھ اور انکو واصل کے ساتھ نہایت درجہ
کی محبت ہوگئی تھی درمیان استاد وشاگرد وخادم ومخدوم کے بمضمون ع

میان طالب ومطلوب رمزی ست	کراماً کاتبین راہم خبر نیست

شرح اشارات قدسیہ کا درس ہوا کرتا تہا اسوجہ سے کاکوری مین رہنا واصل کو دشوار ہوگیا
بجای طوسیہ ۱۲

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد	روی گل سیر ندیدیم وبہار آخر شد

انتقال کے دس روز بعد واصل نے حضرت بلال کیطرح ارادہ سفر کا کردیا اور یہ شعر تصنیف خود
زبان پر لائے ع

گلشن ہندوستان درچشم ما تاریک شد	روی خود را سوی باغ طیبہ وبطحا کنیم

ہر چند کہ شاگرد وبرادر زادۂ مغفور ممدوح یعنے حضرت مولانا مولوی محمد اکبر علی صاحب اکبر العلماء
نے واصل کو بہت کچہ تسکین دی اور سفر سے مانع آئے لیکن واصل کا دل چونکہ اختیار مین
نہ تہا کوچ کردیا اثنای سفر مین یہ قطعہ اکثر واصل کی زبان پر رہتا تہا **واصل**

ایکہ دل بردی وتن را از خیال انداختی	بادہ نوشیدی وجامش چون سفال انداختی

خود بیا سودی تو تنہا واصل دل خستہ را	در ہزاران کلفت و رنج و ملال اندر ختی

قصہ مختصر واصل جزیرۂ معمورۂ بمبئی مین پہونچے یہان حضرت مولانا مولوی خلیفہ محمد نظام الدین صاحب لاہوری مدرس مدرسہ سکینیہ واقعہ بمبئی دام فیضہ نے واصل مسکین کے حال پر نہایت شفقت فرمائی سبق بھی پڑہایا کہانا بھی کہلایا کپڑا بھی پہنایا روپیہ نقد بھی دیا کتابین بھی مرحمت فرمائین نوکر بھی رکھا یا جزاہم اللہ سبحانہ احسن الجزاء و وقاہم جمیع البلاء بمبئی مین یا نکی ذات مجمع الحسنات ہے حق تعالی انکے فیض کو دائم و قائم رکھے آمین یارب العالمین پہر حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحمید صاحب عرب خطیب مسجد جامع بمبئی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سے بہی واصل نے استفادہ کیا اور حضرت افضل الفضلا مولانا مولوی شاہ محمد عبید اللہ صاحب حنفی چشتی بدایونی مدرس اعلی مدرسۂ محمدیہ واقعہ بمبئی دامت برکاتہ خلیفہ عارف ربانی حضرت مولانا شاہ سید عبد اللہ صاحب چشتی خراسانی قدس سرہ النورانی کیخدمت عالی مین تو زیادہ پڑھنے کا اتفاق ہوا کہ دو تین کتابین جو باقی تہین بفضل خدای جلیل اون کی تکمیل بھی ہوگئی اور حدیث کی کتابین صحاح ستہ بھی اونکی خدمت مین سنائین اور کتاب فصوص الحکم مع شرح حضرت مولانا فقیہ علی مخدوم مہائمی قدس سرہ بھی انسے پڑہی حضرت مولانا عبید اللہ صاحب موصوف بہی واصل پر کمال شفقت فرماتے رہے اور فی الحال بھی نہایت عنایت مبذول رکہتے ہین اور اکثر اوقات واصل کی خوش استعدادی کی تعریف کرتے رہتے ہین یہان تک کہ اوسکی تصنیفات پر جو تقریظ تحریر فرماتے ہین اوسمین یون لکھدیتے ہین کہ مین اس تصنیف سے مستفید ہوا چنانچہ رسالہ تحفۃ العلماء مصنفہ واصل پر جو تقریظ اوںھون نے تحریر فرمائی ہے اوس سے یہ مضمون ناظرین پر واضح ہوا ہوگا یہ مولانا صاحب ممدوح کی عالی ظرفی اور کمال انکسار پر برہان قاطع اور دلیل کا

ساطع ہی کہ شاگرد کی تصنیف پر اُستاد یہ مضمون لکھے کہ مین نے اس تصنیف سے فوائد حاصل کیئے کیون نہو مصراع نہد شاخ پرمیوہ سر برزمین ؎ بعد اسکے واصل جب مکہ معظمہ مین پہونچے تو وہانکے علمای کرام سے بہی استفادہ کیا خصوصًا حضرت مولانا شیخ احمد دحلان شیخ العلماء رحمۃ اللہ ذوالکبریا کے حلقۂ درس مین شریک ہوے حدیث شریف کی سماعت بھی کی اور قرارت بھی کی اونہون نے ایک پرچہ مختصر پر سند بھی لکھدی وعلے ہذا القیاس جب واصل مدینۂ منورہ مین جناب اسوۃ المحدثین زبدۃ المتقین حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب نقشبندی مجددی مہاجر شارح سنن ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت اقدس مین حاضر ہوی تو چند حدیثین صحیح بخاری کی انکو بھی سنائین اونھون نے بھی با عطای چند سطور سند واصل کو معزز فرمایا اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب دام مجدہ نے جو سند جملہ علوم کی واصل کو مرحمت فرمائی ہی وہ تو زبان عربی من بہت طویل ہی بڑے بڑے الفاظ مولانا صاحب نے اوسمین ترقیم فرمائے ہین کہ واصل جامع معقول ومنقول ہی حاوی فروع واصول ہی واقف شریعت وطریقت ہی عارف حقیقت ومعرفت ہی وغیرہ وغیرہ خود مولانا عبید اللہ صاحب قام فیضہ عنایت الٰہی سے زندہ اسی شہر بمبئی مین موجود ہین جسکا دل چاہے اون سے تصدیق کرلے کہ آپنے اس مضمون کی سند طویل واصل کو مرحمت فرمائی ہی یا نہین اور یا راقم الحروف کے پاس آکر وہ سند مہر شدہ دیکھہ لے اور ان سب سندون اور خلافت نامون کے داخل کرنے کی اس رسالہ مین ضرورت نہین ہی کیونکہ فاضل واصل کے شاگردون کی سندین اور خلافت نامے اور اونکی عبارتین السنہ مختلفہ مین عربی فارسی اردو منقوط غیر منقوط نہایت فصیح بلیغ متین رسالہ آب حیات وغیرہ بعون خدا طبع ہوکر شائع ہوچکی ہین اب اُستاد کی سندون اور خلافت نامون کی کیا

حاجت ہی الغرض واصل نے بتوفیق رب العالمین ــــ بہت سے بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کیخدمت سراپا برکت سے فیض حاصل کیا بہوپال مین حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت مین بہی حدیث شریف کی سماعت کی اور حیدر آباد دکن مین بھی حضرت مولانا مولوی عبد الصمد صاحب دُرّانی مدظلہ العالی کیخدمت سے استفادہ کیا بعض مسائل منطقیہ وریاضیہ مشکلہ اون سے حل کیئے اور رامپور افغانان مین حضرت سید العلما سند الاولیا مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی شاہ محمد ارشاد حسین صاحب مصنف انتصار الحق وغیرہ دام ارشادہ خلیفۂ اکمل ومحبوب اجمل حضرت قطب زمان مولانا شاہ احمد سعید صاحب نقشبندی مجددی دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت مین چند ماہ کامل حاضر رہکر بہت سے علوم ظاہرہ ومعارف باطنہ کے فوائد حاصل کئے اور دوسرے علمای کرام وفقرای عظام رحمہم اللہ المنعام کی خدمت سراپا برکت سے بہی فاضل واصل نے فیض حاصل کیا ہی نافع السالکین مین اکثر کے نام مبارک لکھے گئے اور بعض کے چھوٹ بہی گئے غرضکہ مولانا واصل کی طبیعت بہت باتون مین حضرت مولانا سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرنگ واقع ہوی ہی اگر فرق ہی تو کمی بیشی کا فرق ہی مولانا سعدی

	رحمہ اللہ ذوالایادی فرماتے ہین ع	

	زہر خرمنے خوشۂ یافتم		تمتع زہر گوشۂ یافتم	

فاضل واصل مین بھی یہ بات موجود ہی ہان مولانا سعدیؒ نے چونکہ زیادہ سیاحت کی ہی البتہ بہت بزرگون سے فیض پایا ہوگا ۲ مولانا سعدیؒ کی عاشق مزاجی مشہور ومعروف ہی مولانا واصل کا مزاج بھی اسی قسم کا واقع ہوا ہی ۳ مولانا سعدیؒ کی طبیعت مزاح دوست تہی فاضل واصل کی طبیعت بہی اسی قسم کی ہی ۴ مولانا سعدیؒ کی عمر سیاحت مین صرف ہوی مولانا واصل کا

سبھی یہی حال ہی اب درگاہ جناب باری تعالی شانہٗ مین راقم الحروف کی یہ دعا ہی کہ جیسا کہ امورِ مذکورہ مین واصل کی طبیعت کو مولانا سعدی علیہ الرحمہ کے ہمرنگ پیدا کیا ہی ویسا ہی مولانا سعدیؒ کی معرفت اور کمال اور خداشناسی مین بھی واصل کی طبیعت کو ہمرنگ کردے کیونکہ فقط عاشق مزاجی اور خوش طبعی مین مولانا سعدیؒ کی تقلید کچہ کام آنے والی نہین ہے

بلکہ اس شعر کے مصداق ہی ؎

زسنّت نہ بینی در ایشان اثر	مگر خواب پیشین و نانِ سحر

مولانا سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مرتبہ ہی کہ ایک شب آپ یہ شعر تصنیف کرکے وجد کی

حالت مین پڑہ رہے تھے ؎

برگِ درختان سبز در نظرِ ہوشیار	ہر ورقے دفتری ست معرفتِ کردگار

اور طبقات نور کے آسمان سے آپکے اوپر نازل ہورہے تھے کسی شاعر نے یہ معاملہ دیکھکر یا سنکر ایک شعر ہمرنگِ شعرِ مذکور نظم کیا اور بامیدِ نزولِ طبقاتِ نور آسمان کیطرف نظر کی سیاہی کہ زغن نے اوسکے منہ مین بیٹحال کردی اگر یہ واقعہ صحیح ہی تو ظاہر امراد اس سے یہی ہی ع کارکن کار کہ گفتار نمی آید کار ؛ یعنے تم سعدیؒ کا کمال اور سعدیؒ کی معرفت اور محبت حاصل کرو بعد ازان اگر ویسا شعر تصنیف کروگے تو تمھارے واسطے بھی نور کے طبقات نازل ہونگے یہ مرتبہ سعدیؒ کو نہ فقط گفتار ہی سے حاصل ہوا ہی بلکہ سعدیؒ کی گفتار ساتہہ کردار کے موافق اور اوسکے افعال ساتہہ اقوال کے مطابق ہوگئے ہین اسوجہ سے نور کے طبقات کا نزول ہی ہذا ما سنح لہٰذا الفقیر والعلم عند اللہ العلیم الخبیر اب مولانا واصل کیخدمت مین التماس ہی کہ راقم الحروف کی اس تحریر سے آپ بُرا نمانین سعدیؒ کا کمال حاصل کرنے مین کوشش فرماوین ورنہ صرف ظرافت اور خوش طبعی مین مولانا سعدیؒ کی تقلید مُضر ہی

ابر نعمہ

نہ سفید و فقکم اللہ لما یحبہ و یرید

فصل فاضل واصل نے ابتدا سلسلہ علیہ قادریہ مین بیعت کی حضرت امام العارفین مولانا شاہ محمد مظہر صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ السنی کے دست مبارک پر مدینہ منورہ مین حضرت امام العارفین نے چاہا کہ واصل چند ماہ اونکی خدمت مین رہکر اذکار ومراقبات سلوک مین محنت کرین واصل نے یہ عذر پیش کیا کہ میری والدہ ماجدہ کو تکلیف ہوگی مین اونکی خدمت کرتا رہتا ہون ماہ بماہ اونکی خدمت عالی مین خرچ روانہ کیا کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اس صورت مین واقعی تمھارا جانا مصلحت ہی حضرت اویس قرنی نے والدہ ماجدہ کیخدمت سے بہت فیض پایا تہا تمکو بھی اونکی خدمت سے فیض حاصل ہوگا خرقہ ملبوس خاص حضرت نے واصل کو مرحمت فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ فی الحال اسکے پہننے کی تمکو اجازت نہین ہی تمہارے وطن کے نزدیک ہمارے والد ماجد یعنی حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اجل مولانا مولوی شاہ سید محمد عبد السلام صاحب دام مجدہ قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل کانپور مین رونق افروز ہین اونکی خدمت مین ضرور حاضر ہوکر چند ماہ بلکہ چند سال تعلیم اذکار سلوک مین محنت کرنا پہر جب وہ تمکو اجازت دین اوسوقت بازمنہ تبرکہ یہ خرقہ تم پہنا کرنا اور ایک خط خلیفہ اجل موصوف کے نام لکھکر واصل کے ہمراہ کیا کہ یہ خط اونکو دیدینا الغرض واصل نے اس ارشاد کی تعمیل کی اور خلیفہ ممدوح کی خدمت مین حاضر ہوکر تین سال کامل اونکی صحبت اور کفش برداری سے شرف حاصل کیا اذکار ومراقبات مقررہ سلوک اول سے آخر تک یعنی مراقبہ لاتعین تک تبدریج حضرت خلیفہ موصوف نے تعلیم فرمائے اور تین سال کے بعد واصل کو اجازت عامہ وخلافت مطلقہ تحریری مہر شدہ تینون سلاسل علیہ قادریہ نقشبندیہ چشتیہ کی عطا فرمائی اور ایک عمامہ

ملبوس خاص اور ایک پیرہن ایضاً ملبوس خاص مرحمت ہوا اور خرقۂ عطیۃ اللہ حضرت مولانا شاہ محمد مظہر صاحب قدس سرہ کے پہننے کی بہی اجازت دیگئی مولانا واصل جب اس دولت سرمدی کے خلعت سی سرافراز ہوے تو زبان حال سے اس شعر کو پڑہنا شروع کیا شعر

از برای سجدۂ عشق آستانے یافتم	سرزمینی بود منظور آسمانے یافتم

سچ ہی ع

این سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اور سوا ان تبرکات کے اور بہی تبرکات دوسرے بزرگون نے واصل کو عطا فرمائے ہین لیکن واصل اونکو پہنتے نہین کہتے ہین کہ شیر مرن کا لباس اوسی وقت پہننا زیبا ہی کہ جب شیرو نکا کام بہی کرے اور چونکہ مجہ سے اونکا کام سرانجام نہین پاتا ہی لہذا مجکو اوسکے پہنے سے شرم آتی ہی اور یہ اشعار مولانا سعدی رح کے زبان پر لاتے ہین مثنوی

در فزا آگندہ مرد باید بود	بر مخنث سلاح جنگ چہ سود
ناسزائی کہ خرقہ در بر کرد	جامۂ کعبہ را جُل خر کرد

قریب ایک سال سے وہ سب تبرکات برادر صالح حاجی ایوب میمن کے سپرد کر دیے ہین کہ تم اِنکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھہ اپنے مکان مین رکہو لوبان وغیرہ کی خوشبو دیا کرو دوستداران اولیای کرام کو زیارت کرایا کرو اور اپنے ورثہ کو بہی وصیت کردو کہ تمہارے بعد انکو سبہالین نے ادبی نہونے پاے اور یہ فقیر تو ایک مجرد آدمی ہی خوف ہی کہ میرے مرنے کے بعد کوئی اِنکی قدر نجانے لہذا تم اپنے مکان مین رکہو اور میری قبر مین بہی انکو نرکہنا

کیونکہ قبر مین ملوث نجاست کا خیال ہی ع

دور دار از خاک و خون دامن چو بر ما بگذری	کاندرین رہ کشتہ بسیار اند قربان شما

فصل مولانا واصل ہمیشہ نوکری کرکے اپنی رفع ضرورت کرتے رہتے ہین فی الحال یہان بمبئی مین بمدرسہ مرین لین مقیم ہین تدریس طلبہ علم وامامت مسجد دونون اون کے متعلق ہین دونون صیغون سے ملکر مبلغ للعہ ۵۴ ہر مہینہ مین اونکو ملجاتے ہین لیکن باوجود مجرد ہونے کے ہر ماہ کی تنخواہ اوسی ماہ مین صرف ہوجاتی ہی باقی کچہ نہین رہتا ۵

نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال	قرار بر کف آزادگان نگیرد مال

علم واسباب علم کا شوق بہت ہی چند ہزار روپیہ کی کتابین خرید کرکے برای حصول رضای مولی تعالی شانہٗ وقف کردی ہین اور ایک وصیت نامہ لکھکر اپنے ہمراہ رکھتے ہین اوسکا ایک مضمون یہہ ہی کہ میری موت یا شہادت کے بعد ان کتابونکو بمبئی کے اوس مدرسہ مین جسمین انتظام اچھا ہو رکہدینا او تاکید کردینا کہ جو اہل علم طلب کرے اوسکو دیوین جب وہ مسئلہ دیکھہ لے تو اپنے مقام پر رکہدین اور پارچہای پوشیدنی طلبہ علم کو تقسیم کردینا اور ظروف میری میرے فلان دوست کو دیدینا اور وہ دوست عبارت ہی مولانا کے ایک خادم سے کہ وہ شب وروز مولانا کیخدمت مین دوسرے خدام سے زیادہ حاضر رہتا ہی اور شاگرد بھی ہے

فصل مولانا واصل نے بہت سے رسائل علوم مختلفہ مین تصنیف فرمائے ہین اللہ تعالی شانہٗ اون کے طبع کا سامان بہم پہونچادیگا تو انشاء اللہ القدیر یکی بعد دیگری فرحت افزای قلوب ناظرین ہوتے جاوینگے عربی زبان کے بعض رسائل ممالک بعیدہ بغداد و دمشق و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہا تک پہونچے ہین وہانکے علمای کرام و فضلای عظام نے اون کو بہت پسند فرمایا ہی اور وہ الفاظ فخیمہ اونکی مدح مین تحریر فرمائے ہین کہ تمام اہل ہند کو مقام ادای شکر جناب باری ہی تعالی شانہٗ کہ فاضل ہندی کی عبارت عربی کی مدح مین علمای عرب جنکی مادری زبان عربی ہی اسقدر مبالغہ فرماوین اور نہایت غلو کرین اور اوس کی توصیف مین

تقریظ غیر منقوط تصنیف فرمادین فالحمد للہ علی نوالہ ایک رسالہ اون مین سے بفضلِ خدا
چھپ بھی گیا ہی اوسکا نام تحفۃ العُلمار ہی جسکو شوق ہو ملاحظہ فرمادے اور اِس رسالہ
کے ساتھہ تین رسالہ اور بھی ہین ١ مفید الطلبہ ٢ حاصل التحفہ ٣ نافع السالکین
جسکا ذکر اس رسالہ مین چند بار ہوچکا ہی اور رسالہ تحفۃ العلمار تقاریظ کے ساتھہ طبع ہوا ہی اور
رسالہ حاصل التحفہ زبان اردو مین ہی رسالہ تحفۃ العلمار کا حاصل مطلب اُردو مین واضح کردیا
گیا ہی یہ چارون رسائل اون مقامات سے دستیاب ہوسکتی ہین جن سے یہ رسالہ
صحیفۂ عشق دستیاب ہوگا اور اون مقامات کی تصریح انشاء اللہ تعالی اس رسالہ
مفید الصالحین کے آخر مین کیجاویگی اور دوسرے رسائل مصنفہ فاضل واصل کے
طبع کی تدبیر ہو رہی ہی اگر خدای قادر قوی نے چاہا تو وہ بھی عنقریب ناظرین کے ملاحظہ مین
گذرینگے علمای عرب کی تحریر کا لُبِّ لُباب بعض احباب نے السنۂ مختلفہ عربی فارسی
اردو مین نظم فرمایا ہی اور وہ مجموعہ تحفۃ العُلمار کے آخر مین طبع بھی ہوچکا ہی راقم الحروف
بنابر مسرت قلوب ناظرین یہان بھی اوس نظم کو نقل کرتا ہی کہ جس بزرگ کی نظر سے مجموعہ
تحفۃ العلما نگذرا ہو وہ فضلای عرب کی تحریر کے خلاصہ پر مطلع ہوکر شکر گزار حضرت غفار ہو

وہو ہذا

قطعہ تاریخ تصنیف تحفۃ العلمار مستخرجہ خامۂ بلاغت شمامہ جناب مولانا مولوی غلام غوث
خانصاحب متخلص بحاصل رامپوری نزیل بمبئی شاگرد مولانا واصل سلمہما اللہ تعالی
در بحر خفیف مسدس مخبون مقصور مقطوع مسبغ

١ ارکانہ فاعلاتن سالم ومفاعلن مخبون وفعلان بسکون العین مقطوع مسبغ وفعلان بکسر العین
مخبون مقصور وفعلن بسکون العین ابتر فقد وضح تقطیعہ ١٢ الحافظ محمد امیر بھوپالی تلمیذ الناظم

إنّ أُستاذنا سِكندر شاہ / الذي فاق أكثر الفضلاء
[اسم إنّ ١٢]
أفحم الخصم بالبراهين / نور الحقّ في الدجى كذكاء
[خبر إنّ ١٢]
ثمّ أملاه في وريقات / من رآها زهى من الكملاء
حاصل قال حين صنّفها / نافعا تمّ تحفة العلماء

١٣٠٧ ہجری

١ — اسم من اسماء الشمس ١٢

٢ — بحذف الفضلة اے قبل برّ ہا ١٢

٣ — يجوز تقديم الحال على صاحبها بل وعلى ناصبها ايضاً إن كان فعلاً متصرفاً كما ههنا فيصح قولنا راكباً جاء زيدٌ وقولنا مخلصاً زيدٌ دعا هكذا في كثير من الكتب النحوية كالتسهيل والتصريح والمنهل والخضري والاشموني والصبّان والفية ابن مالك وشرحها لابن عقيل والمغني والرضي وغيرها غفر الله تعالى من صنفها ١٢ المولوی محمد حسن تلميذ الناظم الرامفوری مدظلهما

قطعہ تاریخ طبع رسالہ تحفۃ العلماء چکیدہ کلک جواہر سلک عالم فہّام فاضل علّام شاعر شیرین کلام مولانا مولوی حافظ منشی سیّد محمد عبد الرزاق صاحب متخلص بکلامی ناظم فتوح الشام مصنف صمصام اسلام وطن رائے بریلی ٹونک مسکن ومقام سلمہ اللہ المنعام خلف حضرت مولانا سید محمد سعید صاحب وشاگرد حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب متخلص بنازش خیرآبادی غفرلہما اللہ فی دار الایادی

بحر ہزج مثمن سالم

مبارکباد این تحفه که بهر طالبان حق
صفای قلب و قوت روح و نور سینه ہا آمد

ز مولانا سکندر آنکه ذاتش از رہ حکمت
مریضان عقائد را دوائی هم شفا آمد

چنان برخاست از اہل حجاز آواز تحسینها
که تا هندوستان نوشان صدای مرحبا آمد

دل اہل عرب مسرور گشت از نغمهٔ هندی
برای هندیان هنگام شکر کبریا آمد

پی تاریخ طبع آن کلامی فکر چون کردم
ہمی از عالم غیب این ندای جانفزا آمد

سر جنگ و حسد را دور کرده مصرعی برخوان
تعالی الله زهی تحفه که جان جانها آمد

۱۳ ھ

قطعه در مدح مولانا واصل تصنیف مولانا مولوی سید محمد نصیر الاسلام صاحب متخلص به نصیر متوطن ضلع سلہٹ شاگرد و مرید مولانا واصل صلح الله حالهما

العاجل والآجل

بحر رمل مثمن مقصور و محذوف

مرشد ما شد سکندر آن که یکسر عالمان
مدح خوان فضل او گشتند از فضل خدا

پس چگونه مدح او آید ز کلکم اے نصیر
چون شده مداح او تا عرب جمیع اولیا

ایضاً مولانا نصیر سلمه الله القدیر

بحر ایضاً

عارف و کامل لکھین جب وسکو ابرار حرم
کیون نه نکلے جلکے حاسد سے صدای دردناک

اوس سے کہدو کون سنتا ہی تعیق زاغ یان
مدح خوان ہین بلبلان گلشن بطحای پاک

فضل فاضل واصل نے تحصیل علم مین بڑی محنت کی وقت نہونے رد عن سکے اکثر اوقات

بطالبی

چاندنی مین کتاب دیکھتے ہے اسیوجہ سے بصارت مین ضعف آگیاہی اسقدرکہ پچاس قدم
پرجوآدمی ہوتاہی وہ انکو نہین دریافت ہوتاکہ یہ فلان شخص ہی بس اسیقدر معلوم کرلیتے
ہین کہ کوئی آدمی ہی دوربینی بالکل نہین ہی لیکن خدا کے فضل سے نزدیک بینی بدستور سابق
ہی کہ باوجودیکہ عمراونکی پچاسی برس کے قریب پہونچی ہی تاہم بعنایت الٰہی شب کو چاندنی مین
کتاب کا حاشیہ باریک لکھا ہوا بغیر عینک کے پڑہ لیتے ہین وہ حاشیہ جسکے حروف نوخیز اور
مستعد طالبعلمون کو نظر نہین آتے اونکے شاگردون کا اور اون کا چند بار مقابلہ بھی ہوا
شاگردونکو ایک حرف بھی صاف نظر نہ آیا اور فاضل موصوف نے چند سطرین اوسکی پڑہ
دین جب شمع کی روشنی مین دیکھا تو وہی الفاظ تھے جو واصل نے پڑھے تھے ظاہرا اس کا
سبب یہ معلوم ہوتاہی کہ واصل کو چونکہ ابتدای طالبعلمی سے چاندنی مین کتاب کا مطالعہ کرنیکی
عادت ہی اسوجہ سے چاندنی مین اونکو حروف نظر آجاتے ہین اور دوسرے طلبہ کو چونکہ
اسکی مشق نہین ہی لہذا اونکو حروف صاف نظر نہین آتے والعلم عند اللہ تعالی —
اہل کاکوری تحصیل علم مین واصل کی محنت دیکھکر کہا کرتے تھے کہ اگلے زمانہ کے طالبعلمون کی
محنت کا حال کانون سے سنا تھا سو وہ حال اس زمانہ مین بچشم خود دیکھا گیا ۱۱ برس کی
عمر سے تحصیل علم کا شوق جو توفیق یزدانی سے عطا ہوا تھا سو وہی شوق ابتک چلا آتا ہی
زمانہ طالبعلمی مین بسا اوقات طعام کہانا یاد نرہتا تھا سو وہی حال بفضل ایزد متعال ابتک
باقی ہی کہ وقت مذاکرۂ علم و تحقیق مسئلہ کہانا کہانا فراموش ہوجاتا ہی اور شعرگوئی مین واصل نے
محنت نہین کی ایکبار اونکا دل کسی معشوق مجازی کے دام زلف مین ایسا گرفتار ہوگیا تھا کہ
جان جانے پر نوبت آگئی تھی پھر ہدایت غیبی نے واصل کی دستگیری کی کہ خود اوسی معشوق مجازکو
واصل کا مرشد کامل بنادیا پس اوس مرشد کامل نے واصل کو معشوق حقیقی کیطرف متوجہ کردیا اور فرمایا

کہ مولویصاحب راہِ راست یہی ہی اسی پر چلے جاؤ اور مجاز کے پل سے جلد گذر جاؤ کہ یہان ٹہرنا خوب نہین اللہ جلشانہ کے سوا کوئی محبوب نہین معشوق ہی تو وہی ہی اور محبوب ہی تو وہی ہی دوسرا نہ کوئی معشوق ہی نہ محبوب ہی قَدْ تَمَّ کَلَامُ الْمُرْشِدِ الْمَوْصُوْفِ **راقم الحروف** کہتا ہی کہ واصل کا وہ مرشد کامل اگرچہ نوعمر تھا لیکن بات وہ کہگیا کہ پیران کہن سال مین سے کمتر کو یہ بات سوجھتی ہی اور چونکہ یہ بات نہایت راست اور درست تھی واصل کے دل مین پورے طور سے اثر کر گئی معشوقِ حقیقی کے طرف رخ کر دیا **الغرض** یہ اشعار جو **صحیفہ عشق** مین مندرج ہین اور انکے سوا اور بہت سے تلف ہو گئے یہ سب اوسی زمانہ کے کہے ہوے ہین صحیفہ عشق مین سب چارسو چہہتّہ (۴۶۶) اشعار ہین اس تفصیل سے کہ ۲۰۹ زبان اُردو کے اشعار ہین اور ۲۵۰ فارسی کے اور سات عربی کے بھی داخل ہو گئے ہین اگر کاتب سے چہوٹ نجاوینگے تو غالبًا شمارِ اشعار اسیقدر ہو گا جو خاکسار نے عرض کیا بیان مذکورہ سے ناظران عالی فہم معلوم کر لینگے کہ ایسا شخص شاعری کے مناسبات کیطرف التفات نہین کرتا بلکہ جو مضامین سوز و درد کے اوس کے دل مین جمع ہوتے ہین اونکو بلا تصنع اور بغیر رعایت مناسبات کے نظم کر کے زبان پر لاتا ہی اور چونکہ اوسکا دل دوسری طرف مشغول ہی لہذا صحت اور غلط کا بہی خیال نہین کرتا اسیوجہ سے واصل نے اپنے اُستاد کی اصلاح کو اکثر مقامات مین نہین رکہا اور عرض کیا کہ حضرت آپ کی اصلاح بہت عمدہ ہی لیکن چونکہ میرے مذاق کا مضمون جاتا رہتا ہی لہذا امیدوار ہون کہ مجکو اجازت ملے کہ وہی مضمون رہنے دون چنانچہ واصل کا یہ شعر ہ

بیا جانان بعشق خود ببین حالی کہ من دارم	زخون دل چہا فوارہای جوشن دارم

واصل کے فارسی اور شاعری کے اُستاد حضرت مولانا مولوی محمد محی الدینخانصاحب متخلص بذوق کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کہ بہت بڑے کامل شاعر تھے اونہون نے اس شعر مین یہ اصلاح

ـــ اور اشعار مرقومہ ذیل اور دیگر متفرقات کو بھی شمار کرو تو پانسو سے کچھ زیادہ ہوتے ہین ۱۲

فرمائی ؎ ملاف ای ابر پیش دیدۂ گریان کہ من دارم ؎ استاد موصوف نے مصرع
اول تو یہ لکھدیا اور واصل کا مصرع ثانی بحال رکھا ہان ایک یا دو لفظ اوسمین بھی تبدیل فرمائی
کہ وہ الفاظ اسوقت یاد نہین واصل نے عرض کیا کہ حضور کی اصلاح کا کیا کہنا ہی کلام الملوک
ملک الکلام حضرت کی قدمبوسی کی برکت سے منجملہ دوسرے قواعد شاعری کے یہ قاعدہ بھی
مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ مصرع ثانی کے الفاظ کے مناسب مصرع اول مین بھی الفاظ لانے
چاہیین تا دونون مصرعون مین ربط ہو حضور کی اصلاح مین یہ بات عمدہ طریق سے پائی
جاتی ہی کہ مصرع ثانی مین چونکہ لفظ فوارہ آیا ہی لہذا اوسکے مناسب مصرع اول مین لفظ
ابر خوب زیب دیتا ہی مقتضای شاعری یہی ہی جو حضور نے اصلاح دی ہی لیکن کمترین کی مراد
اسصورت مین فوت ہوتی ہی استاد موصوف نے فرمایا کہ تمھاری مراد کیا ہی واصل نے عرض
کیا کہ ایک معشوق کے عشق مین میرا دل بیقرار رہتا ہی اکثر اوقات اوس کے شوق مین رویا
کرتا ہون سو اوس معشوق کیطرف اس شعر مین خطاب کرتا ہون اور اپنا حال مذکور اوسپر
ظاہر کرتا ہون اور حضور کی اصلاح مین ابر مخاطب ہوتا ہی ابر کیطرف خطاب ہی ابر کو تہدید
و تحذیر ہی میرا مقصود بالکل فوت ہو گیا پھر جب میرے مذاق کے مخالف مضمون پیدا ہوا
تو گو بہتر اور عمدہ سہی لیکن مجکو اوس سے حظ کیونکر حاصل ہو گا حضور نے ملاحظہ فرمایا ہو گا
کہ حضرت امام حجۃ الاسلام رحمہ اللہ المنعام نے احیاء العلوم کے باب السماع مین تحریر فرمایا ہی
کہ کلام اگرچہ فی الواقع عمدہ اور لطیف ہو لیکن جب عاشق کے مذاق کے موافق نہین ہوتا تو عاشق
کو اوس سے حظ ہی حاصل نہین ہوتا استاد موصوف نے فرمایا کہ مین جانتا تھا کہ تم صرف شاعری
کرتے ہو یہ تمہارا صرف قال ہی قال ہی اب معلوم ہوا کہ یہ تمہارا حال بھی ہی آورد نہین ہی آمد ہی
پھر تمکو اصلاح کی کچہ ضرورت نہین ہی واصل نے عرض کیا کہ حضور مضمون ہر شعر میرا حال نہین

کہین ہی اور کہین نہین ہی کسی جگہ حال ہی اور کسی جگہ صرف قال ہی قال ہی ۵

گہے بر طارم اعلے نشینم	گہی بر پشتِ پای خود نہ بینم
اگر درویش بر حالے بماندے	سرِ دست از دو عالم بر فشاندی

اُستاد ممدوح نے فرمایا کہ اسمین شک نہین کہ تمہارے ہر شعر سے عشق ٹپکتا ہی اوس سے سامع کے دل پر اثر پہونچتا ہی یہ دلیل ہی اس امر پر کہ تمہارے دل مین سوزش ضرور ہی ——
قصّہ مختصر مولانا واصل مطابق ہدایتِ مرشدِ کامل راہ راست پر آگئے اور اوسپر قدم مضبوط جما کر چلنے لگے یعنے عشق حقیقی کی راہ آگئے لی چنانچہ اون کے اشعار سے یہ مضمون ظاہر ہی اور ہر چند کہ اس درمیان مین مجاز کے بہی بہت سے پُل واصل کی راہ مین پڑتے گئے لیکن واصل نے اون پر زیادہ قیام نہین کیا بقول نظیر اکبر آبادی غفرلہ اللہ ذنوبُہ الاٰیاتِ مصرع
ٹک دیکھلیا دل شاد کیا خوشوقت ہوے اور چل نکلے ✣ جلد روانہ ہوتے گئے منزل مقصود کی راہ نہین بہولے فالحمد للہ علی ذلک ——

فصل فاضل واصل نے ابتدائی کتابین بہی حضرت مولانا مولوی سید احمد یار صاحب خالصپوری نوّر اللہ مرقدہٗ کیخدمت مین کافیہ تک نہایت تحقیق سے پڑہین اور اونکو خوب یاد کیا اور نماز پڑہنے کا شوق واصل کو فیض صحبت حضرت سند العارفین مولانا مولوی حافظ صوفی شاہ محمد عبد الغفار صاحب شہید نقشبندی مجددی خالصپوری فرزند و خلیفہ سید العارفین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب خالصپوری خلیفہ امام الواصلین حضرت مولانا شاہ ابو سعید صاحب

رای بریلوی خلیفہ قطب ربانی غوث صمدانی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم سے پیدا ہوا کہ بارہ ۱۲ برس کی عمر سے آجتک واصل کی نماز بتوفیق

خالق بے نیاز کبھی قضا نہین ہوی نہ تندرستی مین نہ بیماری مین نہ سفر مین نہ حضر مین بیماری مین
بعض اوقات دس۱۰ روز سے زیادہ تک کھانا کھانے کا اتفاق نہین ہوا اور غفلت بھی طاری ہی
لیکن موفق برحق نے نماز کے وقت ہوشیار کردیا واصل کی نماز کبھی جانے نہین پائی واصل
یہ شعر تصنیف خود پڑہ کر نماز شروع کرتے ؎

ازین ہستی کہ من دارم تو مقصود من ہر دم	کہ باشم زندہ در شوقت بمیرم در ہوای تو

تیمم سے لیٹے ہوے نماز ادا فرماتے یہ آغاز شباب کا حال ہی اور اس بار کے سوا چند بار بہت
سخت امراض لاحق ہوے لیکن بتوفیق خدا واصل کی نماز قضا نہین ہونے پائی سچ ہی
فقرہ آنرا کہ زنجیر سعادت می بردچہ کند کہ نرود اللہ سبحانہ اسی زنجیر مین واصل کو ہمیشہ
گرفتار رکھے راقم الحروف کہتا ہی کہ جو شخص اللہ تعالی کی محبت کا دم بھرے اور اوس کے
ارشاد کی تعمیل نکرے وہ کاذب ہی صادق نہین مصراع اِنَّ المحبَّ لمن یُحِبُّ
مُطِیعٌ فصل بیس۲۰ برس کی قریب کا ذکر ہی جب پہلے بار مولانا واصل یہان بمبئی مین
تشریف لائے تھے اوس زمانہ مین جوان تھے وَالشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِّنَ
الْجُنُوْنِ ایک شخص انگریزی خوان عربی پڑھنے کیواسطے مولانا واصل کیخدمت مین
آیا کرتا تھا اور ہر روز میرزا حیرت صاحب ایرانی کا تذکرہ کرتا تھا کہ علم عربی اونکو بہت ہی علوم
معقولیہ مین نہایت کمال رکھتے ہین مدارس سرکاری کے طلبہ کا امتحان لیا کرتے ہین چھ سو
روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہین لیکن وجود صانع تعالی شانہ کے منکر ہین اور دعوی اونکو یہ ہی کہ
کوئی عالم مجکو معقول نہین کرسکتا فاضل واصل نے اوسی زمانے مین اُن کے مکان پر پہونچکر
مناظرہ کیا اور دلائلِ قاطعہ عقلیہ سے اونکو معقول کیا یہانتک کہ وجود صانع تعالی شانہ کا اون
سے اقرار کرایا دلائلِ عقلیہ کے پیش کرنے کی وجہ یہ تھی کہ دلائل نقلیہ کو وہ تسلیم کرتے تھے واصل

فرماتے ہین کہ وہ آدمی صاحب علم اور خوش خلق ہین نہین معلوم یہ انکار میرزا صاحب کے دل
مین کیونکر سما گیا تہا میرے سامنے تو زبان سے اقرار کر دیا تہا پہر دل کا حال خدا کو معلوم اور
اوسی زمانے مین ایکبار مولانا مولوی سیّد امام الدین صاحب مصنف تاریخ الاولیا وغیرہ
خلف اکبر حضرت مولانا مولوی سیّد اشرفعلی صاحب گلشن آبادی مصنف کتب کثیرہ ورسائل
غزیرہ دام فیضہما مولانا واصل کو کسی فاضل نووارد کے ساتھ مناظرہ کرنے کیواسطے لے گئے
تھے لیکن واصل فرماتے ہین کہ زمانہ بہت گذرا بیس۲ برس کے قریب کا یہ ذکر ہی یاد نہین ہی کہ
کس مسئلہ مین مناظرہ ہوا تہا اور کیا کیا باتین درمیان مین آئی تہین ہان اسیقدر یاد ہی کہ اوس
فاضل نے اس فقیر کی بات کو قبول کر لیا تھا اور کہا تہا کہ مین نہ جانتا تہا کہ بمبئی مین بہی ایسے
محقق عالم موجود ہین مولانا سیّد امام الدین صاحب موصوف کو اس مناظرہ کی کیفیت
اچھی طرح سے یاد ہی جب گلشن آباد یعنے ناسک سے بمبئی مین کسی کام کیواسطے تشریف لاتے
ہین تو اس فقیر سے فرماتے ہین کہ مولوی صاحب وہ مناظرہ آپنے خوب کیا تہا اس قسم کے مناظرات تو واصل سے
جا بجا بہت سے ہوے اور ایکبار قصبۂ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور مین ۱۲۹۸ھ سنہ ہجری
مجمع عام مین مناظرہ ہوا تہا پانچ علمای غیر مقلدین ایک طرف اور بمضمون مصراع خلقے
بمنت یکطرف آن شوخ تنہا یکطرف ٭ مولانا واصل تنہا ایکطرف تھے اس مناظرے کی
کیفیت اگر مفصل لکہی جاوے تو ایک رسالہ علیحدہ طیار کرنے کی ضرورت ہو خلاصہ یہ ہی کہ
ایک شخص جو اون کی صحبت مین غیر مقلد ہو گیا تہا اوس نے بآواز بلند کہا کہ تم باوجودی کہ
پانچ شخص ہو ایک عالم مقلد کے سوالات کا جواب نہین دیسکتے ہو اور وہ عالم تمہارے
سوالات کا جواب علی الفور دیدیتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ لامذہب ہونا مذموم ہی اب مین
لامذہبی اور تمہارے عقائد باطلہ سے توبہ کرتا ہون اور فاضل واصل سے کہا کہ مجکو آپ اپنے

پیر کے ہاتھہ پر توبہ کرا دیجے یہ مناظرہ قصبۂ ہسوہ مین مشہور و معروف ہی مولانا واصل کہتے
ہین کہ مناظرۂ تقریری مین جلد واضح ہوجاتا ہی کہ فلان حق پر ہی اور فلان باطل پر اور
مناظرۂ تحریری چونکہ بمرور ایام ہوتا ہی استمداد عن الاغیار ممکن ہی اسوجہ سے فیصلہ بہت دیر
مین ہوتا ہی بلکہ کہنا چاہیے کہ ہوتا ہی نہین ہی عالم نے اگر مضامین علمیہ لکھے تو جاہل اوس
کے مقابلہ مین دو چار گالیان ہی لکھدیتا ہی اور اوسکو جواب سمجھتا ہی اور کبھی زید و عمرو
سے مدد لیکر کچھ صورت علم کی بھی دکھا دیتا ہی ہر چند کہ اسصورت مین بھی اہل عقل معلوم
کر لیتے ہین کہ فلان حق پر ہی اور فلان باطل پر لیکن علے رؤس الاشہاد اہل باطل کا مغلوب
ہونا واضح نہین ہوتا اور بالمشافہہ مناظرہ مین سبکو معلوم ہوجاتا ہی

فصل فاضل واصل کی طبیعت آزاد ہی جبہ و دستار کے پابند نہین پوشاک اور وضع
مختلف رہا کرتی ہی کبھی تو پارچہای متعدد زیب تن فرماتے ہین اور کبھی ایک لنگ اور
پیرہن اور کلاہ پہنکر بازارون مین گشت کرتے ہین کبھی لباس عالمانہ اور کبھی فقیرانہ اور
کبھی سپاہیانہ ہوا کرتا ہی کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ کا ظہور آخر ہونا چاہیے
یعنے مولانا واصل کا اصلی لباس سپاہیانہ ہی آبای کرام اُن کے اکثر سپاہی پیشہ
گذرے ہین اور سلطنت اور ریاست بہی کی ہی اور بڑے نامی و کامی ہوے ہین صورت
عمدہ اور سیرت پاکیزہ دونون واہب العطیات عظم برہانہ نے اونکو عطا کین اور داڑہی
گرداگرد خوشنما تو اُنکے خاندان کے گویا حصہ مین آگئی ہی صورت وہ اللہ سبحانہ نے عطا
کی کہ اگر ہزار آدمیون کے مجمع مین ہون تو سردار معلوم ہون اور سیرت کے اعتبار سے
شجاعت و سخاوت تو انکے خاندان کی ریاستِ لکھنؤ مین مشہور و معروف ہی ہی دوسرے
اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ علو فضل عرفان و معرفت زہد و تقوے طاعت

وعبادت مُروّت وفتوّت وغیرہا کے ساتھہ بھی انکے بزرگ موصوف تھے مولانا واصل
کے بعض بزرگو نکا مختصر حال نافع السالکین مین لکھہ چکا ہون جسکو شوق ہوا وس مین
دیکھے ۔ اور مولانا واصل کی وجاہت کا ذکر خود انکے مرشد حضرت مولانا شاہ
سید محمد عبد السلام صاحب ہسوی قدس سرہ العزیز نے دوسرے فضائل کے ضمن مین
فرمایا ہی اور سیرت کا حال مولانا واصل کے تصنیفات اور ملفوظات سے سخن شناس
معلوم کرسکتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ فیاض علے الاطلاق نے سیرت بھی عمدہ واصل کو مرحمت
فرمائی ہی اہل علم کی تعظیم اور توقیر تو اللہ سبحانہ نے اون کی جبلّت کردی ہی دوسرے
اہل اسلام کے ساتھہ بھی کمال محبت سے پیش آتے ہین خرد اور بزرگ کو پہلے سلام کرنا اور
نہایت خندہ پیشانی سے اونکا احوال پوچھنا واصل کی عادت ہی اور اگر کوئی واصل کا حال
دریافت کرے تو اوسکو بھی کمال بشاشت سے اپنا حال تفصیلوار بتا دیتے ہین اور جب
کسی عالم یا درویش یا شاعر یا منشی یا دوسرے کسی مسلم کا ذکر اونکے روبرو ہوتا ہی تو اوس
شخص مین جو فضائل ہین وہ بیان کرتے ہین اور اوسکے عیوب کا ذکر نہین کرتے اور اگر کسی
دوسرے نے اوسکا عیب بیان کیا تو اوسکو نہایت ناپسند رکھتے ہین اور ایسا تو چند بار
اتفاق ہوا کہ بعض اشخاص نے اپنے مخالف کا کلام نظم یا نثر واصل کو دکھایا اور چاہا کہ اس
کلام کے عیوب پر اطلاع دین واصل نے ہرگز اطلاع ندی بلکہ اوسنے جو عیب اوس کلام کا
بیان کیا تھا اوسکا جواب بھی قاعدہ کے روسے یا سند پیش کرکے معقول طور پر دیدیا اور اسکو
منع کیا کہ زینہار کسی کا عیب یا کسی کے کلام کا عیب بیان نکرنا جو شخص کہ عیب جوئی اور
عیب گوئی بندگان خدا کی عیب پوش کی کرتا رہتا ہی وہ مردود درگاہ باری تعالی ہی اور یہ
اشعار تصنیف خود اوسکو سنا دیئے واصل

عیب جوئی مساز شیوهٔ خویش	عیبِ خود بین و در حیا می باش
ذکرِ هر کس که پیشِ تو آید	بهنر باش لب کشا می باش
با هنر جز هنر نمیگوید	با هنر اے عزیز نامی باش
عیب گوید هر آنکه پُر عیب ست	تارکِ ذکرِ عیبها می باش
جرح بر قولِ کس مکن ز حسد	جانِ من دور زین جفا می باش

راقم الحروف کہتا ہی کہ جس شخص کا عیب جوئی اور عیب گوئی شب و روز وظیفہ رہتا ہی وہ ضرور اس شعر پر اعتراض کریگا کہ ذکرِ ہر کس الی آخرہ مین تو کفار اور فسّاق معلن بہی داخل ہوگئے حال آنکہ اون کے عیب کا بیان کرنا جائز ہی اور وہ کنندہ ناتر اشس یہ نسمجہیگا کہ جن لوگونکے عیوب بیان کرنے کی شریعت مین اجازت ہی وہ لوگ بقاعدۂ اصول مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْہُ الْبَعْضُ مضمون شعر مذکور سے بقرینۂ عقل خارج ہین یہ شعر اون لوگون کی تنبیہ کیواسطے ہی جو نفسانیت سے بندگان خدای ستّار کی عیب جوئی کیا کرتے ہین لیکن اوس نے شعور کو اتنی عقل کہان جو قرینہ سے استقدر سمجہہ سکے ہدٰاہُ اللہُ تعالٰی اِلَی الْاِنْصَافِ وَوَقَاہُ الظُّلْمَ وَالْاِعْتِسَافَ الغرض واصل لوگونکا عیب بیان کرنے سے حتی الامکان بہت کچہ احتراز کرتے ہین اور اگر کبہی بشریت سے کسی کا عیب زبان پر آگیا تو اوس کے فضائل بیان کرکے تلافی کر لیتے ہین اور اگر کسی کے کلام کا عیب زبان پر آگیا تو اوس کلام کی صحت اور جواز کے ثابت کرنے مین کوشش فرماتے ہین قاعدے سے یا لغت سے یا کلام اساتذہ سے یا تاویل سے اوسکی صحت کے قائل [illegible] اتے ہین ہان خود مصنف اگر اپنا کلام پیش کرتا ہی اور اصلاح طلب کرتا ہی تو البتہ اوسمین جو عیب معلوم ہوتا ہی درست کر دیتے ہین اور یہ بات مسائل شرعیہ مین زیادہ وقوع مین آئی کہ بعض احباب نے اپنی فتاوی

اور رسائل مسائل شرعیہ واسطے درستی کے جو پیش کیئے اونکے حسن و قبح پر مصنف کو اطلاع دیدی اور کلام منظوم مین بہت کم ایسا اتفاق ہوا اور دعوی تو اونکو کسی علم کا نہین ہی راقم الحروف نے اکثر واصل کے تلامذہ سے سُنا کہ ہمارے اُستاد فرمایا کرتے ہین کہ یہ فقیر جاہلون کے درمیان عالم ہی اور عالمون کے سامنے جاہل بلکہ اجہل ہی علمای کرام کے نزد طفل دبستان سے بھی کمتر ہی بلکہ جو لوگ کہ شب و روز واصل کی رفاقت اور صحبت مین رہتے ہین اون سے معلوم ہوا کہ ہمارے ساتھہ اس قسم کا سلوک کرتے ہین جیسا کہ پدر شفیق پسر کے ساتھہ کرتا ہی اور اپنے جان کو سب سے کمتر سمجھتے ہین انتہی ما نقلوہُ عنہُ راقم الحروف کہتا ہی کہ بمضمون قول مشہور کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ شربت مضمون مذکور خود اون کے ظرفِ دل سے ٹپک رہا ہی واصل

مثل میرے ایک بھی ننگِ ہمہ عالم نہین		بدترین خلق ہون مین حال اپنا کیا لکھون

واقعی مضمون اس شعر کا مرد ہوشیار کا کلیجا پھاڑتا ہی سبحان اللہ کیا رقت کا مضمون ہی ظاہرا اسی مضمون کا ثمرہ ہی جو کہ معظمہ و مدینہ منورہ و بغداد حفظ اللہ اہلہا من الفتن والفساد کے علمای عظام و فضلای کرام نے رسائل مختصرہ مصنفہ مولانا واصل پر بڑے بڑے الفاظ فاخرہ تحریر فرمائے ہین کسی نے عارف کامل لکھا ہی اور کسی نے واصل کو نجم السنۃ کا خطاب دیا ہی حقیقت مین اللہ تعالی کو عاجزی بہت پسند ہی ہان بے شعور مذکور اس شعر پر بھی اعتراض مسطور کریگا واضح ہو کہ اسکا جواب بھی وہی ہی جو اوپر مرقوم ہوا کیونکہ اس شعر مین تصریح اور تعیین کسی کی نہین ہی معترض کی خدمت مین عرض ہی کہ ای عزیز تو نے صوفیہ کرام رحمہم اللہ المنعام کا کلام نہین دیکھا کہ وہ بالتصریح والتعیین مضمون مذکور فرما گئے ہین اور یہ لکھہ گئے ہین کہ جس کی یہ سمجھہ نہو وہ صوفی نہین ہی پہر اس مضمون تصریحی سے

استفتا بھی ہوا ہی اوسکا جواب شافی اور کافی حضرت شمس الدین حبیب آلہی مولانا مولوی محدث شاہ میرزا محمد مظہر جان جانان شہید نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے بعض مکتوبات مین تحریر فرمایا ہی اگر تجکو شوق ہی تو مقامات مظہری و معمولات مظہری و کلمات طیبات مین ملاحظہ کر مولانا حافظ شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست	سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

ہان جوانی کی شراب دوآتشہ کا نشہ جسوقت ہوگا اوسوقت اگر خیال طالبعلمی و اصل کو ہو تو عجب نہین ہی مولانا سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین در ایام جوانی چنانکہ دانی الیٰ آخرہ اوسی زمانہ کا حال سنا ہی کہ کسی عالم نے فیضی کی تفسیر غیر منقوط کا تذکرہ واصل کے روبرو کیا تھا واصل نے جواب دیا تھا کہ اللہ جل شانہٗ اگر مدد کرے سامان مہیا کردے تو کوئی بڑی بات نہین ہی اوس عالم نے کہا تھا کہ کہنا آسان ہی کرنا مشکل ہی اور درمیان دونون کے گفتگو کو طول ہوا تھا یہانتک کہ واصل نے اونکے روبرو ایک رکوع کی تفسیر مختصر غیر منقوط زبان عربی مین کرد کھائی تھی عالم موصوف نے واصل کو شاباش بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ واقعی تم اگر دل جوڑ کر اطمینان سے لکھوگے تو لکھ لوگے۔ اور ایک قصیدۂ غیر منقوطہ زبان عربی مین جو رسالہ معیار البلاغہ مندرج ہی شرح ہونے کے بعد ناظرین کے ملاحظہ مین گذریگا انشاءاللہ تعالیٰ معیار البلاغہ مین واصل کے اشعار عربیہ ہین الغرض وہ نشہ جوانی کا تو اب اوتر ہی گیا ہی کسیقدر خمار ہو تو ہو چند روز مین وہ بھی اوترا جاتا ہی مخفی نرہے کہ فاضل واصل کا حال بکمال اول سے آخر تک جو کچھ اس خاکسار نے لکھا ہی اوسوقت لائق مدح کے ہی کہ جب دنیا سے ایمان اور [illegible] کے ساتھ گذر ہو ورنہ سب ہیچ ہی اور اسی مضمون کو خود مولانا واصل بھی فرما[illegible]

واصل بخیال من تو جاہل زنادانی	چون در غم او میری دانم [illegible]

اللہ سبحانہ اس راقم الحروف اور واصل موصوف اور جملہ برادران اہل اسلام کا خاتمہ بخیر کرے
اور اپنی رضامندی کی لذت چکھاوے آمین یا ارحم الراحمین — اب مناسب معلوم ہوتا ہی
کہ مولانا واصل کے ملفوظات کو جو بواسطہ یا بلاواسطہ اس خاکسار کو پہونچے ہین لکھکر رسالہ ہذا
کو ختم کرے وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق —

حکایت کوئی طالب علم کسی عالم کیخدمت مین گیا اور عرض کیا کہ حضرت اشخاص مفصلہ
ذیل کی تعریف اور علامت سے آسان اور مختصر طور پر مجکو مطلع فرمائیے کہ اوس علامت سے
مین اونکو پہچان لیا کرون ۱ خدا کے دوست کی علامت کیا ہی ۲ خدا کے دشمن
کی نشانی کیا ہی ۳ عالم ربانی کی صفت کیا ہی ۴ صوفی کسکو کہتے ہین ۵ ملامتی
کس سے عبارت ہی ۶ درویش کس سے مراد ہی ۷ دنیادار کس کو کہتے ہین ۸ عاقل
کون شخص ہی ۹ احمق کی نشانی کیا ہی ۱۰ متوکل کون شخص ہوتا ہی فقط

اوس عالم نے جواب دیا کہ ۱ جو شخص نماز پنجگانہ مع تعدیلِ ارکان و رعایتِ سُنَن
ہمیشہ مسجد مین پڑھتا ہو اور بندگان خدای رحیم کی غیبت اور برائی اور ایذا رسانی اور تکلیف
دہی سے باز رہتا ہو وہ خدا کا دوست ہوتا ہی ۲ اور جو شخص کہ اسکے برعکس ہی یعنے تارک
الصلوٰۃ اور بندگانِ خدا کا عیب گو اور عیب جو اور ایذا پہونچانے والا تکلیف دینے والا
موذی ظالم خدا کا دشمن ہی حضرت خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ۵

... دریی آزار و ہر چہ خواہی کن	کہ در طریقتِ ما غیر ازین گناہی نیست

فاسق اور ظالم خدا کے دشمنون مین داخل ہوا تو کافر بوجہ اَولیٰ داخل ہوگا ۳ اور جس
... خواہ اوسکا سر لین کیطرح وہ حکم شرعی معتمد علیہ مفتی بہ کے مخالف نہ فتوی دے
... لاوے وہ عالم باعمل اور فاضلِ ربانی ہی ۴ اور جس شخص سے بلا وجہ شرعی

کسیکو تکلیف اور ایذا اور ضرر نہ پہوپنچے وہ صوفی ہی ۵ اور جو عابد کہ اپنی عبادت نافلہ کی چھپانے مین نہایت مبالغہ کرتا رہے لوگونکے روبرو ہرگز ادا نکرے اور صورت اور لباس اسطرح بناوے کہ دیکھنے والے اوسکو عابد اور زاہد اور عارف نسمجھین اوسکو ملامتی کہتے ہین کسی شاعر نے ملامتی کے مدح مین کہا ہی ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش	این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

لفظ وش بفتح واو و سکون شین معجمہ بمعنی مثل و نظیر و مانند۔ لیکن یاد رہے کہ ملامتی کی روش اوسیوقت محمود ہی کہ عبادت مفروضہ اور واجبہ اور سنن موکدہ کو نہ چھپاوے جمعہ اور جماعت کو ترک نکرے منہیات شرعیہ کا مرتکب نہو بلکہ بہانے کے طور پر بھی ایسا کام نکرے جس سے لوگ اوسکی غیبت کرنے پر مستعد ہوجاوین مثلاً بوتل مین پانی بھر کر لوگونکے روبرو پیئے تاکہ لوگ شراب خوار سمجھکر اوس سے بدعقیدہ ہوجاوین عابد اور متقی نہ سمجھین یہ امور جائز نہین ہین اگر ایسا کریگا تو اوسکی روش مذموم ہوجاویگی کیونکہ اسصورت مین لوگونکو غیبت اور گمراہی اور بدگمانی اور گناہ پر آمادہ کریگا جیسے گناہ کرنا مذموم ہی ویسے ہی گناہ پر آمادہ کرنا بھی مذموم ہی بلکہ اول سے بدتر ہی یا ملامتی اپنی داڑہی سب تراشے یا ایکمشت سے کم کرے یا موچھہ کے بال مقدار ابرو سے زیادہ رکھے یا لباس غیر مشروع پہنے مثلاً ریشمی یا زرین پہنے یا ازار ٹخنے کے نیچے کردے ان سب صورتونمین ملامتی کی روش شرعاً قابل ملامت اور ناجائز ہوگی ملامتی کی روش محمود اوسیوقت ہی کہ فقط عبادات نافلہ کو مخفی ادا کرتا رہے اور صورت و لباس اسطریق پر ہو کہ جو شخص دیکھے معلوم کرے کہ یہ شخص سپاہی ہی یا سوداگر ہی یا کاشتکار ہی وغیرہ وغیرہ یعنے صورت اور لباس شروع رکھکر اگر اپنی جان کو عابد اور زاہد اور متقی اور عارف مشہور ہونے سے بچاوے تو جائز او تلاز[illegible] مح ہی ورنہ نہین ۶ اور جو شخص کہ حق سبحانہ کی یاد مین رہے وہ درویش ہی اد

یاد کیا یہ ہی کہ اوامر الٰہی جل شانہٗ کی تعمیل کرتا رہے اور منہیات شرعیہ سے پرہیز رکھے اور طمع مذموم غیر مشروع سے دور رہے پھر خواہ لاکھون روپیہ کا مال و اسباب اوس کے پاس ہو زمین ہو جائداد ہو تجارت ہو زراعت ہو نوکری ہو حرفت ہو ریاست ہو سلطنت ہو تو بھی وہ دُرویش ہی کتاب بہجت الاسرار مین حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا حالِ سعادت اشتمال مذکور ہی اور رشحات مین حضرت قطب وقت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا حالِ مطول مسطور ہی اور علی ہذا القیاس اخبار الاخیار اور فوائد الفواد اور نفحات اور طبقات کبری اور حاشیۂ علامہ عروسی بر شرح رسالۂ قشیریہ اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت وغیرہا مین بہت سے اولیای کرام رحمہم اللہ المنعام کا مالدار ہونا مرقوم ہی چونکہ یہ ابرار صفات حمیدہ مذکورہ موصوف تھے اسوجہ سے دُرویش تھے سوای نے نصیب اور بیوقوف کے کوئی شخص اونکو دنیادار نکہیگا حضرت مولانا عارف رومی قدس سرہٗ مثنوی معنوی مین فرماتے ہین ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

ـ۷ اور جو شخص کہ دُرویش کے برعکس ہو وہ دنیادار ہی یعنے یادِ الٰہی سے جو شخص غافل ہو اوسکو دنیادار کہتے ہین مطلب یہ ہی کہ اوامر الٰہی تعالی شانہٗ کو بجا نہ لاتا ہو فرائض اور واجبات اور سُنن مؤکدہ کو ترک کرتا ہو اور ممنوعات شرعیہ کا مرتکب رہتا ہو مثلاً نماز نہ پڑھتا ہو یا بغیر عذر کے روزہ نرکھتا ہو یا باوجود مالدار ہونے کے زکوۃ نہ دیتا ہو یا باوجود استطاعت کے حج ادا نکرتا ہو یا صورت غیر مشروع یا لباس غیر مشروع رکھتا ہو داڑہی منڈاتا ہو یا کترا کر کمشت سے کم کرتا ہو یا ریشمی یا زرین غیر مشروع طور پر لباس پہنتا ہو یا انگوٹھی سونے کی مرد ہو کر پہنتا ہو یا مُہردار انگوٹھی چاندی کی ایک مثقال وزن سے زیادہ والی پہنتا ہو یا ناچ دیکھتا ہو یا مال بروجہ غیر کرتا ہو وغیرہ وغیرہ بہت سے ممنوعات شرعیہ ہین اونمین سے ایک کا بھی

ارتکاب کریگا تو دنیادار ہی پھر خواہ وہ شخص مالدار ہو یا مفلس ہو اور خواہ شال اوڑھے
یا گودڑی پہنکر کسی خانقاہ مین یا جنگل مین یا پہار پر یا کسی دوسرے کونے مین خلوت
گزین ہوکر بیٹھہ رہے دنیادار ہی رہیگا اگرچہ نوکری اور حرفہ اور زراعت اور تجارت
کو اوسنے چھوڑ دیا ہو یا عیال و اطفال نرکھتا ہو اور اگرچہ بیوقوف لوگ اوسکو تارک الدنیا
کہتے ہون لیکن حقیقت مین وہ دنیادار ہی ہی کیونکہ وہ شخص خدا اور حکم خدا سے غافل ہی ؎

چیست دنیا و متاع دنیوے	از خدا غافل شدن ای مولوی

اور اگرچہ اوس نام کے درویش سے صدہا کرامات بھی ظاہر ہون تب بھی علمای کرام
اور صوفیۂ عظام دونون کے نزدیک وہ لائق اعتماد کے نہین ہے حضرت مولانا مجدالدین
خوافی قدس سرہ فرماتے ہین ؎

مرد درویش بے شریعت اگر	بپرد بر ہوا مگس باشد
ورچو کشتی روان شود بر آب	اعتقادش مکن کہ خس باشد

ہان اگر مجنون یا معتوہ کی تعریف جیسا کہ توضیح اور تلویح اور طحطاوی وغیرہا مین مذکور ہی
اوسپر صادق آجاویگی تو اوسوقت البتہ مرفوع القلم ہوگا یعنے جب اپنے نفع اور نقصان کی
اوسکو عقل نرہیگی تو اوسوقت وہ غیر مکلف ہوگا تکلیف شرعی اوسپر نہوگی اسوقت البتہ
اوسکو درویش مجذوب کہینگے اور درویش مجذوب کا حکم یہ ہی حضرت مولانا عارف رومی
قدس سرہ مثنوی معنوی مین ارشاد فرماتے ہین ؎

رو [illegible] از نظر	منکر و تابع مشو ای بے خبر

یعنے اونکی خدمت سے طلبگار فیض ہو انکار اون سے نکر اور ترک احکام شرعیہ مین
تابع بھی اونکا نہو — اور کتب صوفیۂ کرام مین یہ بھی لکھا ہی کہ بیعت بھی اونکے ہاتھ پر جائز

نہین ہی۔ خلاصہ یہ کہ انکار اون سے نکرنا چاہیئے ۸ اور جو شخص کہ زاد آخرت کے طیّار کرنے مین شب و روز مشغول رہتا ہو وہ عاقل ہی یعنے جو شخص کہ افعال طالحہ سے پرہیز کرتا رہے اور اعمال صالحہ مین رات دن مصروف رہے اوسکو عاقل کہتے ہین اگرچہ بات کرنے کا ہی سلیقہ اوسکو نہو اور اگرچہ نافہم لوگ اوسکو نادان کہین اور بیوقوف سمجھین لیکن حقیقت مین وہی عقلمند ہی اور اوسکو بیوقوف کہنے والے اور احمق سمجھنے والے خود بیوقوف اور احمق ہین ۹ اور احمق وہ ہی جو عاقل کے برعکس ہو یعنے توشۂ آخرت کی تدبیر نکرتا ہو یا کم کرتا ہو اور شب و روز اون کامون مین لگا رہتا ہو جو مرنیکے بعد کام نآوینگے یا بعد مرنیکے ضرر پہونچاوینگے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ ایسا شخص انتہا مرتبے کا بیوقوف ہی کہ جہان ہمیشہ رہنا ہی اوسکو بھولا ہوا ہی اوس مکانکی آرائش نہین کرتا ہی اور دنیا کے مکانکی آرائش مین شب و روز لگا رہتا ہی اور یہ جاہل یہ نہین سمجھتا ہی کہ چندہی روز مین یہ مجھسے چھوٹنے والا ہی ایسے شخص کو احمق اور بیوقوف کہتے ہین اگرچہ وہ شخص بہت بڑا طرار ہو لسّان ہو فصیح ہو بلیغ ہو حاضر جواب ہو خوش تقریر ہو خوش تحریر ہو ناظم ہو ناثر ہو عالم ہو منشی ہو شاعر ہو اپنی تقریر سے زمین کو آسمان ثابت کردے یا آسمان کو زمین ثابت کردے یا زر کو آہن یا آہن کو زر قرار دیدے یا تمام دنیا کا حساب و کتاب اوسکی زبان پر ہو قانون حفظ ہو جغرافیہ از بر ہو روبکاری کے وقت اپنی چالاکی سے بڑے بڑے وکیلون اور حاکمون کو ہرادے اور بہت سی جائداد اور علاقہ پیدا کرلے یا منطقی اتنا بڑا ہو کہ شفائے شیخ سے بڑہکر کتاب تصنیف کروالے اور شفا پر وہ اعتراضات جماوے کہ شیخ رئیس کی روح چکّر مین آوے یا حکیم اتنا بڑا ہو کہ جُزءِ لایتجزّٰی کے اثبات پر اگر کمر باندھے تو فلاسفہ کے ہوش باختہ کرڈالے اور اگر نفی کیطرف آجاوے تو بغیر روح مصنفِ تہافتْ یا دوسرے

اہل باطن کے کسی عالم ظاہر سے معقول نہو یا ادیب اتنا بڑا ہو کہ اشعار حماسہ و دیوان متنبی
و مقامات حریری کے جملہ لغات و مطالب اوسکی زبان پر ہون ایک ایک شعر کے وہ مطالب
بیان کرے کہ جو کسی شارح کی نظر وہانتک نہ پہونچے ہو بڑے بڑے عالمونکو تنہا ہرا دیتا
ہو مغلوب کر دیتا ہو بڑی بڑی عبارتین منقوط اور غیر منقوط تصنیف کر ڈالتا ہو ــــ
عندالتحقیق یہ سب لوگ اگر تہیۂ زاد آخرت سے غفلت اختیار کرین تو سب کے سب
احمق اور بیوقوف ہین اور وہ شخص جسکو بات کرنے کا بھی سلیقہ نہین ہی لیکن اعمال حسنہ سے
اپنے آخرت کے مکان کو آباد کر رہا ہی اور آرائش دے رہا ہی وہی عاقل ہی وہی عقلمند
ہی ۱ اور متوکل وہ شخص ہی جو اللہ تعالی شانہٗ کے سوا کسی پر اعتماد نہ رکھے نہ انسان پر
نہ جائداد پر نہ ریاست پر نہ سلطنت پر نہ مال پر نہ زر پر اور نہ خدا اعظم برہانہٗ کے سوا کسی کی پروا
رکھے نہ دولتمند کی پروا رکھے اور نہ مالدار کیطرف اوسکی نظر ہو ایسا شخص متوکل ہوتا ہی
پھر خواہ وہ نوکری کرے چاکری کرے حرفہ کرے تجارت کرے زراعت کرے صاحب
مال ہو صاحب جائداد ہو صاحب ریاست ہو صاحب سلطنت ہو اور خواہ تعلقات مذکورہ
کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے ہر صورت مین وہ متوکل ہی اور اگر خالق پر اوس کا
اعتماد نہین ہی بلکہ اوسکے دل کی نظر مخلوق کیطرف ہی اور ملا دو پیازہ کے قول کا مصداق
ہی ــ المتوکل چشم بر در ــ کہ زید میرے واسطے کہانا لائیگا اور عمرو کپڑا پہنائیگا اور بکر روپیہ
دیگا اور خالد فلان کام سرانجام کریگا تو ایسا شخص متوکل نہین ہی بلکہ دنیادار اور متعلق ہی اگرچہ
اپنی تمام عمر خلوت گزینی اور ترک تعلقات صوری مین صرف کر دے ہان اگر اعتماد خدا ہی پر
رکھیگا اور مخلوق کی پروا نکریگا اور طمع اونسے نرکھیگا فقط اونکو خدمت گار اور ذریعۂ حصول معاش
سمجھیگا کہ کارساز خدا ہی ہی لیکن انکے ذریعہ سے کام سرانجام دیا کرتا ہی تو یہ فہم اوسکے [illegible]

خلل انداز نہوگا اور اوسکو حد توکل سے خارج نکریگا فقط **راقم الحروف** کہتا ہی کہ سبحان
اللہ فاضل مجیب نے جوابات مذکورہ مین کیا عمدہ تقریر کی ہی مرد ہوشیار کے نزدیک تمام علم
تصوّف کو بیان کردیا ہی گویا کہ دریا کو کوزے مین بہر دیا ہی جوابات مذکورہ کے ناظر کی
چشم دل اگر بینا ہو تو واسطے عمل اور خدا رسی کے تقریر مذکور کافی اور وافی ہی ورنہ ؎

اگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت عبداللہ کسی بزرگ کے سامنے عبدالرحمن کی شکایت کرنے لگا اور برائی
بیان کرنے لگا اوس بزرگ نے عبداللہ سے کہا کہ کیا وجہ ہی جو تم عبدالرحمن کو برا کہتے ہو
عبداللہ نے جواب دیا کہ حضرت وہ مجکو برا کہتا ہی اسوجہ سے مین بھی اوسکو برا کہتا ہون
اوس بزرگ نے کہا کہ اوسکا برا کہنا تمنے اپنے کان سے سنا ہی عبداللہ نے کہا کہ مین نے اپنے
کان سے تو نہین سنا لیکن بڑے معتبر آدمی نے سنکر مجکو خبر پہونچائی ہی بزرگ نے کہا کہ اگر وہ
معتبر آدمی ہوتا تو تمکو ایسی خبر ہرگز نہ پہونچاتا اور جب اوسنے یہ خبر تمکو پہونچائی تو معلوم ہوا کہ وہ
معتبر آدمی نہین ہی پس غیر معتبر آدمی کی بات کا کیا اعتبار ہی اور سوا اسکے یاد رکھو کہ برائی
کی خبر کا اعتبار اس زمانہ پر فساد مین جبتک اپنے کان سے نہ سننا کبھی نکرنا کیونکہ اس
زمانہ مین بغض اور عداوت اور نفسانیت اور حسد اور خوشامد اور مفسدی اور جہالت
اور حماقت وغیرہ اخلاق ذمیمہ بہت کثرت سے پہیلے ہوے ہین اگر ایک نہین دو چار شخص
بھی برائی کی خبر پہونچائین تو عقلمند آدمی کو چاہیے کہ جبتک اوس بات کرنے والے سے
تصدیق نکرلے ہرگز اوس بات کا یقین نکرے ہم بڈھے آدمی ہین خوب تجربہ کیا ہی کہ اس
زمانے مین برائی کی خبر جھوٹی ظاہر ہوی ہی اور اسکے چند سبب ہوتے ہین ۱ یہ کہ
کسی مفسدے کی راہ سے وہ خبر پہونچائی تاکہ دونون شخصون مین لڑائی ہو ۲ یہ کہ

کسینے اپنے دشمن کی خبر پہونچائی کہ یہ شخص ہی اوسکی دشمنی مین میرا شریک ہوجاوے ۳ یہ کہ حسد کی راہ سے اوسنے ایسی خبر پہونچائی یعنے جسکو اللہ سبحانہ نے مرتبہ اور کمال عطا فرمایا ہی وہ اگر کچھ بھی قصور نکرے تب بہی کُتے اوسکا کمال عَطِیّۃ ذو الجلال دیکھکر شور کرتے ہین یہ خبر پہونچانے والا ہی اونمین سے ایک کُتا ہو شور کر بیٹھا ہو ۴ خوشامد کی راہ سے یہ بات اوسنے پہونچائی ہو اس خیال سے کہ فلان شخص اسکا ہم پیشہ ہی اوسکی بُرائی کرنے سے مجھسے خوش ہوگا ۵ بیوقوفی سے یہ خبر پہونچائی بات کرنے والے کا مطلب بُرائی سے نہ تہا یہ بیوقوف اوسکو بُرائی سمجھ گیا اور کہدیا کہ فلان تمھاری بُرائی کرتا تہا ۶ بات کہنے والے نے دل لگی سے کہا ہو اور دلمین اوسکے تمھاری عداوت نہو ایسے شخص کی بات بہی بُرا ماننے کے قابل نہین ہوتی ۷ بات کرنیوالا تمھارے قول یا فعل کو قوّت دیتا ہو اسطرح کہ اجی مین کیا یہ بات کہتا ہون فلان صاحب ہی یہ بات کہتے ہین اور فقط مین کیا حُقّہ پیتا ہون فلان سوکوے صاحب بہی حُقّہ پیتے ہین اسصورت مین تمھاری بُرائی تو اوسکی زبان پر آئی لیکن اوس طور پر آئی کہ عقلمند اوس سے بُرا نمانیگا ۸ وقت مناظرہ کے اگر کوئی بات بُرائی کی کہی جاوے تو وہ لائق اعتماد کے نہین ہوتی دیکھو ہمارے علماء اہل سنت نے بعض اہل قبلہ کو مناظرہ مین مطلقا کافر تحریر فرمایا ہی پھر ہمارے علماء محققین نے تفصیل فرمائی اور لکھا کہ وہ جو بعض عُلَمانے مناظرہ مین مطلقا کافر تحریر فرمایا ہی لائق اعتماد کے نہین ہی ۹ جس شخص نے تمکو بُرائی کی خبر پہونچائی اگرچہ سچّا آدمی ہی لیکن اوسنے خاص بات کرنے والے سے نہ سُنا ہو بلکہ اوس شخص سے سُنا ہو جو سچّا نہین ہی ایسی بات بہی قابل قبول نہین ہوتی دیکھو ہمارے عُلَماء محدّثین نے احادیث اور راویون کی تحقیق مین کسقدر محنت

کی ہی اور جس حدیث اور جس راوی مین ذرا بھی کسیطرح کا سُقم پایا اوسکا حال اچھی طرح سے کھولدیا اور اوسپر اعتماد نکیا منا بعض لوگونکی عادت ہوتی ہی کہ بغیر عداوت اور حسد وغیرہ کے بھی ہر شخص کی بُرائی اور غیبت کیا کرتے ہین یہ خبر پہونچانے والا بھی انہین سے ہو ہ

نیش عقرب نہ از پی کین ست	مقتضای طبیعتش این ست

لہذا تمکو نصیحت کیجاتی ہی کہ بغیر خوب تحقیق کئے ہوے کبھی کسیکو بُرا کہنا اور نہ کبھی کسیکو بُرا لکھنا اور نہ کیسیکی عداوت اپنے دلین رکھنا ہ

کفرست در طریقتِ ما کینہ داشتن	آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

راقم الحروف کہتا ہی کہ اس بزرگ جہان دیدہ کا بیان بھی علم تصوف کا جزوِ اعظم ہی اور مردان صالحین کیواسطے نہایت عمدہ دستور العمل ــ بیان مذکور کی تائید اور تصدیق مین خاکسار کو چند حکایتین یاد ہین لیکن یہان ایک یا دو پر اکتفا کرتا ہی **حکایت** فاضل واصل نے ایک عالم کے فضائل مجمع خاص مین بیان کیئے راقم بھی اوس مجمع مین موجود تھا اور وہ فاضل جس کے فضائل واصل نے بیان کئے تھے دوسرے شہر مین تشریف رکھتا تھا اوسوقت ایک صوفی نے کہا کہ واقعی مَین بھی اونکو ایسا ہی جانتا تھا لیکن چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک درویش اوس شہر سے آیا تھا اوسنے یہ بات مجھہ سے بیان کی جب سے میرا دل اوس فاضل سے پھر گیا ہی یعنے اوس بات سے فاضل موصوف کی کچہ بُرائی نکلتی تھی واصل نے اوس صوفی سے کہا کہ یہ بات لائق اعتماد کے ہرگز نہین ہی اور اوس فاضل کا دامن سخن مذکور کی نجاست سے پاک ہی بڑا تعجب ہی کہ تم صوفی ہوکر ایسی لغو بات پر اعتماد کرتے ہو اسبات کی بو بھی اوس فاضل مین نہین ہی اور اگر فرضاً اوسکے باطن مین یہ بات ہو بھی تب

بھی دوسرے شخص کو لازم ہی کہ اوسکی خوبی ظاہری پر نظر رکھکر اوسکے ساتھہ گمان نیک رکھے اور خیال کرے کہ باطن بھی اوسکا ایسا ہی ہوگا ۵

ہر کرا جامہ پارسا بینی	پارسادان و نیک مرد انگار
گر ندانی کہ در نہانش چیست	محتسب را درون خانہ چہ کار

صوفی موصوف نے کہا کہ جس درویش نے یہ بات مجھ سے کہی ہی وہ مرد صالح اور سچا آدمی تہا اور اوسکو فاضل موصوف سے کچھ عداوت بھی نہ تھی کہ گمان ہوتا کہ اوسنے اسوجہ سے سخن مذکور کہا ہوگا واصل نے کہا کہ آپنے اوس درویش سے دریافت کیا تہا کہ یہ بات تو دیکھکر کہتا ہی یا سنکر کہتا ہی اگر دیکھکر کہتا ہی تو تو نے کس مقام پر دیکھا اور کس زمانہ مین دیکھا اور اگر سنکر کہتا ہی تو تو نے کس سے سنا وہ آدمی جس سے تو نے سنا سچا تہا یا جھوٹا تہا اوس فاضل کا دوست تہا یا دشمن تہا یا ہم پیشہ تہا یعنے وہ بھی فاضل تہا کیونکہ ہم پیشہ لوگوں مین خصوصًا علماے دنیادار مین یہ بات زیادہ شائع ہی کہ جب ایک فاضل کا ذکر دوسرے فاضل کے روبرو کیا جاتا ہی تو وہ کچھ نکچھ اوسکی برائی کرہی دیتا ہی صوفی صاحب نے کہا کہ یہ باتین تو مین نے اوس درویش سے نہین دریافت کی تہین واصل نے کہا کہ بغیر تحقیق کامل کے کسی کے ساتھہ گمان بد رکھنا بہت بری بات ہی قصہ مختصر وہ جلسہ تو برخاست ہوگیا پھر تخمینًا ایک سال کے بعد وہ صوفی صاحب مولانا واصل کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ مولانا وہ بات جو سال گذشتہ مین آپنے کہی تہی نہایت عمدہ کہی تہی اوسکا صدق مجھپر ظاہر ہوگیا کسی ضرورت کیواسطے مجکو اوس شہر مین جانیکا اتفاق ہوا جہان وہ فاضل موصوف رونق افروز ہین وہان میرے ایک دوست نے مجکو اپنے فرزند کی شادی مین طلب کیا اور وہ فاضل بھی اوس شادی مین مدعو تھے میری اور اونکی ملاقات ہوی سبحان اللہ نہایت عمدہ آدمی ہین جو جو اخلاق حمیدہ آپنے اونکے بیان

کیئے تھے واقعی فاضل ممدوح اونکے ساتھہ موصوف ہین اور وہ جو بات مین نے اوس درویش سے سنی تہی وہ بہی بعض ثقات سے دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بالکل جھوٹ اور غلط ہی فاضل واصل نے کہا کہ الحمد للہ علیٰ ذٰلک **حکایت** ایک طالب علم نے مولانا واصل کے روبرو ایک عالم کا ذکر کیا کہ وہ سمجھتے ہین تمام دنیا مین میرے برابر کوئی عالم نہین ہی مولانا واصل نے اوس سے کہا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ ایسا سمجھتے ہین اونہون نے یہ بات تمھاری سامنے کہی ہی یا کسی کتاب مین لکھی ہی اگر کہی ہی تو دو گواہ عادل پیش کرو کہ وہ از روی حلف بیان کرین کہ ہان ہمنے اپنے کان سے سنا کہ وہ فلان زمان اور فلان مکان مین ایسا فرماتے تھے اور اگر لکھی ہی تو وہ کتاب دکھاؤ اوسمین ایسا لکھا ہو کہ میرے برابر کوئی عالم نہین ہی اوس طالب علم نے کہا کہ بہت لوگ بیان کرتے ہین واصل نے کہا کہ بہت گواہ ہم تمسے نہین مانگتے ہین فقط دو گواہِ عادل کے طالب ہین اوس طالب علم نے کہا کہ اونکی گفتگو سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی واصل نے کہا کہ معلوم ہوا تمنے اونکی گفتگو سے

بذریعۂ اجتہاد یہ بات استنباط کی ہی بھائی یہ قیاس تمھارا فاسد ہی

ہرگز کسی مسلمان کے ساتھہ جب تک کہ کامل طور سے تحقیق کر لینا گمان بد کرنا اور وہ تو عالم ہین نائبِ رسول ہین اچھا اونکی گفتگو بعینہٖ ہمکو سناؤ پھر دیکھو کہ اوس گفتگو کے ہم کتنے محملِ حسن نکالدیتے ہین اور یا اونکی تحریر دکھاؤ اوس تحریر کے بھی بہت سے محالِ حسنہ ہم نکالدینگے انشاء اللہ تعالی اگر کوئی عالم کسی مسئلہ معقولی یا منقولی کی تمھارے روبرو شرح کرے یا اللہ سبحانہ نے جو نعمتین اپنے فضل و کرم سے اوسکو مرحمت فرمائی ہین اونمین سے بعض کا اظہار کرے تو کیا تم اوس سے یہ سمجھوگے کہ وہ اس بات کا مدعی ہی کہ میرے برابر کوئی عالم نہین ہے حاشا و کلا ایسا خیال ہرگز نہ کرنا اگر اوسنے کسی مسئلہ کی تحقیق کمال شرح و بسط سے کی تو وہ منصب

ی اور کام اوسکا ہی عالم اگر تحقیق نکریگا تو پھر کون کریگا اور اظہار نعمت مین حکم الٰہی کی
، تعمیل کی ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اب رہا یہ کہ خلاف واقع کے
نیت اوسنے بیان کی یا نعمت الٰہی کے ظاہر کرنے کی اوسکی نیت نہ تھی بلکہ تشرّع
ہر کی نیت سے اوسنے ایسا کیا تو بھائی نیت عبارت ہی ارادۂ قلبی سے اور دلکے
و سوای عالم الغیب کے دوسرا نہین جانتا اور نزول وحی کا زمانہ نہین ہی اور الہام
حکم شرعی ثابت نہین ہوتا پھر قرینہ یہان کیا اثر کرسکتا ہی اور محمل نیک بھی ہی اور بد بھی ہی
ہمکو اور تمکو لازم ہی کہ مسلمانونکے قول وفعل کو جہانتک کہ حکم شرعی کے مخالف نہو محمل
ن پر محمول کیا کرین اور بدگمانی سے دور رہا کرین کہ نتیجہ اوسکا اچھا نہین ہی

حکایت کسی پادشاہ نے بارگاہ جناب باری تعالیٰ شانُہٗ مین نذر مانی تھی کہ فلان لڑائی
اگر فتح ہوجاویگی تو تین لاکھ روپیہ سال کی جاگیر اوس عالم کو جو درویش صاحب دل بھی ہوگا
دونگا حق سبحانہ نے اوس بادشاہ کی مدد کی وہ لڑائی فتح کرادی بادشاہ نے لوگون سے کہا کہ
اوس عالم کا نشان دو جو بصفت مذکورہ موصوف ہو تا کہ مین اپنی نذر کو پورا کرون لوگون
نے کہا کہ فلان بستی مین فلان عالم بصفت مذکورہ موصوف ہین بادشاہ نے کاغذ دست آویز
عطای جاگیر لکھوا کر شتر سوار کے ہمراہ کیا کہ یہ عطیہ اونکو پہونچادو اور مواضع موہوبہ پر اونکا
قبضہ کرادو شتر سوار اون عالم کیخدمت مین گیا اور وہ کاغذ دیدیا عالم موصوف نے وہ کاغذ
لیکر جانماز کے نیچے دبادیا اور خدام کو حکم کیا کہ انکو فلان مکان مین بہت آرام سے رکھو
کھانا پانی چارپائی فرش وغیرہ اشیای ضروری سب بہت جلد پہونچاؤ اور اونٹ کیواسطے
بھی دانہ چارا پانی جلد حاضر کرو فردا علی الصباح انکو ہمارے پاس لانا تو جواب لکھدینگے
انشاء اللہ تعالیٰ پس علی الصباح وہ شتر سوار خدمت مین حاضر ہوا عالم موصوف

دست آویز کی پشت پر دو تین سطرین اس مضمونکی لکھدین کہ بعد سلام کے واضح ہو۔ فقیر کو
سے جاگیر کا بار نہین اوٹھہ سکتا ہی فقط والسلام شتر سوار یہ جواب لیکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر
ہوا بادشاہ نے اتنی بڑی جاگیر کے قبول نکرنے سے تعجب کیا اور اپنی نذر وفا کرنے کے وا[illegible]
لوگون سے کہا کہ وہ بزرگ تو جاگیر نہین لیتے ہین دوسرے کسی عالم درویش کا نشان دو کہ نذر وفا
کیجائے لوگون نے کہا کہ دوسری فلان بستی مین ایک اور عالم درویش اہل اللہ مین بادشاہ نے
حکم دیا کہ شتر سوار دست آویز عطای جاگیر ہمراہ لیکر اونکی طرف روانہ ہو چنانچہ شتر سوار روانہ ہوا
اون بزرگ کو خبر پہونچی کہ شتر سوار مع کاغذ عطیہ جاگیر فرستادہ بادشاہ وقت آتا ہی اونھون
نے اپنے شاگردون اور مریدون کو ہمراہ لیکر تین کوس اپنی بستی سے باہر نکلکر اوس شتر سوار کا
استقبال کیا اور اوس کاغذ کو جو بادشاہ نے بہیجا تہا شتر سوار سے لیکر اپنے سر پر رکہا اور نہایت
تعظیم وتکریم کے ساتھہ شتر سوار کو اپنے مقام پر لائے اور آٹھہ دس روز تک مقیم رکھا عمدہ عمدہ
کھانے پکوا کر اوسکو کھلائے اور بادشاہ کو بڑا لنبا چوڑا عریضہ لکھا اوس مین شکر گذاری کے
مضمون کو خوب طول دیا خلاصہ اوسکا یہ کہ حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی قامت سلطنتہ
نے جو اس فقیر سراپا تقصیر کو باعطای جاگیر سرافراز فرمایا شکریہ اوسکا اس فقیر کے دست وقلم
نہین ادا ہو سکتا ہی بسر وچشم اوسکو قبول کیا اور عطیہ عظمی وموہبہ کبری سمجھا

از دست گدای بینوا ناید ہیچ	جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

اس مضمون کو طول دیکر لکھا اور شتر سوار کے ہمراہ بادشاہ کو روانہ کر دیا بادشاہ نے جب یہ
حال عرضی مین دیکھا اور شتر سوار کی زبانی سب کیفیت تعظیم وتکریم کی سنی حیرت مین پڑا
کہ یارب العالمین یہ کیا معاملہ ہی دونون عالم اور دونون درویش ایک نے وہ رنگ دکھایا
دوسرے نے یہ گل کھلایا معلوم نہین ہوتا کس نے اچھا کیا اور کس نے برا کیا پہلا رنگ اچھا ہی

یا پچھلا اور وزیرون سے [illegible] حیرت کا تذکرہ کیا اونمین سے ایک وزیر نے کہا کہ فی الحال
تو مین کسی کو اچھا اور برا نہین کہ سکتا ہون البتہ مجکو حکم ہو تو ان دونون کے پاس جا کر تحقیق
کر کے ہر ایک کی برائی یا بھلائی سے حضور کو اطلاع دے سکتا ہون بادشاہ نے کہا کہ تمکو حکم ہی
جاؤ دریافت کر کے آؤ وزیر نے امیری لباس اتار فقیرون کی صورت بنائی اور روانہ ہوا
پہلے اوس بستی کی راہ لی جسمین وہ عالم رہتے تھے جنھون نے جاگیر کو قبول کیا تھا چنانچہ
اونکی خدمت مین آکر پہونچا سلام کیا جواب پایا پوچھا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مین مسافر ہون
اس بستی مین آیا تھا حضرت کا نام سنا قدمبوسی کو آیا ہون حضرت نے فرمایا کہ بھلے تشریف رکھیے
وزیر بصورت فقیر بیٹھے دہر ادہر کی دو چار باتین کر کے کہنے لگے کہ کمترین نے حضرت
کی قناعت کی صفت سنی اور دوسرے [illegible] لیکر کہا کہ اونکی حرص اور خوشامد کا حال بھی
معلوم کیا سبحان [illegible] آپنے فقیری کی [illegible] رکھلی درویش کو ایسا ہی چاہیے جیسا کہ
آپنے کیا اللہ تعالی فرماتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
اجسنے اللہ تعالی پر بہروسا کیا وہ اہل دنیا کی کب پروا رکہتا ہی خواہ بادشاہ ہو اور خواہ امیر ہو
اور اونکی عطا کیطرف کب التفات کرتا ہی خواہ جاگیر ہو اور خواہ کوئی شئی دوسری ہو خود اللہ
تعالی اوسکی کفایت کرتا ہی خصوصا جاگیر اور علاقہ رکہنا کام دنیا دارونکا ہی فقیر نے جب جاگیر
اور علاقہ [illegible] فقیر کاہیکا دنیا دار ٹہرا سو آپنے درویشی اور قناعت کی عزت رکھلی اور دوسرے
عالم کا نام [illegible] ہا کہ اونہون نے تو درویشی کو خاک مین ملا دیا اور درویشون کا نام بدنام کر دیا اونکو
سب [illegible] دنیا مردار چیز ہی اہل اللہ اوسکی طرف پیشاب بہی نہین کرتے اور یا انہون نے
[illegible] واسطے اہل دنیا کی انتہا خوش آمد کی نعوذ باللہ منہا عالم موصوف نے
[illegible] فقیر معلوم ہوتا ہی کہ تو نے کچھ علم نہین پڑہا اور فقیری اختیار کر لی اگر تو کچھ علم

بعد کو فقیری اختیار کرتا تو اچہا ہوتا جاہل فقیر اگر اپنے نزدیک اچھی بہی بات کرتا ہی تو وہ حقیقت مین بُری ہوتی ہی اور جاہل اپنے نزدیک اگر اچہا بہی کام کرتا ہی تو وہ فی الواقع بُرا ہوتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہی نَوْمُ الْعَالِمِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الْجَاهِلِ یعنے جاہل کی عبادت سے خواب کرنا عالم کا بہتر ہوتا ہی مولانا سعدی علیہ الرحمہ نے اسیوجہ سے فرمایا ہی ؎

سرانجام جاہل جہنم بود	کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
سر جاہلان بر سر دار بہ	کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
ز جاہل نیاید جز افعال بد	وزو نشنود کس جز اقوال بد

اب اسوقت تو نے جہالت کیوجہ سے ایک عالم متورع کی بدگوئی کی [illegible] قابل تعزیر اور آخرت مین لائق سعیر — اول تو تو یہ نسمجہا کہ دنیا کر[illegible] ی بیہ توف جو مال واسباب یاد الٰہی سے باز رکھے وہ دنیا ہی اور وہ [illegible] ری او[illegible] وزر خدا کی یاد سے غافل نکرے غفلت کا سبب نہو وہ [illegible] ین ہی اور نہ مردار ہی دوسرے یہ کہ تو نے کہا جاگیر رکہنا کام دنیادار و نکا ہی اس قول سے تو نے بہت سے اہل اللہ کو دنیادار قرار دیدیا یہ عذاب علیحدہ تو نے اپنے واسطے طیار کیا کیونکہ بہت سے اہل اللہ صاحب [illegible] وزر گذرے ہین تیسرے یہ کہ تو نے کہا کہ اسقدر خوش آمدکی ہنوز تجکو یہ ہو [illegible] معلوم نہین ہی کہ خوش آمد کسکو کہتے ہین ای جاہل خوش آمد وہ ہی جو کوئی کسیکے وہ اوصا[illegible] کرے جو اوسمین موجود نہون اور سنفعت کے حاصل کرنیکیواسطے جو غیم[illegible] سان یہ بات کہان ہی یہان تو اون بزرگ نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا [illegible] اگر اسنت ہی حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا[illegible]

باقی رہا یہ کہ اس فقیر نے اوس جاگیر کو قبول کیا سبب اوسکا یہ ہی کہ فقیر کم ہمت ہی جو کام حضرت
مرشد قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہی کہ اسکو سرانجام دو خود وہی کام ضروری اس فقیر سے سرانجام
نہین پاتا ہی تو پھر بہلا دوسرا کام ایسے سست اور کاہل آدمی سے کیونکر سرانجام پاویگا اس فقیر کا
حال اوس غلام کا سا ہی جو اپنے مالک کی خدمت پورے طور سے ادا نہین کرتا ہی جو خدمت
کہ اوسکے متعلق ہی اوسمین قاصر رہتا ہی اور بعضا غلام چالاک اور خوش سلیقہ ہوتا ہی کہ اپنے
مالک کی خدمت بھی عمدہ طور سے ادا کرتا ہی اور سوا اسکے دوسرے غلامون کو بھی مدد دیتا ہی
اونکے کام کو بھی سرانجام دیدیتا ہی سو وہ بزرگ دامت برکاتہ اسی قسم کے ہین کہ اپنے مالک
کا کام سرانجام دیکر دوسرے بندگان خدا کو بھی فیض پہونچاتے ہین اور یہ جاگیر کیا اونہون نے
اپنے نفس کی عیش و عشرت کے واسطے لی ہی جو حرص و ہوا مین داخل ہو ہنین نہین بلکہ
طلبۂ علم و فقرا و غربا و علما و فضلا و اتقیا و اعزہ و اقربا و مسافرین و واردین و صادرین و سائلین
و عابدین و زاہدین و ذاکرین و شاغلین و عارفین و یتامیٰ و مجاہدین و سالکین و صالحین و جمیع
مؤمنین و مسلمین کو فائدہ پہونچانا اونکو مقصود ہی ۔ پھر ایسے بزرگ کی تو غیبت اور بدگوئی
کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو خراب کرتا ہی اور اسپر طرہ یہ کہ نعوذ باللہ منہا پڑتا ہی ای جاہل منہا
مین جو ضمیر ہی اوسکو اپنی جہالت کیطرف راجع کر کہ اللہ تعالی تجکو جہالت سے پناہ دے اور
آیندہ کیواسطے توبہ کر کبھی کسیکی عیب گوئی اور عیب جوئی مکر نا کہ ایسے شخص کو اللہ تعالی مردود کرتا
ہی مطرود کرتا ہی **وزیر بصورت فقیر** نے عالم موصوف کی جب یہ گفتگو سنی تو عرض
کیا کہ حضرت نے نصیحتونکے موتی جو بیان کی لڑی مین نظم فرمائے سبحان اللہ و جزاکم اللہ الکیر
اونمین سے خزانۂ حکمت و گنجینۂ معرفت کا گوہر بے بہا ہی یہ فقیر اس مال سے مالا مال ہو گیا اب
اجازت ہو تو اپنے کام کو جاؤن عالم موصوف نے فرمایا کہ بہت اچھا تشریف لیجائے وزیر

بصورت فقیر سلام کر کے روانہ ہوے اور مسافر خانہ مین اپنے فرودگاہ پر آئے دل سے اپنے
کہا کہ ایک بزرگ کا حال تو دریافت کر لیا اب دوسرے صاحب باقی ہین اونکی خبر بھی لینی
چاہیے پس دوسرے روز علی الصباح اونکی بستی کیطرف سفر کردیا بعدِ قطعِ منازل آکر پہونچے
اوس بستی کے مسافر خانہ مین جا کر بستر لگایا آرام لیا فرصت کا وقت دریافت کر کے اون
بزرگ کی خدمت مین پہونچے جنھون نے جاگیر کو قبول کر لیا تھا سلام کیا جواب پایا بزرگ نے
فرمایا کہ کسواسطے آنا ہوا عرض کیا کہ مین سیّاح فقیر ہون اس بستی مین آنکلا تھا حضور کا نام نامی
سُنا ملاقات کیواسطے حاضر ہوا فرمایا کہ آئیے کرم کیجیے فقیر صورتی بیٹھ گئے اور اِدہر اُودہر
کی دو چار غپ شپ اوڑا کے کہنے لگے کہ حضرت یہ شیطان لعین بڑا ہی عیّار و مکّار ہی بڑے
بڑے عالمون اور زاہدون کو اپنے پھندے مین پھانس لیتا ہی تو پھر بھلا ہم ایسے رندِ مشرب کا
کہان ٹھکانا ہی اور وہ بزرگ جنھون نے جاگیر لینا منظور کیا تھا اونکا نام لیکر کہا کہ دیکھیے وہ اتنے
بڑے عالم اور اتنے بڑے زاہد۔ شیطان نے اونکو بھی نچھوڑا اپنے پھندے مین آخر پھانس
ہی تو لیا اِسکا کیا ایک جال ہی ہزارون جال ہین ہر شخص کے مناسب ایک جال علحدہ رکھتا ہی
اونکو اس جال مین پھانسا کہ تم جاگیر لوگے تو بڑے قانع اور زاہد مشہور ہوگے لوگونکی نظر
مین تمھارا بڑا اعتبار ہوگا سب لوگ کہین گے کہ اللہ اکبر بادشاہِ وقت اتنی بڑی جاگیر دیتا تھا اور
اونھون نے قبول نکی دنیا مین انکے برابر کوئی عالم ہی اور نہ کوئی زاہد ہی ایسے لوگونکو حصول جاہ
مین جو لذت حاصل ہوتی ہی وہ حصول جاگیر مین بھی نہین ہوتی تصوف کی کتابون مین لکھا ہی کہ
حُبِ جاہ بہت برا خُلق ہی جملہ اخلاق ذمیمہ سے بدتر ہی سو شیطان نے اونکو جاہ کی محبت مین
گرفتار کر کے اپنا کام کر لیا اور اونکو بارگاہِ قربِ خدا سے دور پھینکدیا ہان شیطان اگر عاجز آیا تو
آپ سے عاجز آیا آپ پر اوسکا دام نہ چلسکا سچ ہی خدا جسکا حامی ہو شیطان اوسکا کیا کرسکتا ہی

ہو اقعی اللہ تعالی نے آپکو بڑا شرف نگاہ پیدا کیا ہی کہ بادشاہ اور امیر اور وزیر سب نظر سے ساقط ہین جو چیز آئی خدا کیطرف سے آئی اور جو چیز گئی خدا کے حکم سے گئی بہلا بادشاہ اور امیر اور وزیر وغیرہ بغیر حکم خدا کے کسیکو کچہ دیسکتے ہین تو یہ جسکی ایسی سمجہ ہو وہ فقیر کا ہیکا فقیر تو وہ ہی کہ جسکی سمجہ مین خدا ہی بہرا ہوا ہو

رسوا اللہ و اللہ ما فی الوجود		کجا غیر و کو غیر و کو نقش غیر

اور قطع نظر اس سے بزرگون کا قول ہی لا یرد و لا یکد یعنے فقیر کو چاہئے کہ کسی سے سوال کرے اور جب بغیر سوال کے آجاوے تو اوسکو رد بہی نکرے کہ اس سے اللہ تعالے ناخوش ہوتا ہی اور ایسی چیز کا رد کرنے والا متکبرین مین محسوب ہوتا ہی اور یہی بزرگون نے فرمایا ہی من رد الفتوح فہو محتاج الیہ یعنے جو شخص بغیر سوال کے آئی ہوی چیز کو رد کرتا ہی تو وہ شخص آخر کو اوسی چیز کا محتاج ہوتا ہی سو وہ بزرگ شیطان کے بہکانے سے حب جاہ مین ایسے گرفتار ہوے کہ اقوال مذکورہ مین سے ایک کا بہی خیال نکیا بہلا یہ جاہ ریائی اونکے کس کام آئیگا بلکہ برا راستہ دکھائیگا فقیری کے مناسب یہ تہا جو آپنے کیا کہ اہل اللہ کے اقوال کی تعمیل بہی ہوگئی اور شیطان مردود کا فریب بہی نچلسکا عالم ممدوح نے فرمایا کہ ای فقیر افسوس کہ تو نے علم حاصل کیا اور فقیر بنگیا اوسکا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ تو خدا کے دوستون پر اور پیغمبر کے نائبون پر بے سمجہے بوجہے اعتراض کرنے لگا اور اونکی بدگوئی سے گمراہ ہو مردود بارگاہ ہوگیا چونکہ تو غریب خانہ پر مہمان آیا ہوا ہی اسوجہ سے چہوڑتا ہون ورنہ تو تعزیر دینے کے قابل تہا فقہ اور عقائد کی کتابون مین لکہا ہی کہ جو کوئی تحقیر کی راہ سے عالم کے نعل کو نعیل کہے یعنے عالم کے جوتے کو تحقیر کی نظر سے جوتڑی کہے تو وہ کہنے والا کافر مرتد ہو جاتا ہی اور مرتد ہی کہ اوسکی تفہیم کیجائے اگر راہ راست پر آجاوے تو بہتر ورنہ قتل کیا جاوے

آدمی ہی تجکو ان مسائل سے کیا خبر ہی اسیوجہ سے بزرگون نے کہا ہی کہ جاہل کی فقیری گمراہی
ہی کیونکہ وہ بےعلمی کیوجہ سے نیک کو بد سمجھتا ہی حلال کو حرام اور حرام کو حلال اعتقاد کرتا ہی
اور یہ کفر ہی اور تجکو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ اونہون نے حب جاہ کیوجہ سے جاگیر کو قبول کیا اگر
تجکو بروجہ استقلال دعوی غیب دانی کا ہی تو یہ کفر ہی تو صراحۃً مرتد ہوگیا اور مرتد کا حکم وہی ہی
جو اوپر مذکور ہوا اور اگر یہ دعوی نہین ہی صرف بدگمانی سے تو نے یہ بات کہی ہی تو بدگمانی بہی
گناہ ہی تو مرتکب حرام کا ہوا اگر تیری یہی بدگمانی ہی تو تو تمام دنیا کے اہل خیر کو گرفتار دام شیطان
سمجھیگا جب کسی نے نماز پڑہی تو تو خیال کریگا کہ اس نے دکہلانے کیواسطے پڑہی وعلے ہذا
القیاس زید نے روزہ دکہانے کیواسطے رکہا اور عمرو نے حج سُنانے کیواسطے ادا کیا اور بکر نے
صدقہ ریاءً دیا اور خالد نے مسجد ریاءً بنوائی اور حامد نے مدرسہ سُمعۃً بنوایا اور راشد نے طلبۂ علم
کو سُمعۃً پڑہایا اور ناقد نے کتاب ریاءً تصنیف کی اور تاج الشریعۃ نے وقایہ ریاءً تالیف کیا اور
صدر الشریعۃ نے سُمعۃً اوسکی شرح کی قرینہ یہ ہی کہ ہدایہ وغیرہ بہت سی کتابین فقہ مین تصنیف
ہوچکی تہین اور وہ واسطے عمل اور تعلیم و تعلّم کے کفایت کرتی تہین اسی قسم کے قرائن فاسدہ
تیرے ہر نیکوکار کے پاس پہونچین گے دنیا مین ایک شخص بہی تیری بدگمانی سے نچہوٹیگا
سو اونمین سے ایک کا بہی نقصان نہوگا ہان تو مردود بارگاہ الہی ہوجائیگا ای بیوقوف اگرچہ
بہت سی کتابین تصنیف ہوچکی تہین لیکن ع ہر گلی را رنگ و بوی دیگر است ٭ ایک کتاب
دقیق ہی دوسری سلیس ہی ایک مین التزام دلیل ہی دوسری مین مسائل کی تفصیل ہی ایک کا
رنگ اور ہی دوسری کا ڈہنگ اور ہی وعلی ہذا القیاس بالکیدیگر چند طرح سے فرق ہوا کرتا ہی کسی
[illegible]ا کو مسرت اور کسی سے غبی کو منفعت اور کسی سے متوسط کو فرحت ۔ تو نے فقیری
[illegible]ہی راہزنی اختیار کی ہی ظلم پہ کمر باندہی ہی اچہا اگر کوئی تیرے ساتہہ بہی ایسا ہی

معالمہ کرے بدگمانی سے پیش آوے اور کہے کہ تو نے فقیری حبّ جاہ کیواسطے لی ہی کہ فقیر
او رتارک الدنیا سمجھکر لوگ تیری تعظیم کرین گے تکریم کرین گے اور سیاحت بھی تو نے ریائً
اختیار کی ہی کہ لوگ تجکو بڑا جہان دیدہ پختہ کار سمجھین گے اور بزرگون کے اقوال بھی تو نے
بغرض فاسد یاد کیئے ہین کہ لوگ تجکو ہوشیار خیال کرین گے اور نماز تو ریائً پڑہتا ہی اور روزہ
سُمعۃً رکہتا ہی و علیٰ ہذا القیاس تیرا جو کام ہو اوسمین برائی کی ایک شاخ کوئی لگاوے تو
تو کیا کریگا کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ جیسا تو دوسرونکے ساتھہ معالمہ کریگا ویسا ہی وہ
تیرے ساتھہ پیش آوین گے اب رہا یہ کہ اوھون نے جاگیر کو کسواسطے قبول نہین کیا اور اس
خاکسار نے کیون اوسکو لے لیا تو سبب اوسکا یہ ہی کہ بادشاہ کے غلامون مین جو ہوشیار اور کار
گزار اور دیانت دار ہوتا ہی وہ شب و روز اپنے مالک کی خدمت مین حاضر رہتا ہی نہ ایک لحظہ
اپنی جان کو آرام دیتا ہی اور نہ کسی دوسرے کام مین مشغول ہوتا ہی واصل دام مجدہٗ

برای تو نازم ہیچ کاری جز امور تو	بجز اقوال تو قولی نگوید این زبان ما
بجز اوصاف تو ہرگز نیارم بر زبان چیزی	بجز افکار تو فکرے نیاید در جنان ما

ایاز کا حال تو نے سنا ہوگا کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سفر مین اپنے
سب غلامون کو اجازت دی کہ اونٹون پر جو جواہرات لدے ہوے ہین اونکو لوٹ لین
اور اپنے گھوڑے کو تیز کیا آگے بڑہا دیا سب غلام جواہر لوٹنے کیواسطے دوڑے مگر ایاز کہ اوس نے
اپنے آقا کی رکاب کو نچھوڑا حضرت سلطان بت شکن رَوَّحَ اللہُ تَعَالیٰ رُوْحَہٗ کے گھوڑے
کے ساتھہ ہی دوڑتا چلا گیا اور جواہرات کیطرف اوسنے التفات بھی نکیا اسی سیرت کیوجہ
سے بادشاہ کا محبوب ہو گیا ع

تار زلف ایاز اے محمود	بہر پابند تو عجب رسن ست

سو وہ بزرگ ایاز کیطرح اپنے مالک کی عبادت مین ایسے مشغول ہین کہ اپنے جسم و جان کی اونکو خبر نہین ہی بہلا جاگیر اور ریاست اور سلطنت اور مال و دولت اور جاہ و ثروت وغیرہ کے خیال کو کیونکر اونکے دل محبت منزل مین جگہہ ملیگی **واصل**

کجا غیر تو بار یابد بخاطر	کہ در دل سوائے تو جائے ندارد

اور یہ فقیر چونکہ کم فہم ہی دوسرے غلامون کیطرح جاگیر کیطرف متوجہ ہوگیا اور اوسکو قبول و منظور کرلیا **وزیر بصورت فقیر نے** جب یہ کیفیت سنی تو عرض کیا کہ حضرت مجکو اس حقیقت سے اطلاع نہ تہی الحمد للہ علی احسانہ کہ بدولت قدمبوسی حضور یہ راز بہی منکشف ہوگیا اور دوسرے بہت سے فوائد بہی حاصل ہوے **ع**

نیارم گوہر شکر تو سفتن	سر موئے ز احسان تو گفتن

احقر کو یہان بہت دیر ہوگئی ایک شخص میرا انتظار کہنچتا ہوگا لہذا حضور سے رخصت چاہتا ہون عالم ممدوح نے فرمایا کہ بہت خوب اپنے کام مین حرج نکیجیئے فقیر نقلی سلام کرکے روانہ ہوے اور مسافر خانہ مین اپنے فرودگاہ پر آئے ایک شب یہان قیام کیا صبح کو دار الخلافت کیطرف روانہ ہوے بعد قطع مراحل اپنے مکان مین پہونچے تہوڑی دیر آرام لیا لباس فقیری اوتارا غسل کیا گرد و غبار سفر سے پاک وصاف ہوے اور وزیری پوشاک پہنکر بادشاہ وقت کے حضور مین گئے بادشاہ نے پوچہا کہ کام کر آئے وزیر نے کہا کہ حضور بہت اچھی طرح سے پوچہا کہ دونون مین کیا فرق پایا عرض کیا کہ حضور وہ دونون بزرگ آسمان معرفت کے آفتاب اور برج طریقت کے ماہتاب ہین کمترین بزرگی کے اعتبار سے اگر ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو سراسر ظلم ہو کیونکہ دونون کو علم مین پختہ عمل مین کامل پایا ہر ایک اونمین سے شریعت کا عالم ہی طریقت کا سالک ہی حقیقت سے واقف ہی اگر فرق ہی تو اسیقدر ہی کہ ایک پر

زہد غالب ہی اور دوسرا زاہد بہی ہی اور فقرا کی خدمت کا طالب بہی ہی دونون خدا کے دوست ہین اور دونون خدا کے مقبول ہین **بادشاہ نے کہا** کہ عمل دیکہنے سے اور علم مذاکرہ سے معلوم ہوسکتا ہی لیکن خدا کا مقبول ہونا تمنے کیونکر معلوم کیا **وزیر نے کہا** کہ حضور اس کمترین کے مرشد قدس سرہٗ بہت بڑے عالم اور درویش کامل تھے اون سے کمترین نے ایکروز پوچہا تہا کہ حضرت۔ خدا کی درگاہ مین کسی کا مقبول یا مردود ہونا دنیا مین بہی معلوم ہوسکتا ہی تو اونہون نے یہ جواب دیا تہا کہ یقینی طور پر تو نہین معلوم ہوسکتا ہان کسیقدر علامت اور نشانی اوسکے واسطے ہی کمترین نے پوچہا تہا کہ وہ نشانی کیا ہی تو اونہون نے فرمایا تہا کہ حقوق العباد کا مظلمہ بہت سخت ہی اللہ تعالی شانہ جسکو اپنا مقبول فرماتا ہی تو اوسکو حقوق العباد کے مظلمہ سے محفوظ رکہتا ہی اس وادی پرخار مین اوسکو گرفتار نہین ہونے دیتا مخلوق پر ظلم کرنے سے اوسکو بچاتا ہی اوسکے ہاتہہ اور زبان کو خلق پر تعدی اور جور کرنے سے روکدیتا ہی یہ نشانی بظاہر مقبولیت کی ہی اور حق سبحانہ جسکو مردود کرتا ہی وہ شب و روز بندگان خدا پر ظلم کیا کرتا ہی یہ نشانی ظاہر مین مردودیت کی ہی اور خلق خدا پر ظلم کرنا ایک طور پر نہین ہی بلکہ بہت سے اوسکے اقسام ہین ۱ چوری کرنا ۲ کسیکی کوئی چیز چہین لینا ۳ کسی کو ناحق مارنا ۴ ناحق قتل کرنا ۵ کسی کا حق تلف کرنا ۶ کسی کے مال کو ضرر پہونچانا ۷ کسی کی آبرو کو ضرر پہونچانا [illegible] ۹ کسیکی زوجہ یا دختر یا خواہر وغیرہ پر بغیر نکاح کے دست درازی کرنا ۱۰ کسی کے ایمان اور اسلام کو ضرر پہونچانا ۱۱ کسی کی عیب گوئی کرنا ۱۲ کسی کی عیب جوئی کرنا ۱۳ کسی کے ساتہہ دغابازی کرنا ۱۴ کسی کو بدنام کرنا ۱۵ کسی کے ساتہہ گمان بد کرنا ۱۶ کسی کے آرام مین تفرقہ ڈالنا ۱۷ کسی کے احسان کو نماننا ۱۸ کسی کی خدمت کو نماننا ۱۹ بائع کو قیمت [illegible] ۲۰ نوکر کو تنخواہ پوری ندینا ۲۱ مزدور کو مزدوری کامل ندینا ۲۲ منعم کی نعمت [illegible] ادا کرنا ۲۳

اہل کرامت کی تعظیم نکرنا ۲۴ اہل رحم پر رحم نکرنا ۲۵ بزرگونکی خدمت مین بی ادبی کرنا ۲۶ بلاوجہ شرعی کسی کو رنج دینا تکلیف پہونچانا ستانا آزردہ کرنا ۲۷ اہل ہنر کے ہنر کو چھپانا ۲۸ اہل ہنر کے ہنر کو عیب ظاہر کرنا ۲۹ اہل کمال کے کمال کو چھپانا ۳۰ اہل کمال کی ذلت چاہنا ۳۱ اہل نعمت کی نعمت کا زوال چاہنا ۳۲ نفسانیت سے کسی پر اعتراض کرنا ۳۳ حسد سے کسی کے کلام پر اعتراض کرنا ۳۴ عداوت سے عمدہ کلام کی داد ندینا ۳۵ دشمنی سے اچھے آدمی کو برا کہنا ۳۶ کسی کو گناہ کی تہمت لگانا ۳۷ کسی کا عیب ظاہر کرنا ۳۸ جسمین صفت محمود بھی ہی اور صفت مذموم بھی ہی اوسکی صفت مذمومہ کو بیان کرنا اور صفت محمودہ کو چھوڑ جانا ۳۹ کسی کو بہتان لگانا ۴۰ کسی سے وعدہ کرکے وفا نکرنا ۴۱ کسی کے کام مین حرج ڈالنا وغیرہ وغیرہ جس سے بندگان خدا کو بلاوجہ شرعی ایذا پہونچے وہ ظلم مین داخل ہی انتہی کلام المرشد الموصوف — تو کمترین نے جو اون دونون بزرگونکو خدا کا مقبول کہا ہی تو اس بنا ہی کے اعتبار سے کہا ہی اور امر واقعی تو خدا ہی خوب جانتا ہی تقدست اسماؤہ بادشاہ نے کہا کہ ظلم کے تو تمنے بہت سے اقسام بیان کئے کسطرح سب سے اون دونون کو منزہ اور مبرا معلوم کرلیا وزیر نے عرض کیا کہ ظلم کے سب اقسام مذکورہ سے منزہ یا اون سب کا مرتکب معلوم کرلینا تو خاص اوس بستی کے رہنے والونکو بھی دشوار ہی دو گھڑی کی ملاقات مین کیونکر ہوسکتا ہی لہذا احقر ترین نے اوس ظلم پر نظر رکھی جس سے ہر شخص کا حال بہت ہی جلد معلوم ہوجاتا ہی یعنے غیبت اور عیب گوئی کو اون سب ظلمونکا مقدمۃ الجیش اور پیشرو قرار دیا کہ اِس سے اون دونون شخصونکی بزرگی یا خردی کا پتا ملجائیگا کیونکہ یہ ظلم بہت جلد کہلجاتا ہی ذرا بھی دیر نہین لگتی جب ایک شخص کے روبرو اوسکے ہم پیشہ کا ذکر کیا جاتا ہے

تو وہ اگر ظالم اور نا اہل ہی کچھ نکچھ اوسکی برائی علی الفور زبان پر لاتا ہی آخرت کی باز پرس کا مطلقا
خیال نہین کرتا بلکہ اوسکو ظلم اور معصیت ہی نہین سمجھتا علی الخصوص علمای سوء اور بعیل
مین یہ ظلم زیادہ شایع ہی کہ جب ایک کے روبرو دوسرے کا ذکر کرو تو وہ یہی کہتا ہی کہ اجی وہ کیا
جانتا ہی اور اوسکو کیا آتا ہی پس کمترین نے اس معیار سے جو کام لیا اون دونون بزرگونکو
زر کامل العیار پایا بادشاہ نے پوچھا کہ کیونکر وزیر نے عرض کیا کہ پہلے کمترین فلان بزرگ
کی خدمت مین پہونچا امتحاناً اونکے ہم پیشہ کی برائی کرنے لگا کہ یہ بھی اگر میرے ہمزبان ہو گئے
تو معلوم ہو جائیگا کہ جادۂ معرفت سے اِنکا سجادہ کوسون دور پڑا ہوا ہی لیکن جناب عالی
اوس برائی کرنے کیوجہ سے اونھون نے ایسی میری خبر لی کہ جان چھڑانا مجھکو مشکل پڑ گیا
آخر بہزار خرابی اونکے حلقۂ گرفت سے نکل بھاگا پھر جب دوسرے بزرگ کی خدمت مین
حاضر ہوا تو اوسی امتحان سے کام لیا وہان بھی وہی معاملہ پیش آیا۔ وزیر نے اپنی گفتگو
اور اون دونون بزرگون کی گفتگو جو اوس کو رہو چکی مفصل بادشاہ کو سنادی بادشاہ نے کہا کہ واقعی
یہ نشانی ہی اونکی مقبولیت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ کہ میری ریاست مین بھی ایسے صاحب
معرفت اور صاحب کمال لوگ موجود ہین فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ راقم الحروف کہتا ہی کہ جسکو پہچان ہی
اوسکے نزدیک یہ حکایت جسم تصوف کی جان ہی خالق انام اِس مستہام اور جملہ برادران اسلام
کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دے بطفیل حبیبہٖ سیّد المرسلین و خاتم النبیّین و صلّی اللّٰہ
تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ اجمعین ۔

حکایت ایک شخص کسی محفل مین ایک درویش صاحب معرفت کی بدگوئی کرتا تھا کہ عیّار
ہین مکّار ہین تارک الدنیا للدنیا ہین تحصیل جاہ و مال کے واسطے درویشی اختیار کی ہی

اتفاقاً اوس محفل مین ایک مرید اونکا ذات کا پٹھان بھی موجود تہا اوسکو برا معلوم ہوا کہنے لگا کہ خاموش کیا واہیات بکتا ہی ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنۂ پاکان کند

وہ بزرگ صاحبِ علم ہین صاحبِ عمل ہین صاحبِ معرفت ہین اونکی جناب عالی مین گستاخی کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو خراب کرتا ہی زبان کو بند کرو ورنہ تیرے حق مین اچھا نہو گا بدگوی مذکور نے کہا کہ جو شخص بکر و دغا سے مسلمانون کا مال تلف کرے اور اپنے قبضہ مین لاوے اوسکا عیب ظاہر کرکے مسلمانون کو اوسکے فریب سے بچانا چاہیے تحصیلِ زر کا اونکو علم ہی اور عمل اور عبادت بھی اسی واسطے ہی کہ روپیہ ہاتھہ آوے عراقی کا یہ شعر گویا اونہین کے حسبِ حال ہی ؎

بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد	کہ مرا خراب کردی باین سجدۂ ریائی

اور تو زبان کو سنبھال کر بات کر ورنہ مین بھی سپاہی آدمی ہون فرہ چلہا دونگا اسنا اٹھنا تھا کہ مرید مسطور لاٹھی لیکر کھڑا ہوگیا اور اودہر سے اوسنے بھی لاٹھی اوٹھائی ؎

دگر بر ہر دو جانب جاہلانند	اگر زنجیر باشد بگسلانند

لڑائی ہوی دونون زخمی ہوے دوسرے لوگون نے پکڑ لیا ورنہ جان جانے پر نوبت آگئی تھی ـ بزرگ موصوف بھی اوسی بستی مین تشریف رکھتے تھے لوگ دونون کو پکڑ کر [illegible] لیگئے پوچھا کہ لڑائی کا کیا سبب ہوا مرید مسطور نے عرض کیا کہ حضرت آپکو یہ شخص [illegible] ایسا تھا مین نے منع کیا جب اسنے نمانا تو مین نے اس سے لڑائی کی لوگون نے [illegible] نہین اسکو مار ہی ڈالتا بزرگ موصوف نے مرید مسطور سے فرمایا کہ ای شخص تو اور [illegible] نے پیر بھائی ہین سب کے سب بے وقوف ہین میری دغابازی اور ریاکاریے کو

کسینے نہ پہچانا اگر پہچانا تو اسی شخص نے پہچانا اور اوس بدگو کیطرف خطاب کرکے کہا کہ بہائی تو
بڑا عقلمند اور دقیقہ رس آدمی ہی کہ مینے دغابازی سے بہتو نکا مال کہایا اور اونمین سے
ایک نے بھی مجکو نہ جانا اور تو مجکو خوب ہی جا گیا اچھی طرحسے پہچان گیا اور دوسرے خدام کو
حکم دیا کہ ان دونون کو لیجاؤ علیحدہ علیحدہ مکانمین رکھو کسی ہوشیار جراح سے انکا علاج
کراؤ اشیای ضروری مہیا کردو کھانے پینے کی خبر رکھو جب تندرست ہو جاوین تو ہمارے
پاس لانا۔ الغرض جب دونون اچھے ہو گئے تو بزرگ ممدوح کیخدمت مین لائے گئے
بزرگ نے اپنے بدگو کو ایک گھوڑا اور دوسو روپیہ نقد دیکر روانہ کردیا اور مرید کو اپنے پاس
رکھلیا اور اوسکی تعلیم مین کوشش فرمائی جہالت اوسکی نکالڈالی اور معرفت کی دولت سے
توانگر کردیا مرید نے مرشد کا شکر ادا کیا قدم چومے اور اپنے گھر کی راہ لی **واصل**

چون ببوسم بر طریق شکر دست و پای شیخ	دست من بگرفت و با دلدار ہم آغوش کرد

راقم الحروف کہتا ہی کہ مرد عاقل کے نزدیک درویش موصوف کا یہ کمال کہ اپنے بدگو کے
ساتھہ احسان مذکور کیا بڑا کر ہی اوس کمال سے جو اپنے مرید مزبور کے ساتھہ ظاہر فرمایا کیونکہ
وہ نفس پر بہت شاق ہوتا ہی فافہم **حکایت** حضرت سید التابعین اُستاذ المحدثین امام
المجتہدین مرشد الاولیا و المتقین ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مشہور با مام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اپنے شاگردون کی تعلیم مین مشغول تھے ایک خاکروب کہین اپنے کام کو جاتا تھا امام موصوف
کی نظر جو اوسپر پڑی تو کھڑے ہو گئے اوسکی تعظیم کی جب وہ چلا گیا تو امام صاحب بیٹھہ گئے
شاگردون نے کہا کہ حضرت۔ یہ شخص تو خاکروب تھا آپنے اوسکی تعظیم کی حضرت نے فرمایا
کہ بہائی مین جانتا ہون کہ یہ شخص خاکروب ہی لیکن چونکہ میرا اُستاد ہی اسوجہ سے مین نے اوسکی
تعظیم کی شاگردون نے کہا کہ حضرت یہ تو جاہل آدمی ہی آپنے فرمایا کہ جاہل سہی لیکن [illegible]

شاگردون نے کہا کہ کس کتاب کا سبق آپنے اس سے لیا اور کون سی حدیث آپنے اس سے حاصل کی ہی جو یہ شخص آپ کا اُستاد ہوگیا امام صاحب نے فرمایا کہ اوستاد ہونا فقط کتاب کا سبق لینے اور حدیث ہی حاصل کرنے سے نہین ہوتا بلکہ کوئی بہی فائدہ علمی ہو اور وہ جس طریق سے حاصل کیا جاوے حاصل کرنے والا شاگرد ہو جاتا ہی اور جس سے حاصل کیا ہی وہ اُستاد ہو جاتا ہی شاگردون نے پوچہا کہ کونسا فائدہ علمی آپنے اس سے حاصل کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ایک روز مین نے اس سے دریافت کیا تھا کہ کُتّا بالغ کب ہوتا ہی اسنے بتایا تہا کہ جب ٹانگ اوٹھا کے پیشاب کرتا ہی اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ بالغ ہوا ۔ اوس روز سے مین اسکو اپنا اُستاد سمجھتا ہون فقط راقم الحروف کہتا ہی کہ سبحان اللہ جب تو امام الائمہ اور سراج الاُمّہ آپکا خطاب ہوا ۔ اور اس زمانہ مین جو ارذال ہین وہ تو بہت سے فوائد علمی حاصل کرتے ہین اور باوجود اسکے شاگردی سے انکار کرتے ہین بلکہ اپنے اُوستادون کی بدگوئی کیا کرتے ہین اور اونکے بدخواہ رہتے ہین اور کیونکر ایسا کرین کہ نطفۂ حرام ہین مصراع اصل بد از خطا خطا نکند ۔

حکایت حضرت مولانا شاہ لال صاحب نقشبندی مجدّدی رای بریلوی قدس سرہ العزیز بہت بڑے عالم اور متقی اور درویش کامل تھے جو شخص کہ خلاف شرع ہوتا اوس سے ملاقات نکرتے فرماتے تھے کہ خلاف شرع کی صورت دیکہنے سے دل مکدر ہو جاتا ہی اپنے احاطہ مین مسجد تعمیر فرمائی تہی نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھہ اوسی مین ادا کرتے اور احاطہ کے دروازے پر دربان مقرر کیا تہا اوسکو حکم دیا تہا کہ جسکی صورت یا لباس شرع شریف کے خلاف ہو اوسکو اپنے پاس نہ آنے دینا ۔ نواب شجاع الدولہ بہادر رئیس لکہنؤ غفر اللہ لہٗ علمای اہلسنت [illegible] اہلسنت کے ساتھہ نہایت اعتقاد رکھتے تھے ۔ کوئی دشمن فوج لیکر اونکے مقابلہ کو

آیا تھا نواب موصوف اپنا لشکر ہمراہ لیکر اوسکے دفع کرنیکے واسطے تشریف لیئے جاتے تھے شہر رای بریلی راہ مین تہا جب نواب صاحب مع لشکر اس شہر مین پہونچے تو لوگون سے دریافت کیا کہ اِس شہر مین کوئی عالم دُرویش رہتے ہین لوگون نے مولانا شاہ لال صاحب کا نشان دیا نوابصاحب نے دل مین کہا کہ اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اس مہم کی فتح کیواسطے اونکی دعا کا لشکرِ ظفر پیکر اپنے ہمراہ لینا ضرور ہے سعدی ؀

اگر بر فریدون زد از پیش بُرد	ہر آن کہ استعانت بدرویش بُرد

حضرت اُسوۃ العارفین مولانا شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے جُبۂ شریف نے زبدۃ المجاہدین حضرت سلطان محمود غزنوی طاب ثراہ کو وقت محاصرۂ قلعہ سومنات کے کیا عمدہ اثر دکھایا تھا کہ چہار طرف سے کُفّارِ بدکردار کے لشکرِ بیشمار نے سلطانِ ممدوح کے لشکرِ قلیل کو گھیر لیا تھا قریب تھا کہ لشکرِ اسلام روشنی برق کیطرح اوس دل بادل کی تاریکی مین گم ہوجاوے سلطان موصوف نے جُبۂ ممدوحہ کو وسیلہ گردان کے حضرت مجیب الدعوات عظمت برہانہٗ کی بارگاہ عالی مین دعا مانگی فورًا وہ ابرِ غلیظ پراگندہ اور منتشر ہوگیا یعنے سلطانِ موصوف نے فتح پائی ــ نواب موصوف یہ خیال کرکے مولانا شاہ لال صاحب کی ملاقات کو گئے دربان مانع ہوا کہ آپکی صورت خلاف شرع ہی ایسے آدمی کے جانے کی ممانعت ہی نواب صاحب نے کہا کہ بہائی تم اطلاع تو دیدو کہ شجاع الدولہ خدمتگارِ ریاستِ لکھنؤ قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوا ہی ــ دربان نے جاکر اطلاع دی اور یہ بھی عرض کردیا کہ نواب صاحب کی موچھین مقدار ابرو سے زیادہ بڑہی ہوی ہین حضرت نے فرمایا کہ آنے دو دربان نے جاکر کہا کہ آپ کو اجازت ہی جایئے ملاقات کیجیئے نواب صاحب اندر آئے سلام کیا حضرت نے سلام کا جواب دیکر اپنے قریب نوابصاحب کو بٹھلایا اور احوال پرسی تو نہاد

بعد فرمایا کہ نوابصاحب مجکو آپسے کچہ کہنا ہی ذرا اپنا سر نزدیک لائیے نوابصاحب سر نزدیک لائے
حضرت نے قلمدان سے قینچی نکالکر ایک طرف کی موچھہ اڑادی اور فرمایا کہ نوابصاحب شرع
اطہر کا حکم تو فقیر نے ادا کردیا ہی یہ آئینہ موجود ہی اب اپنے ہاتہہ سے دونون موچہین برابر
کرلیجئے نواب صاحب نے اپنے ہاتہہ سے دونون موچہون کو درست کرلیا پہر عرض کیا کہ
مین حضرت سے دعا کا امیدوار ہون کہ اس لڑائی مین ظفریاب ہون حضرت نے دوچار
نصیحتین نوابصاحب کو اور بہی کین بعدازان فرمایا کہ جاؤ انشاء اللہ المستعان تم ظفریاب
ہوگے دشمن پر فتح پاؤگے نوابصاحب سلام کرکے رخصت ہوے باہر آکر اپنے امیرون سے
کہنے لگے کہ مین نے خدا کے شیرون کا حال کان سے سنا تہا سو آج آنکہہ سے دیکہہ لیا واقعی
خدا کے شیر نہ نواب سے ڈرتے ہین اور نہ بادشاہ کا خوف کرتے ہین حقیقت مین یہ بزرگ
خدا کے ولی ہین اب مجکو اپنے دشمن قوی سے کچہ خوف نہین ہی اونکی دعا کا لشکر میرے
ہمراہ ہی

تیر جستہ باز گرداند ز راہ	اولیا را ہست قدرت از اِلٰہ

قصہ مختصر نواب صاحب لڑائی پر گئے باوجودیکہ دشمن کی فوج نوابصاحب کے لشکر
سے بہت زیادہ تہی اللہ سبحانہ نے اپنے دوست کی دعا کے طفیل سے نوابصاحب کو فتح
دی دشمن پر ظفریاب کردیا فقط راقم الحروف کہتا ہی کہ طالبان خدا کو چاہئے کہ
اس حکایت مین غور کرین اور سمجھین کہ خلافِ شرع ہونا ایسا برا ہی کہ بعض اولیا نے مخالف
شرع سے ملاقات ترک کردی ہی پس جہانتک ممکن ہو شرع شریف کے موافق چلنے
مین کوشش فرماوین اور خود کو اگر کوئی نصیحت کرے تو اگرچہ بروجہ سختی ہو قبول کرین برا
نمانین نواب موصوف کی طرح عالی ظرفی اور تحمل اختیار کرین لیکن خود دوسرے شخص کو

نصیحت سختی سے ہرگز نکرین کہ سختی آمیز نصیحت سے اکثر لوگ آزردہ ہوجاتے ہین قبول نہین کرتے ہان اگر مولانا شاہ لال صاحب کا سا کمال پیدا کرلین تو اوسوقت مضائقہ نہین ہے ۵

حال پاکان را قیاس از خود مگیر		در نوشتن گرچہ ماند شیر و شیر

حکایت حضرت قطب حقانی غوث صمدانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے بڑے بڑے علمای نامی اور اولیای گرامی اونکی ذات سراپا برکات سے فیضیاب ہوے کسی سفر مین تشریف لیے جاتے تھے ایک بستی مین مقام کیا تھا ظہر کی نماز کیواسطے مسجد مین تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہین کہ مسجد کے گوشہ مین ایک درویش سو رہے ہین حضرت مجدد قدس سرہ نے چاہا کہ اونکو نماز کیواسطے بیدار کرین پھر یہ خیال کیا کہ یہ بزرگ شاید نماز پڑہکر سو رہے ہونگے خواب سے بیدار کرنا اچھا نہین ہی اپنی نماز پڑہکر فرودگاہ پر واپس آئے پھر جب عصر کی نماز کیواسطے مسجد مین گئے تو اوسوقت بھی درویش موصوف کو سوتا ہوا پایا بخیال مذکور پھر بیدار نکیا اپنی نماز پڑہکر چلے آئے مغرب اور عشا کی نماز کے وقت بھی وہی کیفیت گذری جب صبح کی نماز کیواسطے گئے تب بھی اونکو سوتا ہوا پایا اوسوقت حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ نے اونکو بیدار کیا وہ بزرگ اوٹھے وضو کیا جب نماز پڑہنے کیواسطے کھڑے ہوے تو وقت ظہر کا نمودار ہوا جب ظہر کی نماز پڑہ چکے تو عصر کی نماز کا وقت ظاہر ہوا اونھون نے عصر کی نماز ادا کی پھر مغرب کی نماز کا وقت نمود ہوا اونہون نے مغرب کی نماز پڑہی وعلی ہذا القیاس عشا کی نماز اور فجر کی نماز پڑہکر کہا کہ میان شیخ احمد اسطرح نماز پڑہا کرو حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جناب من قصداً بلا عذر نمازون کو اوقات معینہ سے قضا کر نا یا ین

خیال کہ ہم کرامت سے اون اوقات کی صورت مثالی ظاہر کرکے نماز فنکو پڑہ لین گے جائز نہین ہی کرامت مطلوب نہین ہی استقامت مطلوب ہی آپنے نہین سُنا اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ اور آپنے نہین پڑہا فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ - وہ بزرگ چونکہ کامل تھے سمجھہ گئے فرمانے لگے کہ میان شیخ احمدؒ واقعی تمھاری رای صائب ہی اور میری رای مین خطا واقع ہوی آیندہ انشاء اللہ تعالی ایسا کیا کرونگا حقیقت مین اللہ تعالے نے تمکو الف ثانی کا مجدد کیا ہی فالحمد للہ علی ذلک فقط راقم الحروف کہتا ہی کہ درحقیقت استقامت کے مقابلہ مین کرامت کی کچہ حقیقت نہین ہی حکم خدا جل وعلا پر کامل طور سے جم جانا بہت بڑا کمال ہی ایخالق ذوالجلال اس کمال کے مال سے راقم الحروف کو بھی مالا مال کردے

گل پھینکے ہین اورون کیطرف بلکہ ثمر بہی		ای مالک گلزار چمن کچہ تو ادہر بہی

حکایت قامع اساس کفار مقبول خدای غفار خلیفہ دوم رسول مختار حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے غلام اسلم نام کے ساتھہ شہر مدینہ کے کنارے رات کے وقت تشریف لیگئے تہے کیا دیکھتے ہین کہ مدینہ کے باہر تھوڑی دور کے فاصلہ پر میدان مین آگ روشن ہی حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اسلم سے فرمایا کہ دیکھو تو یہ آگ کس نے روشن کی ہی کوئی قافلہ تو نہین آیا ہی کہ اوسنے دفع تاریکی یا رفع سردی کیواسطے آتش کو روشن کیا ہو اسلم نے عرض کیا کہ حضرت مجکو نہین معلوم ہوتا خلیفہ موصوف نے فرمایا کہ چلو دیکھین تو پس وہان تشریف لیگئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت ضعیفہ پتھرونکا چولہا بناکر اوسپر ہانڈی رکھے ہوی ہی اور اوسکے نیچے آگ روشن کررہی ہی اور چار پانچ چھوٹے چھوٹے بچے وہان بیٹھے ہوے رو رہے ہین خلیفہ موصوفؓ نے اوس عورت سے پوچھا کہ

یہ بچّے کیون روتے ہین عورت نے کہا کہ مارے بھوک کے روتے ہین خلیفہ ممدوح نے
پوچھا کہ اس ہانڈی مین کیا پکاتی ہو عورت نے کہا کہ پکانے کو کچھ بھی میرے پاس نہین ہی
ہانڈی مین صرف پانی ہی ہی بچون کے بہلانے کیواسطے اسکے نیچے آگ روشن کی ہی کہ
اونکو معلوم ہو کھانا پکرہا ہی بہلجاوین رونا موقوف کرین اور سوجاوین تو آگ کو بجھادون
عُمر نام ایک شخص ہی انکا خلیفہ اور بادشاہ ہی ہماری خبر نہین لیتا ہی خدا کے نزدیک ہمارا
اور اوسکا انصاف ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اوس بادشاہ کو تمھاری اس مصیبت پر اطلاع
ہی یا نہین عورت نے کہا کہ اگر اطلاع نہین ہی تو یہ بھی اوسکا قصور ہی جو شخص کہ بادشاہ
ہو اور اپنی رعیت کے حال سے اطلاع نرکھے تو سراسر تقصیروار ہی حضرت نے اَسلم سے
فرمایا کہ یہ عورت سچ کہتی ہی پھر وہانسے مدینہ مین واپس آئے اور آٹا اور دال اور چانول
اور گھی وغیرہ کھانے کا اسباب ایک کمل مین باندہا اور اسلم غلام سے فرمایا کہ یہ بوجھ اوٹھا کر
میرے سر پر رکھدے اَسلم نے عرض کیا کہ آپ اوٹھا کر میرے سر پر رکھدین تو مین لاد
کر لیچلونگا حضرت نے فرمایا کہ بھائی میرے سر پر گناہ ہونکا بوجھہ ہی سو یہ بوجھہ بھی میرے
ہی سر پر ہونا چاہئے کہ شاید اس بوجھہ کیوجہ سے وہ بوجھہ میرے سر سے اوتر جاوے اَسلم
نے بدرجہٴ ناچاری وہ بوجھہ اوٹھا کر حضرت کے سر مبارک پر رکھدیا حضرت قدم کو تیز کرکے بہت
جلد اوس مقام پر پہونچے جہان وہ بچّے رو رہے تھے وہ سب کھانے کا اسباب اوس عورت
کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ بہت جلد پکا کر بچون کو کھلا مین بھی پکانے مین تجکو مدد دیتا ہون اور
خود چولھے مین گھانس اور لکڑی وغیرہ رکھکر پھوکنے لگے اَسلم سے روایت ہی کہ حضرت چولھا
پھوکتے تھے اور دہوان ریش مبارک کے درمیان سے نکلتا تھا جب کھانا پک کر طیار
ہوا تو حضرت نے اپنے ہاتھہ سے رکابی مین نکالا اور بچون کے سامنے رکھکر فرمایا کہ کھاؤ

جب وہ کہانے لگے تو حضرت علیحدہ ہوکر میدان مین اونکے سامنے کھڑے ہوے اور جیسا کہ
کُتا بلی وغیرہ جانور کودتے ہین ویساہی حضرت بہی کودنے پھاندنے لگے اسلم نے کہا
کہ اے مومنون کے سردار مَا خُلِقْتَ لِهٰذَا یعنے آپ اسکام کیواسطے نہین پیدا
ہوے ہین یہ کیا جانورونکے افعال آپ عمل مین لاتے ہین یہ افعال آپکے مناسب نہین
ہین لیکن حضرت نے اسلم کی اس بات کیطرف التفات نفرمایا ویساہی کرتے رہے یہانتک
کہ وہ بچّے حضرت کے افعالِ مذکورہ دیکہکر ہنسنے لگے حضرت نے حق سبحانہ کا شکر ادا کیا
اور اسلم کا ہاتہہ پکڑکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوے اثنای راہ مین اسلم سے فرمایا کہ بہائی مین نے
ان بچّونکو روتا ہوا دیکہا تہا تو مینے چاہا کہ اونکو ہنستا ہوا دیکہکر اپنے مکان کیطرف چلون
اسوجہ سے وہ افعال مین عمل مین لایا فقط **فاضل واصل** سے یہ حکایت راقم الحروف
نے جب سنی تہی تو پوچہا تہا کہ آپنے کسی کتاب مین یہ واقعہ عجیبہ دیکہا ہی یا اپنے کسی اُستاد سے
سُنا ہی تو اونہون نے جواب دیا تہا کہ کتاب نور الابصار تصنیف حضرت مومن شبلنجی مصری
شافعی رحمۃ اللہ علیہ مین دیکھا ہی **راقم الحروف** کہتا ہی کہ طالبان صلاح کو فائدہ دینے
والے اس حکایت مین چند اخلاقِ حمیدہ ہین سـ۱ تواضع اسقدر کہ معزز پادشاہ اپنے سر پر
بوجہہ اوٹہاکر لیجاوے اور عار نکرے سـ۲ حلم اور بُردباری ایسی کہ پیرزن کی سخت باتین
سُنے اور غصہ نکرے سـ۳ مساکین کو مَا یُحْتَاجُ اِلَیْہِ نہایت سرعت اور محنت سے پہونچاوے
سـ۴ فقرا کو اپنے ہاتہہ سے کہانا پکاکر کہلاوے سـ۵ بندگان خدای رحیم کا دل خوش کرنے
[illegible] جانورونکے افعال عمل مین لاوے اور ننگ نکرے سـ۶ ایسا سردار ابرار ہوکر اپنے کو
[illegible] سمجہتا ہے سچ ہی ایسے ہی لوگ خدا کے مقبول ہوتے ہین اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِهٰذِهِ الشَّمَائِلِ
الْمَرْضِيَّةِ بِطُفَيْلِ حَبِيْبِكَ ذِي الْخَصَائِلِ الرَّضِيَّةِ ـــ

حکایت جناب مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب متوطن شہر سورت مدظلہ یہان یعنی جزیرہ معمورہ بمبئی مین کسی ضرورت کو آئے ہوے تھے برسات کا موسم تھا ایکروز مولانا واصل کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے احوال پرسی کے بعد فرمانے لگے کہ مولانا میرا جوتا ایسا پھٹ گیا ہی کہ چار قدم چلنا مجکو دشوار ہی بہزار خرابی آپکی ملاقات کو آیا ہون جس محلہ مین وکش ہون وہان بہت تلاش کیا کفش دوز نملا آپ براہ عنایت اپنے کسی شاگرد کو حکم کیجیئے کہ وہ کفش دوز کے پاس لیجاکر سلوا لادے واصل نے جو اوس جوتے کو دیکھا تو واقعی بہت ہی پھٹا ہوا تھا اور اوسکا تلا دیوارون سے بالکل الگ ہوگیا تھا واصل نے مولوی صاحب موصوف سے کہا کہ حضرت یہ جوتا تو پہنے کے قابل نہین رہا ہی میرے پاس تین جوڑے جوتے ہین اگرچہ مستعمل ہین لیکن تینون مضبوط ہین ایک کیمختی اور دوسرا انگریزی کا اور تیسرا سوتی زرد مخمل کا موجود ہی انمین سے جو چاہیے ایک پسند کرلیجیئے اپنے پانون مین پہنکر اس فقیر کا سر بلند کیجئے مولوی صاحب موصوف نے ہر ایک کو پہنکر دیکھا وہ تینون تین تین انگل مولوی صاحب کے پاؤن سے بڑے تھے فرمایا کہ ان مین سے ایک بھی میرے کام کا نہین ہی یہ جوتے آپکے پانون کے ہین یا کسی دیو کے آپ اوٹھا لائے ہین واصل نے کہا کہ میرے بزرگون کا جو قد و قامت تھا اوسکی نسبت مین بہت حقیر پیدا ہوا ہون ایسا کہ میرے والد ماجد عبد الرحیم خانصاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ یہ ہمارے گھر مین چوہا پیدا ہوا ہی میرے اکثر بزرگونکی ایک بکرا ہر روز خوراک تھی دو دو ہزار روپیہ ماہوار سرکار لکھنؤ سے پاتے تھے وہ سب کھانے اور کھلانے مین صرف ہوتا تھا اور وہ لوگ کام بھی ویسا ہی کرتے تھے جب کفار مرہٹہ سے مقابلہ ہوا ہی تو اون کا تبر کافر کے سر پر پڑتا تھا اور گھوڑے کے نیچے آکر ٹہرتا تھا کفار کہتے تھے کہ یہ لوگ آدمی نہین ہین دیو ہین آخر کو بھاگ کھڑے ہوے اسی لڑائی کی فتح کے

صلہ مین جاگیر چودہ گانون کی سرکار لکھنؤ سے ہمارے بزرگونکو عطا ہوئی تھی خالصہ ایک گانون ہی اونمین سے تو اگر آپ اون لوگونکا پانون دیکھتے تو اور زیادہ گھبراتے میری خوراک بہت کم ہی اسیقدر کہ ایک سیر گوشت اور آدہ سیر ملائی اکثر کہایا کرتا ہون اس نیت سے کہ شاید راہ خدا مین کام آوے کسی کافر یا ظالم یا مفسد کے سر پر اپنا تبر بھی پڑ جاوے فقرا کی کفش برداری کی برکت سے فقیر ہوگیا ہون لیکن حضرت یہ جبلت کہین انسان سے منفک ہوتی ہی یہی وجہ ہی کہ خدا جلّ و علا کے سوا کسی سے دل نہین ڈرتا ہی نہ کسی عالم سے ڈرتا ہی اور نہ کسی فاضل سے اور نہ کسی درویش سے اور نہ کسی سپاہی سے اور نہ کسی پہلوان سے اور نہ کسی بادشاہ سے اور نہ کسی امیر سے اور نہ کسی فوج سے اور نہ کسی لشکر سے ہان عقلمندونکی صحبت سے اسقدر عاقبت اندیشی حاصل ہوگئی ہی کہ اگر کوئی ظالم ظلم کرے اور طاقت مین زیادہ ہو یا کسی اور وجہ سے سزا دینا علی الفور مصلحت نہو تو اوسوقت سلام کرکے ٹالجائیے ؎

ناسزائے را چو بینی بختیار		عاقلان تسلیم کردند اختیار

الفرار فی وقتہ ظفر پر عمل کیجیے اور کوئی جزئی کتب شرعیہ مین اوسکو سزا دینے کیواسطے تلاش کیجیے اگر ملجاوے تو موقع کا وقت تجویز کرکے مولانا سعدیؒ کے قول کو عمل مین لائیے ؎

باش تا دستش ببندد روزگار		پس بکام دوستان مغزش برآر

طالبعلمی کے زمانہ مین برسون پیٹ نہین بہرا سوکھی اور روکھی روٹیان سالہا سال کھانے کا اتفاق ہوا رانون کو آرام نہین پایا اسوجہ سے گلبن قامت سوکھہ گیا ورنہ کسیقدر رنگ دکھاتا اور سوکھہ جانے پر بھی ایک فرنگن اور چند زنان ہند عنفوان شباب مین فریفتہ ہوگئی تہین لیکن اللہ سبحانہ نے حرام سے محفوظ رکھا مولوی عبدالرحمن صاحب نے فرمایا کہ معلوم ہوا آپ عنین ہین اونہون نے کہا کہ مولویصاحب واقعی مین نامرد ہون کوئی کام مردی کا مجھ سے

سرانجام نپایا زبانی جمع خرچ بہت کچھ رکھتا ہون مولوی صاحب نے کہا کہ اچھا جوتا ہمارا سلوا دیجیے
تو ہم آپ کو مرد سمجھین گے واصل نے کہا کہ بہت خوب اب ضرور مین آپ کا جوتا سلوانے مین
کوشش کرونگا کہ آپکے نزدیک تو میری مردی ثابت ہو جاوے پھر واقع مین ہو خواہ نہو اور ایک
شاگرد سے کہا کہ بھائی مولوی صاحب کا جوتا سلوا لا کہ تیرے استاد کی مردی ثابت ہوتی
ہی شاگرد نے جو دیکھا تو بارش کیوجہ سے کیچڑ مین جوتا ایسا لت پت تھا کہ اوسکی طبیعت نے
جوتے کو اوٹھا کر لیجانا گوارا نکیا اور بپاس ادب یہ بھی نہ کہہ سکا کہ مین نہ لیجاؤنگا بلکہ یون کہا
کہ موچیونکی دکانین آج بند ہین مین جا کر دیکھتا ہون اگر کوئی موچی ملگیا تو اوسکو یہان لاتا
ہون الغرض گیا اور آکر کہا کہ کوئی موچی نہین ملا واصل نے دوسرے شاگرد سے کہا اوس
نے بھی ایسا ہی کیا تیسرے کو حکم کیا اوسنے کہا کہ آج ہندؤنکا فلان تہوار کا دن ہی اس
وجہ سے اکثر دکانین بند ہین موچی نہین ملیگا اور اگر ملیگا بھی تو آج سیئےگا نہین مولوی صاحب
نے کہا کہ بڑی مشکل ہوی مجھ سے چار قدم نہین چلا جاتا ہی واصل نے دیکھا کہ مولوی صاحب
نہایت تشویش مین ہین انکی تکلیف اگر میری وجہ سے رفع ہو تو موجب خوشنودی خدا ہی
خود اوٹھ کھڑے ہوے اور مولوی صاحب کا جوتا کیچڑ بھرا ہوا اپنے ہاتھ مین اوٹھایا مولوی
صاحب نے کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین مین آپکا قدیمی دوست ہون اسوجہ سے بے تکلفی اور دل لگی
کی باتین آپسے کرتا ہون لیکن یہ نہین چاہتا کہ آپ میرا جوتا اپنے ہاتھ مین اوٹھاوین مجھکو ننگے پاؤن
رہنا منظور ہی لیکن یہ بے ادبی مجھ سے ہرگز نہو گی اور واصل کے ہاتھ سے جوتا چھین لیا راقم
الحروف کہتا ہی کہ ماضی بعید مین زمانہ طویل تک ان دونون کی یکجائی رہی تھی بلکہ بعض
کتابون مین یہ دونون سامع اور قاری بھی رہے تھے اس سبب سے مولوی صاحب نے
قدیمی دوست فرمایا واصل نے کہا کہ افسوس باوجود اسقدر یکجائی کے آپنے میری طبیعت کو

نہ پہچانا کہ مین ہر مسلمان کا جوتا اوٹہانے کو اپنا فخر سمجھتا ہون اور آپ تو میرے مخدوم ہین مولوی صاحب نے فرمایا کہ جی ہان مصراع من خوب می شناسم پیران پارسا را ۔ آپ دوسرونکا جوتا اوٹہایا کیجیے لیکن حضرت میرے جوتے کو ہاتھہ نہ لگائیے واصل نے کہا کہ آپ کا جوتا بہی چند بار اوٹہا چکا ہون مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری نادانستگی مین اوٹہایا ہوگا میرے سامنے آپ نہین اوٹہا سکتے اور آج تو اگر آپ اوٹہا کر لے بہی گئے تو موچی نہین ملیگا واصل نے کہا کہ جناب من ڈہونڈہنے سے وہ محبوب ملجاتا ہی جسکی صفت یہ ہی

دور بینانِ بارگاہِ الست		غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست

پہر بہلا کفش دوز کیونکر نملیگا مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر ملا بہی تو سیئے گا نہین کیونکہ اون لوگون کا آج تہوار کا دن ہی آپکے چند تلامذہ نے خبر دی ہی واصل نے کہا کہ جب وہی محبوب صاحبِ کبر و ناز۔ عجز و نیاز سے راضی ہوجاتا ہی تو انسان سراپا عجز کی کیا حقیقت ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ کچہ بہی ہو لیکن مین آپکو جوتا ہرگز نہ اوٹہانے دونگا واصل نے دل مین کہا کہ یہ سونے کی چڑیا بغیر دانہ کے دام مین نہین آویگی ماحضر اونکی خدمت مین حاضر کیا اور کہا کہ اسکو نوش فرمائیے مولوی صاحب کہانے مین مشغول ہوے واصل نے غفلت دیکر جوتا اوٹہالیا اور بازار کی راہ لی شاگرد لوگ دوڑے کہ ہمکو دیجیے ہم اوٹہا لے چلتے ہین واصل نے کہا کہ آپ لوگون کی کارگذاری معلوم ہوگئی اب آپ سب تشریف رکہیے آرام کیجیے ہان ہمارے مخدوم کی خدمت مین حاضر رہیئے کہانا کہلائیے پانی پلائیے ہاتھہ دہلائیے برتن اوٹہائیے پان حاضر کیجیے اور بچہونا بچہا کر عرض کیجیے کہ آپ آرام فرماوین واصل کسی ضرورت کیواسطے گیا ہی انشاء اللہ تعالی عنقریب حاضر ہوتا ہی۔ باوجودیکہ اوسوقت کسیقدر بارش کا ترشح بہی ہورہا تہا لیکن بندہ خدا نے کچہ خیال نکیا اور کوچہ گردی

اختیار کرلی جس موچی کی دکان پر جاتے ہین بند پاتے ہین بمبئی کے چند محلہ تلاش کر مارے
کفش دوز کہین نملا آخر بمصداق مَن طَلَبَ وَجَدَ فوجد بہت دور جاکر ایک
موچی کی دکان کہلی پائی اوس سے کہا کہ بہائی مزدوری لو اور یہ جوتا سی دو اوسنے کہا کہ
صاحب ہم نیا جوتا بنایا کرتے ہین پرانا جوتا نہین سیتے ہین اور آج تو ہمارا تہوار ہی ابہی
ہم دکان بند کرنے والے ہین واصل نے کہا کہ ہمارے پاس جوتا سینے کے اوزار نہین
ہین ورنہ ہم خود اپنے ہاتہہ سے سی لیتے اور تمہارے پاس تو اوزار موجود ہین اگر سی دوگے
توکیا نقصان لازم آئیگا جب بہت طرحسے اوسکو سمجہایا تو اوسنے کہا کہ صاحب اسمین
محنت بہت ہی اگر چار آنے مزدوری دو تو خیر سی دینگے غرض واصل نے کہہ سنکر دس ا
فلوس پر اوسکو راضی کیا اور جوتا سلوا کر مولوی صاحب کی خدمت مین حاضر کیا مولوی
صاحب نے فرمایا کہ مولانا یہ آپنے کیا کیا مجکو آپنے کانٹون مین گہسیٹا واصل نے کہا کہ مولوی
صاحب آپ یہ کیا فرماتے ہین چند طرحسے آپ کی تعظیم مجہپر واجب ہی اول تو آپ میرے
ساتہہ محبت رکہتے ہین دوسرے صاحب علم ہین تیسرے اہل صلاح و تقوی ہین

چوتہے میرے مکانپر تشریف لائے ہوی ہین

گرسگانت را خلد خاری بپا از بہر آن	غیر نوک نشتر مژگان من سوزن مباد

قصہ مختصر مولوی صاحب عذر و معذرت کرکے اوسی روز تشریف لیگئے چند روز کے
بعد پہر تشریف لائے اور واصل سے فرمایا کہ مولانا مجکو اپنا مرید کر لیجیے اور سلسلہ علیۂ
قادریہ مین داخل کر دیجیے واصل نے کہا کہ حضرت آپ اپنے واسطے کوئی پیر کامل
تلاش کیجیے اور یہ فقیر تو ناقص آدمی ہی اپنی عمر بطالت اور معصیت مین صرف کرچکا ہی
اور کر رہا ہی گویا یہ شعر میرزا جلال الدین اسیر اصفہانی غفر اللہ لہ نے اسی فقیر کی زبان سے

نظم فرمایا ہی

نسخہ آشفتہ دیوانِ عمرِ ما مپرس | خط غلط معنی غلط انشا غلط املا غلط

انسان مرید اوسکا ہوتا ہی جو اپنے سے کمال زیادہ رکہتا ہو اور حال یہ ہی کہ آپ مجہ سے عمر مین زیادہ علم مین یا دہ عمل مین زیادہ ہین چنانچہ آپ خود فرما چکے کہ تو عنیّن ہی اور یہ بھی کہہ چکے ہین مصراع من خوب می شناسم پیرانِ پارسا را پہر ایسے شخص سے بیعت کرنی عجیب بات ہی مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب تمہاری مردی ہمارے نزدیک ثابت ہو گئی ہی واصل نے کہا کہ اگر جوتا سینے یا سلوانے سے مردی ثابت ہو تو دنیا مین جتنے چمار ہین سب کے سب مرد قرار پاوین حالانکہ مردی دوسری چیز ہی حضرت مولانای روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین

مرد نبود آنکہ صفہا بشکند | مرد آن باشد کہ خود را بشکند

مولوی صاحب نے فرمایا کہ بس صفتِ خود را بشکند ہمنے آپ مین دیکھی لہذا آپ کی مردی کے قائل ہوے واصل نے کہا کہ حضرت۔ صفت خود شکستگی بہت مشکل امر ہی فقط اس کام سے حاصل نہین ہوتی منزل بسیار دور است مولوی صاحب نے فرمایا کہ او سرود جو مین نے آپ سے باتین کی تہین وہ محض دل لگی کے طور پر کی تہین کہ آپ اور مین چند روز ہم سبق رہے ہین اور یکجائی تو بہت روز تک رہی مین آپ کے حال سے اچھی طرح سے واقف ہون حق یہ ہی کہ اللہ تعالی نے علم اور اخلاق دونون مین آپکو آپکے اکثر بنی نوع سے زیادہ کیا ہی یہ سری کیا حقیقت ہی حرمین شریفین کے علمای کرام اور فضلای عظام نے جو کچہ آپکی مدح مین تحریر فرمایا ہی بجا اور درست تحریر فرمایا ہی اب آپ کلام کو طول نہ دین مجکو مرید کرین واصل نے کچہ اور باتین کرنیکا ارادہ کیا تہا لیکن مولوی صاحب ناخوش ہونے لگے آخر بدرجۂ ناچاری واصل نے اونکو بزرگان قادریہ رحمۃ اللہ علیہم کے سلسلۂ طیبہ مین حسب قاعدۂ مقررۂ مشائخ

کرام

کرام وصوفیۂ عظام داخل کردیا مولوی صاحب نے شجرہ طلب کیا واصل نے دستخط کرکے
دیدیا اور بعد چند نصائح کے طریق یاد الٰہی اونکے حال کے مناسب تعلیم اور تلقین کرکے یہ شعر
کسی بزرگ کا پڑھ دیا

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان	گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

حکایت شہسوار مضمار عشق حقیقی ومجازی حضرت مولانا شیخ مصلح الدین سعدی
شیرازی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہ سیر کرتے ہوے کسی شہر مین پہونچے ایک مکان کے
بالاخانہ پر کوئی لڑکی نوجوان نہایت حسین جمیلہ رشک مہر وماہ سر برہنہ کھڑی تھی

رأیت ظبیاً علی کثیب یکحل لبلد وا لہلالا
فقلت ما اسمک فقال لؤ لؤ فقلت لی لی فقال لا لا

نوید نور چشمی آفتاب آن صفحہ رورا	سہ نو قبلہ گاہی گوید آن محراب ابرو را

ہم نے تجھکو جو ای قمر دیکھا	پھر کسیکو نہ آنکھہ بھر دیکھا

واضح ہو کہ اس رسالہ یعنے مفید الصالحین مین جسقدر اشعار خامۂ عجز نگار کی زبان پر آگئے
ہین وہ سب دوسرے اساتذہ کی تصنیف ہین ہان جنکے ساتھہ تصریح ہو کہ یہ اشعار واصل
کے ہین البتہ تصنیف واصل سمجھے جاوین ورنہ نہین واصل کے اقوال مین سے ایک
قول ہی کہ جو شخص دوسرے کے نظم یا نثر یا مضمونکو تصنیف خود ظاہر کرے وہ نالائق دون
ہمت تعزیر دینے کے قابل ہی ہان توارد اور اقتباس اور وہ کلام یا مضمون جسکو
ناظرین معلوم کرلین کہ مصنف فقط نقل کررہا ہی سرقہ مین داخل نہین ہین — جوانمردوہ

وہ لوگ ہین جو اپنا کلام دوسرونکو ہبہ کردیا کرتے ہین قصہ مختصر مولانا سعدیؒ کی نظر جو اوس ماہ پیکر
پر پڑی تو عاشق ہوگئے جھومنے لگے اور اوس لڑکی سے فرمایا کہ ای لڑکی تو اپنا سر کیون نہین
بند کرتی ہی اوسنے جواب دیا کہ ای شخص تو اپنی آنکھہ کیون نہین بند کرتا ہی مولانا سعدیؒ نے
فرمایا کہ مین عاشق ہون اور عاشق لوگ آنکھہ نہین بند کرتے ہین لڑکی نے جواب دیا کہ مین مست
ہون اور مست لوگ سر نہین بند کرتے ہین مولانا نے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہی لڑکی نے کہا کہ تیرا کام
کیا ہی مولانا نے فرمایا کہ میرا کام سیاحی ہی لڑکی نے کہا کہ یہ نکتہ یاد رکھہ سیاحت مین تیرے کام آویگا

ہر کجا نقشِ نکو بینے برو عاشق مباش	نقش برا از دل رہا کن عاشقِ نقاش باش



نقش پر سعدی کبھی عاشق نہو شیدا نہو	گر تجھے کچھ عقل ہی تو عاشقِ نقاش ہو

مولانا سعدی علیہ الرحمہ چونکہ عارف اور کامل تھے یہ نکتۂ معرفت سنکر مطلب کو پاگئے اور اپنا
راستہ لیا **فقط** یہ سب حکایات مفیدۂ صالحین کمترین نے مولانا واصل سے سنی ہین اور انکے
سوا اور بہت سی حکایتین فاضل واصل سے سنی ہوی خاکسار نامہ نگار کو یاد ہین بخوف طول
کلام ترک کرتا ہی اور جو فوائد فاضل موصوف کی زبان سے راقم الحروف نے سنے ہین اون
مین سے بعض پر یہان اکتفا کرتا ہی **ف** عشق مجازی کی مدح بہت سے بزرگان سلف کرگئے ہین

دلیلِ عشقِ حقیقے ست عشقہای مجاز	بآفتاب رسد شبنم از نظارۂ گل

وغیرہ وغیرہ — حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمن نقشبندی متخلص بجامی قدس سرہٗ
نے اپنی کتاب یوسف زلیخا مین بھی عشق مجازی کی بہت کچھ مدح فرمائی ہی اور کیونکر مدح
کہ عشقِ مجازی — عشقِ حقیقے کیواسطے نہایت عمدہ راہبر ہی وہین خیال اکثر بزرگا
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین عشقِ مجازی مین گرفتار رہے ہین کوئی ظاہر طور پر اور کوئی مخفی

جو کتابین صوفیۂ کرام کے حالات اور مقامات مین تصنیف ہوی ہین عقلمند اگر اونمین غور فرماوے تو کمتر بزرگون کو ایسا پاویگا کہ اونکا دل فیض منزل معشوقِ مجازی کیطرف ملتفت نہوا ہو منطقی لوگ بہی جب اس گرداب کے چکّر مین آئے مین تو فرمانے لگے مین ع

بر حاشیۂ شمسیۂ عارضِ دوست	دَوْرٌ وَ تَسَلْسُلٌ وَفِیهَا نَظَرٌ

ع

ای آنکہ جزءِ لایتجزّٰی دہانِ تست	طولے کہ ہیچ عرض ندارد میانِ تست
کردی بغمزہ نقطۂ موہوم را دو نیم	پس مُبطِلِ کلامِ حکیمان بیانِ تست

ع

مثالی را کہ در شرطیّہ گفتی	بدان ای منطقی کان ہست مردود
رخ و گیسوے یارم را چہ گوئی	کہ شَمْسٌ طَالِعٌ وَّاللَّیْلُ موجود

سچ ہی اَلْمَجَازُ قَنْطَرَةُ الْحَقِیْقَةِ لیکن اس زمانہ پر فساد مین طالبانِ خدا کو وصیت کیجاتی ہی کہ ہرگز ہرگز معشوقِ مجازی مین دل نہ لگاوین معشوقِ حقیقے کے ساتھہ عشق پیدا کرین کثرتِ عبادت کو اپنا راہبر بناوین کہ جو صاحبِ ہوش اونکی صورت دیکھے یہ شعر اپنی زبان پر لاوے ع

نہین گھٹّا عبادتکا ہی ماتھے پہ او زاہد	نشان ہی یہ کسی محبوبِ بے پروا کی چوکھٹ کا

کیونکہ اس زمانہ مین نیت بہت خراب ہوگئی ہی پاک نہین رہی ناپاک ہوگئی ہی اور اگر کسی کی پاک بہی ہو تو بہی ناپاک ہوجانیکا بہت خوف ہی اور زمانہ سابق مین بزرگونکی ہمّتین ظاہر تہین نفسِ امّارہ اونکا مغلوب ہوگیا تہا اور اس زمانہ مین یہ صفت بہت کم ہی لہذا یہ وصیت ہی ع

عشقِ حقیقے ست مجازی بگیر	این دم مارست ببازی بگیر

ف ۲ علم ظاہر کا حاصل کرنا طالبان خدا کو نہایت ضروری بغیر علم ظاہر کے علم باطن حاصل نہین ہوتا یہ قاعدہ اگر کلّیہ نہین ہی تو اکثریہ ضروری یعنے بعض اولیاء اللہ کو بغیر علم ظاہر کے جو علم باطن حاصل ہوا ہی تو وہ شاذ و نادر ہی وَالشَّاذُ کَالْمَعْدُوْمِ اسیوجہ سے کسی عارف نے فرمایا ہی ؏

علمِ باطن ہمچو مسکہ علمِ ظاہر ہمچو شیر	کی شود بے شیر مسکہ کی بود بے پیر پیر

حضرت مولانا سعدی علیہ الرحمہ بھی یہی فرما گئے ہین ؏

چو شمع از پئے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

اور حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بطریق مرسوم علم ظاہر حاصل کرنیکی حاجت نہ تھی کیونکہ وہ تو بلا واسطہ حضرت مُبدءِ فیّاض عَمَّ نوالُہٗ کیطرف سے علم ظاہر اور باطن دونون تعلیم کردیے گئے حضرت خاتم الرسالت صلوات اللہ علیہ دامت کیطرف اشارہ کرکے مولانا خواجہ حافظ علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؏

نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت	بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اوسی نگار کی فیض صحبت سے علم ظاہر اور باطن دونون کو حاصل کرلیا کیونکہ اوس نگار کی صحبت وہ پُر تاثیر تھی کہ جسکے مقابلہ مین کیمیا اور اکسیر کی کچھ بھی حقیقت نہین واصل کے اس شعر مین اوسی نگار کیطرف خطاب ہی ؏

رکھا تونے قدم جسوقت سبزی پر گلستان مین	ہم اوس سبزے کے ہر پتّے کو برگ کیمیا سمجھے

اوس نگار کی صحبت اور رفاقت نے ہزارون مس قلوب کو زر کردیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ چند سال تک وہ فیض فقط قلوب ہی مین رونق افروز

سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا پھر اوس فیض کے دو حصہ ہو گئے ایک حصہ تو بجای خود یعنے قلوب ہی مین محبوب پردہ نشین بنا رہا اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی ہمیشہ خانۂ قلوب کو منور کرتا رہے گا و اصل

اَنْتَ فِیْ سِتْرٍ وَّ نَوَّرْتَ الْقُلُوْبَ ‖ لَوْ کَشَفْتَ الْوَجْہَ مَاذَا تَصْنَعْ

اور دوسرے حصہ نے عروسِ زیبا کے مانند منصۂ ظہور پر جلوہ نمائی فرمائی جب ان مفنون معشوقون کے حُسن و جمال کا عالم مین شہرہ ہوا تو جو لوگ کہ بوالہوس اور بندۂ نفس تھے وہ تو کہانے اور پینے اور سونے اور شہوت رانی اور ناز و نعیم ہی مین گرفتار رہے اون معشوقون کے حسن و جمال کیطرف اونکا خیال بہی نگیا ہے

سرِ غمِ عشق بوالہوس را ندہند ‖ سوزِ دلِ پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار ‖ وین دولتِ سرمد ہمہ کس را ندہند

وہ لوگ تو دولتِ وصال سے محروم ہی رہے ہان عاشقانِ جانباز نے اون معشوقون کی طلب مین کمر کو باندہ دیا اور اونکی تلاش مین جہان گردی اختیار کر لی ہے

خاکِ چہانی کو بکو ایسی تلاشِ یار مین ‖ جامۂ ہستی ہمارے تن پہ میلا ہو گیا

راحت اور آرام کو یکقلم چھوڑ دیا ناز و تنعم سے بالکل منہ موڑ لیا سچ ہے

نازپرورِ تنعم نبرد راہ بدوست ‖ عاشقی شیوۂ رندانِ جفاکش باشد

صدہا بارہای تکلیف سر پر رکھے اور ہزارہا خارہای جفا کا سامنا کیا سچ ہے

خورند از برای گلے خارہا ‖ برند از برای دلے بارہا

خور و نوش سے دست بردار ہوے خوابِ استراحت سے برکنار ہوے و اصل

خورد و نوش کی عشق مین کسکو پروا ‖ مگر اتباع گلو او اسیر ہوا ہی

اور اب درمیان عاشقون کے قرار داد یہ ہوئی کہ جو شخص ان دونون معشوقون کو یعنے علم ظاہر اور باطن دونون کو حاصل کرلے وہی عاشق کامل ہی ورنہ ناقص ہی حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے قول مین اسی مضمون کی تصریح ہی وہ قول یہ ہی۔ مَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ اس قول کا حاصل وہی ہی جو مذکور ہوچکا یعنے جو شخص کہ فقط علم ظاہر پر اکتفا کرے وہ ناقص ہی اور جو تنہا علم باطن پر کفایت کرے وہ گمراہ ہی اور جو شخص کہ علم ظاہر اور علم باطن دونون کو حاصل کرے وہ محقق کامل ہی پس جو لوگ کہ عاشق صادق تھے ادھون نے دونون کو حاصل کرلیا اور جو لوگ کہ عشق مین خام تھے اونمین سے کوئی تو پہلی ہی منزل مین تھک کر بیٹھ رہا اور کوئی دو منزل اور کوئی چار منزل پر پہونچکر ہری بولدیا تکلیف کا بار جو سر پر آیا بہاگ کھڑا ہوا۔ اور یہ قول جاہلون کا ہی کہ اجی علم ظاہر تو مُلّا لوگون کیواسطے ہی فقیر کو اوس سے کیا کام ہی مولانا و اصل نے فرمایا کہ اس قول کا قائل آخر کسی سلسلہ مین داخل ضرور ہی ہو گا قادریہ مین یا نقشبندیہ مین یا چشتیہ مین یا سُہروردیہ وغیرہا مین تو اوسنے اس قول سے اپنے اکثر پیران سلسلہ پر اعتراض کیا کیونکہ جملہ سلاسل کے اکثر اولیای کرام رحمۃ اللہ علیہم نے پہلے علم ظاہر مین خوب محنت کرلی ہی ایسی محنت کہ ہر علم مین صرف[1] اور نحو[2] اور لغت[3] اور معانی[4] اور بیان[5] اور بدیع[6] اور منطق[7] اور حکمت[8] اور فقہ[9] اور تفسیر[10] اور حدیث[11] اور تصوف[12] اور تجوید[13] اور اصول[14] اور کلام[15] اور عقائد[16] اور مناظرہ[17] اور سِیَر[18] اور تواریخ[19] وغیرہا مین مثل کوہ کے ہوگئے ہین بعد ازان علم باطن کیطرف توجہ فرمائی ہی حضرت سلطان الاولیا غوث الثقلین مولانا و مرشدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی اور حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی قدس سرہ السامی اور حضـ

سے زیادہ

الواصلین شیخ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبید اللہ احرار نقشبندی
اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندی اور حضرت مولانا
معین الدین چشتی اور حضرت مولانا نظام الدین اولیا چشتی اور حضرت مولانا شہاب
الدین سُہروردی اور حضرت مولانا جنید بغدادی اور حضرت مولانا شبلی اور حضرت
مولانا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی اور حضرت مولانا شیخ محی الدین ابن عربی ملقب بشیخ اکبر
مصنف فصوص الحکم و فتوحات مکیہ وغیرہما اور حضرت مولانا عبد الکریم جیلی اور حضرت
مولانا جلال الدین رومی مصنف مثنوی معنوی اور ان کے سوا ہزارون اولیای کرام
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے علم ظاہر کے حاصل کرنے مین بڑا حصّہ اپنی عمر عزیز کا صرف فرمایا
ہی بڑی بڑی محنتین کی ہین جب علم ظاہر مین بہت بڑے کامل اور مکمل ہو گئے ہین تب
اوُنھون نے فقیری اور درویشی کیطرف رجوع فرمایا ہی تو اگر فقیر کو علم ظاہر سے کام نہوتا تو یہ
سب اقطاب و ابدال اور اوتاد اور افراد اور اولیا اور اصفیا کیون علم ظاہر کے حاصل
کرنے مین اسقدر کوشش فرماتے اولیای کرام کے حالات اور مقامات مین جو کتابین تصنیف
ہوئی ہین اونکو دیکھنے سے حال معلوم ہوتا ہی کہ علم ظاہر مین وہ کس مرتبہ پر پہونچے تھے
مثنوی معنوی کی بعض شرح مین لکھا ہی کہ حضرت مولانا فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر وغیرہ رحمۃ
اللہ علیہ جب حضرت مولانا شیخ نجم الدین کبری قدس اللہ تعالی اسرارہ کی خدمت مین علم باطن
حاصل کرنے کیواسطے حاضر ہوے حضرت شیخ نے کوئی ذکر اونکو تعلیم فرمایا اور حکم دیا کہ
حجرہ مین بیٹھکر مشغولی کرو مولانا حکم شیخ بجالائے لیکن مولانا کے دل سے آوازہ ہیبت ناک
[illegible] گے اسوجہ سے گھبرا گئے اور شیخ کی خدمت مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی شیخ نے
یہ کہ تمھا[illegible]ت تمھارے دل سے علوم فلاسفہ خارج کئے جاتے ہین یہ اونکی آواز ہی

مولانا نے عرض کیا کہ حضور مین نہین چاہتا ہون کہ میرے معلومات خارج ہوجاوین حضرت
شیخ نے بہت کچھ تسلی دی اور سمجھایا لیکن مولانا گھبراکر اپنے وطن کو چلے آئے پانچ ہزار
دلیلین مولانا نے جناب باری تعالی شانہٗ کی وحدانیت پر جمع کی تہین جب مرنے لگے تو
شیطان نے آکر مباحثہ کرنا شروع کردیا مولانا نے اونہین دلیلون سے اوس مردود کو جواب
دیا لیکن وہ مردود لا نُسلّم کی سپر کو آگے کردیتا تہا مولانا نے دلین کہا کہ مین اگر شیخ موصوف
کی خدمت عالی مین رہا ہوتا تو اسوقت اونکا فیض صحبت میرے کام آتا اور شیخ موصوف
بغداد شریف مین اوسوقت وضو کررہے تھے مولانا کے اوس حال پر کرامت سے مطلع
ہوگئے پانی کا ایک چھینٹا زمین پر مارا اور فرمایا کہ اے فخر الدین شیطان مردود سے کہدے کہ
اللہ تعالی کو ہمنے بے دلیل پہچانا ہے وہ اَجلَی البدیہیات ہے اوسکے پہچاننے کیواسطے دلیل
کی کچھ حاجت نہین ہے دلیل تو نظری کیواسطے درکار ہوتی ہے نہ ضروری کیواسطے اور ذات
باری تعالی شانہٗ ضروری ہے بدیہی ہے نظری اور کسبی نہین ہے جب مولانا کو حضرت شیخ کی یہ
آواز پہونچی تو اسی دلیل قوی سے شیطان کا مقابلہ کیا شیطان اس دلیل کا کچھ جواب ندیسکا
آخرکو مغلوب ہوکر بہاگ کھڑا ہوا اور یہ کہتا گیا کہ شیخ نے تمہاری مدد کی ورنہ مین نے تمہارا
ایمان سلب کیا ہی تہا فقط حضرت شیخ رح کی چند روزہ صحبت کا اثر مولانا فخر الدین رازی
کے کام آیا کہ باایمان دنیا سے تشریف لیگئے یہ حاصل ہے مثنوی معنوی کی شرح کا مولانا داصل
نے فرمایا کہ اس حکایت سے علم ظاہر کی برائی نہین مفہوم ہوتی بلکہ یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ
بعد تکمیل علم ظاہر کے اہل باطن کی صحبت اکسیر خاصیت بہی حاصل کرنی ضروری ہے علم ظاہر
کی اگر ضرورت نہوتی تو حضرت مولانا نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ خود کیون علم ظاہر کی
تحصیل مین اسقدر محنت فرماتے یعنے حضرت موصوف نے مولانا فخر الدین رازی [illegible] سے زیادہ

علم ظاہر کی طلب مین کوشش فرمائی ہی کتاب مجالس العشاق مین لکھا ہی کہ حضرت علم ظاہر مین
اوس مرتبہ پر پہونچے تھے کہ جس عالم سے مباحثہ کرتے اوسپر غالب آتے اسوجہ سے سب
عالم۔ حضرت موصوف کو طامّہ کبری کہا کرتے تھے یعنے یہ بزرگ بڑی قیامت ہی پھر جب
یہ لقب حضرت کا قرار پاگیا تو لفظ طامّہ کو چھوڑ دیا فقط کبری حضرت کے نام نامی کے ساتھہ
ملاکر بولتے رہے علم ظاہر کی تکمیل کے بعد علم باطن کے حاصل کرنے کے واسطے پہلے حضرت
مولانا شیخ اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ کیخدمت مین حاضر ہوے چندروز رہے تھے کہ دل مین
خطرہ گذرا کہ میرا علم ظاہر شیخ کے علم ظاہر سے زیادہ ہی حضرت شیخ انکے خطرے پر مشرف ہوے
فرمایا کہ بہائی تم عمار یاسر کیخدمت مین جاؤ حضرت کبری اونکی خدمت مین گئے وہان بھی ہی
خطرہ دلمین گذرا حضرت عمار یاسر قدس سرہ بھی اونکے خطرے پر مطلع ہوے فرمایا کہ تم مصر
مین حضرت روزبہان کی خدمت عالی مین جاؤ کہ وہ طمانچہ مارکے تمکو سیدھا کرینگے حضرت کبری
وہان پہونچے حضرت شیخ روزبہان رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین مراقبہ مین مشغول تھے کسی
نے حضرت کبری کیطرف التفات نکیا دوسرے لوگون سے دریافت کیا کہ شیخ کون ہی جواب
پایا کہ شیخ باہر وضو کر رہے ہین حضرت کبری باہر آئے شیخ کو دیکھکر دل مین کہا کہ تھوڑے
پانی سے وضو کر رہے ہین انکو یہ بھی نہین معلوم کہ اتنے پانی سے وضو نکرنا چاہیئے حضرت
شیخ روزبہان جب وضو سے فارغ ہوے تو دست مبارک۔ شیخ کبری کے روبرو جھاڑا پانی
کے قطرے جو شیخ کبری کے منہ پر پڑے تو نے خود ہو گئے اور حضرت روزبہان خانقاہ مین
جاکر دوگانہ تحیۃ الوضو پڑہنے لگے جب نماز سے فارغ ہوے تو ایک طمانچہ شیخ کبری کو مارا
اور حضرت عمار یاسر کیطرف روانہ کردیا اور ایک خط حضرت عمار یاسر کے نام لکھا اوسکا مضمون
یہ کہ تمہارے پاس جسقدر تانبا ہو میرے نزدیک بھیجدیا کرو کہ مین اوسکو زر بناکے تمہارے پاس

روانہ کردیا کرونگا پہر حضرت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ نجم الدین کبری کی تعلیم
مین مشغول ہوے ۔ چراغ اور تیل اور بتی تو سب طیار ہی تہا فقط روشن کرنے کی
دیر تہی سو روشن کردیا پہر اس چراغ سے ہزارون چراغ روشن ہوگئے یہ وہی حضرت
شیخ نجم الدین کبری ہین جنہون نے مولانا امام فخر الدین رازی مصنف مفاتیح الغیب کو
وبیل مذکور چند منزلون کے فاصلہ سے تعلیم فرمائی تہی اور شیطان مردود کو دفع کیا تہا
اس بیان سے مقصود یہ ہی کہ حضرت امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ فقط علم ظاہر مین محنت
کرنے والے نہین تہے اذکہ مرشد موصوف کا ہی علم ظاہر مین وہ حال تہا جو مذکور ہوا
ہیچ ہی ٥

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر	کی شود بے شیر مسکہ کی بود بے پیر پیر

پس طالبان خدا کو ضرور ہی کہ علم ظاہر کو اچہی طرح سے پہلے حاصل کرلین بعد ازان کسی شیخ
کامل صاحب علم و عمل کی صحبت مین حاضر ہوکر طریق یاد الہی سیکہین اور اسکو ہی امر ضروری
جانین اور جاہلون کی خرافات کیطرف التفات نکرین ٥

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی	کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اور واضح ہو کہ علم ظاہر کی طلب مین جو وقت گذرتا ہی وہ بہی عبادت اور باخدا بودن مین
داخل ہی خارج نہین ہی اور تعلیم علم ظاہر تو عبادت سے ہزارہا مرتبہ افضل ہی اور علم ظاہر
سے وہ علوم مراد ہین جنکے نام اوپر مذکور ہوچکے ہین اور یہ سب اسوقت ہی کہ جب نیت نیک
ہو فافہم وباللہ التوفیق **ف ۳** شریعت اور طریقت دونون کے معنی لغت مین راہ کے ہین
اور صوفیہ کرام کی اصطلاح مین قالب کے معاملات کو شریعت کہتے ہین اور قلب کے
معاملات کو طریقت ۔ شریعت متعلق ہی قالب کے ساتہہ اور طریقت کو تعلق ہی دل کے

ساتھہ۔ مثلاً اعضای ظاہری کو نجاست سے بچانا شریعت ہی اور دل کو اخلاق بد سے پاک کرنا طریقت ہی۔ اخلاق بد بہت سے ہین منجملہ اونکے بعض یہ ہین کبر و غرور و تکبر و عجب و تبغض و کینہ و حقد و حسد و ریا و سمعہ و بخل و طول امل و حب جاہ و حرص و طمع وغیرہ یا مثلاً نماز مین قبلہ رخ کھڑا ہونا شریعت ہی اور دلکو معبود برحق کیطرف متوجہ کرنا طریقت ہی اور **حقیقت** عبارت ہی مشاہدۂ انوار غیب سے جب سالک کا قدم کوہ شریعت اور طریقت دونون پر مضبوط جم جاتا ہی تو اوسوقت نور حقیقت اوسکے دلپر منکشف ہوتا ہی اسی انکشاف کو حقیقت کہتے ہین جب تک کہ سالک کو شریعت اور طریقت دونوںپر استقامت نہین ہوتی نور حقیقت اوسپر منکشف نہین ہوتا شریعت بغیر طریقت کے ناقص ہی اور طریقت بغیر شریعت کے ضائع ہی ایک سے کام نہین چلتا شریعت اور طریقت دونون پر عمل کرے تو اوسوقت نور حقیقت دل پر کھلے اور یہ قول ملحدونکا ہی کہ اہل طریقت کو شریعت پر چلنے کی حاجت نہین ہوتی یہ سفہا اسقدر نہین سمجھتے ہین کہ جب انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے شریعت ساقط نہوئی تو پھر اولیا سے کیونکر ساقط ہوگی ولی کتنا ہی بڑے رتبہ پر پہونچے لیکن نبی کے مرتبہ کو نہین پاتا شرح عقائد نسفی وغیرہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ کوئی بندہ اوس مرتبہ پر نہین پہونچتا کہ اوس سے اوامر اور نواہی ساقط ہو جاوین کتاب ہدایت الاذکیا مین لکھا ہی کہ شریعت مثل کشتی کے ہی اور طریقت مثل دریا کے اور حقیقت مثل موتی کے جب تک کہ کشتی مین سوار ہو کر دریا مین نجاوے اور غوطہ نہ لگاوے موتی نہین ہاتھہ آنے کا یعنے جب تک کہ سالک شریعت اور طریقت دونون پر عمل نہین کرتا حقیقت کو نہین پہونچتا اور **معرفت** کے معنے لغت مین پہچاننا اور اصطلاح مین کہتے ہین حق سبحانہ کی ذات اور صفات کے پہچاننے کو واضح ہو کہ حق سبحانہ کی معرفت کا دریا ناپیدا کنار ہی مخلوقات

مین سے ایک نے بھی اوسکی تھاہ نہین پائی ہے

دور بینان بارگاہ الست	غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست

فقط اسیقدر جانا ہی کہ ذات اوسکی واحد ہی کوئی اوسکا شریک نہین ہی جملہ عیوب اور نقائص سے منزّہ ہی اور جمیع صفات کمال کے ساتھہ موصوف ہی مولانا واصل نے اسی مضمون کو کیا عمدہ طریق سے نظم فرمایا ہی **واصل**

جانان تو شہنشاہی بر کشور یکتائی	بر تخت ہمہ خوبی حقا کہ تو تنہائی

اللّٰھم زدہ العرفان وارسۃ علی الایمان پھر اس جاننے کے بہت سے مراتب ہین مولانا واصل نے اپنی دوسری کتاب مین اسکی کسیقدر تفصیل کی ہی یہان اوسکی گنجائش نہین دیکھتا۔

وعلی ہذا القیاس حق سبحانہ کی صفات کو پہچاننا ہی کہ دانا ہی بینا ہی شنوا ہی قادر ہی قوی ہی وغیرہ وغیرہ اس بیان کی بھی انتہا نہین ہی تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ انسان کی آنکھہ مین جو اللہ تعالے کی حکمتین ہین حکیم جالینوس نے اونکے بیان مین ایک بڑی کتاب تصنیف فرمائی لیکن ایک رگ کی حکمتون کا ذکر چھوڑ گئے بخل کی راہ سے تا دوسرا کوئی شخص ان حکمتون پر مطلع نہو حکیم موصوف کو خواب مین حکم ہوا کہ اوس رگ کی حکمتونکا ذکر تو نے بالکل نکیا حکیم ممدوح جب خواب سے بیدار ہوئے تو اوس رگ کے بیان مین ایک کتاب اور تصنیف فرمائی غرض کہ حکیم موصوف نے حکم اور منافع چشم کے بیان مین دو کتابین تصنیف کین فاضل واصل نے تفسیر کبیر کی یہ حکایت بیان کرکے فرمایا کہ حکیم موصوف کی نظر فقط یہین تک پہونچی تھی کہ اونھون نے دو کتابین چشم کی حکمتون مین تصنیف فرمائین اور جس حکیم اور جس عارف کو حکمت اور معرفت کا حصہ بارگاہ حضرت واہب العطیات عظمت براہینہ سے زیادہ عطا ہوا ہی تو اونمین سے کوئی تین کتابین چشم کی حکمتون مین لکھے

تصنیف کرسکتا ہی اور کوئی چار کتابین تالیف کرسکتا ہی اور کوئی پانچ کتابین اور کوئی دس
کتابین بنا سکتا ہی وعلے ہذا القیاس ہر حکیم اور ہر عارف کا بیان اور ادراک بمقدار اپنی حکمت
اور معرفت کے کم و بیش ہی اور معرفت کے دریا کی انتہا تو ہی نہین جو کہا جاوے کہ فلان
آخر تک پہونچا کوئی اوس دریا کے کنارے پر ہی رہگیا اور کوئی ایک قدم اندر گیا اور کوئی
دو قدم اور کوئی تین قدم اسیطرح ہر حکیم اور ہر عارف نے اوس دریای ناپیدا کنار کی شناوری
مین اپنا اپنا زور لگایا آخر کو سب کے دم ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے۔ آوازہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ
مَعْرِفَتِکَ بلند ہوا اور اس قول کا قائل درگاہ خدا مین پسند ہوا اور جو شخص کہ ایمان نلایا
مسلمان نہوا اوسنے تو معرفت کے دریا کا کنارہ بھی نپایا والعیاذ باللہ منہ کوئی بزرگ گلزار
کیطرف سیر کرنے کیواسطے جاتے تھے دوسرے بزرگ راہ مین ملے پوچھا کہ آپ کہان جاتے
ہین فرمایا کہ گلزار مین صنعتِ باری تعالی دیکھنے کیواسطے جاتا ہون راہ والے بزرگ نے
کہا کہ جناب آپکے ایک ایک بال مین اور ایک ایک ناخن مین اور ایک ایک اونگلی مین
باری تعالی کی جو بیشمار صنعتین ہین اونمین تو آپ غور فرمائے ایک ایک بال آپکا باری
تعالی کی صنعتونکا ایک ایک گلزار ہی پہلے ان گلزارونکی تو سیر فرمائیے کہ آپکو گلزار جہان
کی سیر سے بے پروا کردے ؎

ستم ست اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ	تو ز غنچہ کم ندمیدہ در دل کشا بچمن درآ

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے یہی معنی ہین اسکی تفصیل احیاء العلوم اور
کیمیای سعادت اور قوت القلوب وغیرہ مین تھوڑی سی مرقوم ہی جسکو شوق ہو کتب
موصوفہ مین دیکھے آیہ شریفہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مین ۹ احرف ہین حضرت مولانا
شیخ عبد الکریم جیلی رحمۃ اللہ علیہ نے آیہ موصوفہ کی تفسیر مین بڑی بڑی ۹ اکتابین

تصنیف فرمائی ہین ہر حرف کی تفسیر مین ایک مجلد کلان ـ قاعدہ تصنیف کا یہ تہا کہ جب صحرا
کیطرف آپ جاتے اور وہان کسی جگہہ بیٹھہ جاتے خدام کاغذ اور قلم اور دوات سامنے حضرت
کے رکھدیتے حضرت لکھنا شروع کردیتے چند جز لکھڈالتے پھر وہ اجزا اور قلم و دوات چھوڑ کر
اوٹھہ کھڑے ہوتے اور کہین اور جا بیٹھتے خدام وہان اشیای مذکورہ لیجاکر سامنے رکھدیتے
حضرت پھر قلم اوٹھاکر لکھنا شروع کردیتے ـ اسطرح تصنیف ہوا کرتی تھی کتاب انسانِ
کامل حضرت موصوف کی تصنیف مصر مین چندبار مطبوع ہوچکی ہی اس کتاب کا رنگ فصوص
اور فتوحات کے رنگ سے ملتا ہوا ہی اور ۱۹ کتب مذکورہ کے حال کو بہی ویسا ہی سمجھنا چاہیے
جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ ہر حکیم اپنی حکمت کے مقدار لکھتا ہی اور ہر عارف اپنی معرفت کی موفق
سمجھتا ہی فافہم ؎

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم	وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

ف ای عزیز دنیا کی طلب مین اپنا دین برباد مت کر ہم یہ نہین کہتے کہ تو معاش تلاش
نکر نوکری نکر تجارت نکر زراعت نکر مزدوری نکر حرفہ اختیار نکر بلکہ یہ کہتے ہین کہ تو یہ سب کچہ کر
لیکن اوس طریق پر کر کہ تیرا دین برباد نجادے نماز ترک نہو جمعہ اور جماعت نچھوٹے بلاوجہ
شرعی تجہ سے کسی جاندار کو رنج نہ پہونچے کسیکا حق تلف نہو بھائی یہ دنیا چند روزہ ہی راحت
سے بھی گذر جاتی ہی اور تکلیف سے بھی گذر جاتی ہی پس اس مسافر خانے کی راحت دو روزہ
کیواسطے توکیون اپنے دین کے گھر کو جہان ہمیشہ رہنا ہی غفلت اور معصیت اور حسد
اور عداوت اور بدگوئی اور غیبت کی آتش سے جلاکر ویران کرتا ہی اب بھی کچہ نہین گیا ہی توبہ
کرکے راہ مستقیم پر چلنا شروع کردے ف موت بہت جلد آتی ہی اپنی جوانی اور تندرستی پر

اعتماد نکر نیک کامون سے آخرت کا توشہ بہت جلد طیار کرلے ورنہ موت بات کرنیکی بھی فرصت نہ دیگی فقیر کی یہ بات یاد رکھہ ورنہ افسوس کریگا اور اوسوقت افسوس کرنا کچہ کام نہ آویگا فقط راقم الحروف مولانا واصل کے ملفوظات مین سے اسیقدر پر یہان اکتفا کرتا ہی اور اب وہ باتین جو متعلق اس کتاب سے ہین معرض عرض مین لاتا ہی ١ بارگاہ عالی جناب باری تعالی شانہ کے افضال سے امید رکھتا ہون کہ اوسکے لطف وکرم اور احسانات پیہم کی مدد سے ناظرین کو یہ رسالہ مختصرہ علم تصوف اور اخلاق کی بڑی بڑی کتابون سے بے پروا کردیگا انشاء اللہ تعالی ٢ نامہ نگار کی تحریر مین جو قصور ہو اہل کمال اوسکی اصلاح فرماوین ورنہ بذیل عفو چھپاوین ٥

شنیدم کہ در روز امید و بیم	بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم
تو نیز ار بدی بینی اندر سخن	بخلق جہان آفرین کار کن

٣ فاضل واصل نے فرمایا کہ میری طرف سے ناظرین صاحبان تمکین کی خدمت گرامی مین بعد سلام ودعا کے عرض کردو کہ میرا جو قول اور فعل نیک ہو اوسپر عمل کرین اور جو بد ہو اوس سے دور رہا کین کیونکہ مین علم مین نہایت ناقص ہون اور عمل مین بتعامہ قاصر ہون اسوجہ سے مجکو کمال تعجب ہی کہ حرمین شریفین اور بغداد اور ہندوستان کے علمای کرام اور فضلای عظام دامت فیوضہم الی یوم القیام نے میرے رسائل مختصرہ پر کیا سمجھکر بڑے بڑے الفاظ تحریر فرما دئے اسکے سوا کوئی وجہ ذہن مین نہین آتی ہی کہ یہ خود اونکی لیاقت ہی اور اونکی کرامت ہی ہان حضرت مجیب الدعوات عم نوالہ کی بارگاہ عالی مین دعائین بہت مانگا کرتا ہون کہ ای میرے پروردگار مجکو اور میرے کلام کو مقبول کرلے پس ناظرین غفر اللہ لہم اجمعین کیخدمت سراپا برکت مین عرض رسان ہون کہ واصل غافل

اور سکندر جاہل کے اقوال ناشایستہ کی عیب پوشی کرین اللہ جل شانہ اونکی عیب پوشی
کریگا اور جاہل مذکور کے افعال مذمومہ کیواسطے درگاہ خدا جلّ
وعلا مین دعا مانگین کہ توبۂ نصوح اور اعمال صالحہ کی توفیق اوسکو مرحمت کیجاوے اور خاتمہ
اوسکا بخیر ہو اللہ تعالی اس دعا کے عوض انکو ثواب عظیم عطا کریگا فقط والسلام مع الاکرام
سنہ ۴ یہ رسالہ یعنے مفید الصالحین سنہ ۱۳۱ھ تیرہ سو دس ہجری مین بماہ ذی القعدہ جزیرہ
معمورہ بمبئی مین تصنیف ہوا اور اسی سال مین مکرمی مولوی احمد حسین صاحب مدظلہ نے
اپنے اُستاد یعنے واصل کے اشعار کو جابجا سے تلاش کرکے مرتب فرمایا مجموعۂ اشعار فارسی
واردو کا نام **صحیفۂ عشق** رکھدیا اور مجموعہ اشعار عربی کا نام **معیار البلاغة** مقرر کیا واصل
کے اشعار بہت سے تلف ہوگئے ورنہ زیادہ ہوتے اور فتاوای مسائل شرعیہ بھی بہت سے
ضائع گئے جسقدر کہ دستیاب ہوے ہین اونکو بھی مولوی احمد حسین صاحب شاگرد مولانا واصل
نے جمع کیا ہی مسائل شرعیہ کے مجموعے کا نام **تنقیح المسائل** رکھا ہی اور مسائل شعریۂ ادبیہ
کے بھی دو چار فتاوی بہم پہونچے ہین اور انکے سوا علوم مختلفہ مین بہت سے مُسَوَّدات بعض
تمام اور بعض ناتمام دستیاب ہوے ہین اللہ سبحانہ انکے طبع کا سامان مہیا کردیگا تو ناظرین
کے ملاحظہ مین گذرین گے سنہ ۵ فاضل واصل کے شاگردون نے دو کتابین طویل اپنے
اُستاد کے حالات اور ملفوظات مین طیار کی ہین ایک زبان فارسی مین اور دوسری عربی
مین فارسی والی کا نام **یادگار ابرار** رکھا ہی اور عربی کتاب کا نام **ارشاد الواصل الی**
طریق الکامل مقرر کیا ہی یہ دونون کتابین چونکہ شاگردون کیط مجکونے خار مغیلان ہو
کہ شاگرد سعید اور مخلص مرید جب اپنے اُستاد یا مرشد کا حال لکھتا ہی تو
بغایت تکریم سے لکھتا ہی بڑے بڑے الفاظ اپنے اُستاد اور مرشد کی نسبت گو وہ واقع مین

کچہ بھی نہو استعمال کرتا ہی عیوب کو نہین لکھتا اور ذرا سے ہنر کو بہت بڑا ظاہر کر کے بیان کرتا ہی
اور ہر چند کہ یہ امر شاگرد اور مرید کی سعادت مین محسوب ہی لیکن واصل کی طبیعت کو چونکہ خلاق علی
الاطلاق نے آزاد مخلوق کیا ہی لہذا ان دونون کتابون کا اسقدر مبالغہ واصل کو پسند نہ آیا
اور یہ خاکسار نامہ نگار فقیر دعا گوی دور و نزدیک معروف بشیخ داؤد پوتریک عفی اللہ
تعالی عن سیاتہ ووفقہ لمرضیاتہ متوطن جزیرۂ معمورۂ بمبئی چونکہ واصل کی
خدمت مین بے تکلف ہی اسوجہ سے اصلی حال کو قلم بند کیا اور مبالغہ اور تکلف کو دخل نہین
دیا اور احباب کی فرمائش بھی اسیطور پر تھی کہ فاضل واصل کا اصلی حال لکھو تکلف اور مبالغہ
کو راہ ندو والحمد للہ علی احسانہ کہ واصل نے بھی اس فقیر کی سادہ تحریر کو پسند فرمایا اور سچی بے رعایت
تقریر کو قبول کر کے خلعت تحسین و آفرین عطا کیا فالحمد للہ علی ذلک ف فاضل واصل نے
ایک مناجات منظوم میرے پاس روانہ فرمائی اور خط مین یہ لکھہ بھیجا کہ اس مناجات کو مجموعہ
ہذا کے آخر مین لکھیے اور اوسکے اول اور آخر بسملہ اور حمد و صلوۃ بھی لکھدیجیے کہ اذکار شریفہ
کی برکت سے بہت جلد امید مقبولیت کی ہی انشاء اللہ تعالی پس نامہ نگار اونکی ہدایت کے
مطابق مناجات مصنفۂ واصل کو یہان لکھتا ہی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یُغِیْثُ الْمَلْہُوْفَ سِوَاہُ ٭ فَقَدْ قَالَ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ٭ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْہِ بِحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ مَنِ اصْطَفَاہُ

قوافی عربی

فَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
جَمِیْعِ مَنْ وَّالَاہُ

مناجات واصل

بحر ہزج — مثمن سالم

تری درگاہ مین مقبول یارب میرا دیوان ہو
پسندِ احمدِ مرسل قبولِ اہلِ عرفان ہو

مرا ہر شعر اہلِ دل کو حظِّ بیکران بخشے
ترقی بخشِ عشقِ خاطرِ عُشّاقِ یزدان ہو

وظیفہ انس و جان کا ہو مرا ہر قول ای مالک
مرا ہر شعر تعویذِ گلوئی حور و غلمان ہو

کلامِ نثر بھی مقبول ہو درگاہ مین تیری
مرا ہر لفظ و ہر مضمون پسندِ ہر سخندان ہو

مری اقوال سے مخلوق کو خالق ہدایت کر
مری تصنیف ای معبودِ من شیخِ عزیزان ہو

سخن کو میرے وہ تاثیر دے ای ہادیِ مطلق
کہ فاسق متقی ہو اور ہر کافر مسلمان ہو

سُنے جو قول میرا اوسکو تیرا عشق ہو جائے
اطاعت مین تری ہی سرگرم ہو اور تیرا جویان ہو

رہی گلگشتِ انظارِ حسینان دائماً اسمین
مری تصنیف کا گلزار رشکِ ہر گلستان ہو

مری تصنیف کو یارب نگہہ رکھہ چشمِ بدبین سے
مری ہر قول کے ہمراہ تیرا لطف ہر آن ہو

حسد سے جو کہ دیکھے اوسکو بھی ہادی ہدایت کر
کہ راہِ نیک پر آ جای غمخوارِ غریبان ہو

عطا ہو خلعتِ خُلّت تری درگاہ سے مجکو
تن و جان میرا تیری راہ مین صدقے ہو قربان ہو

میان میرے یہ واصل بھی ترا مقبول ہو جائے
اِساءت اوسکی تیری فضل سے محوِ احسان ہو

نہ غافل ہو مری یہ جان تیرے ذکر سے اک دم
مرا ہر موی تن ہر دم میان تیرا ثناخوان ہو

سحابِ چشم سے برسین ہمیشہ اشک کے گوہر
مرا یہ دیدۂ پُرنم بہارِ ابرِ نیسان ہو

خدا کی عشق مین یون تار ہون مین رات دن پیہم
مرا ہر اشکِ خونین حسرتِ لعلِ بدخشان ہو

رہون مین دوڑتا تا مرگ راہِ حکمِ مولیٰ مین
نہ عائق رہزنان ہون مجکو نے خارِ مغیلان ہو

مری اقوال اور افعال کل صرفِ عبادت ہون
مرا مال و تن و جان سب نثارِ کوی رحمن ہو

مری تدبیر ہو اب تپِ عشقِ الٰہی سے
خدا کے درد کی شربت سے میرے دل کا درمان ہو

خدا کا ذکر جانکا ورد یاقوت اوسکا ہو ہر دم
رہوں دنیا مین جلتا نار عشق رب اکبر مین
دعا واصل کی سب مقبول درگاہ الٰہی مین

رگ جان غیرت سر رشتہ تسبیح مرجان ہو
چلوں جب آخرت کو ساتھ میرے نور ایمان ہو
طفیل پنجتن شیخین عثمان غوث جیلان ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
فی کل آن وحین الیٰ یوم الدین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ
رب العالمین فقط

تمام شد رسالہ مفید الصالحین بعون اللہ ذی القوۃ المتین

قطعہ تاریخ ترتیب رسالہ صحیفہ عشق مستخرجہ خامہ فاضل علام جناب مولانا مولوی محمد نصیر الاسلام صاحب متوطن سلہٹ شاگرد و مرید حضرت مولانا واصل دامت برکاتہما

بحر خفیف مسدس مخبون محذوف مقطوع

شد مرتب کلام مرشد ما
سال ترتیب آن نوشت نصیر

آنکہ بود ست عاشق صادق
جلد دیوان عاشق خالق
۱۳۰۱ ہجری

قطعہ تاریخ تصنیف رسالہ مفید الصالحین برآوردہ کلک محقق قوانین عربی و فارسی جناب مولانا مولوی محمد سردار خان صاحب کانپوری شاگرد مولانا واصل مدظلہما

بحر ہزج مسدّس مقصور و محذوف

مفید الصّالحین چون یافت تصنیف	شده در حسن خود معشوق یکتا
فرخندہ راشدؔ گفت تاریخ	بگفتا سال او تسخیر دلہا

۱۳۱۰ ہجری ۱۴

اُسْتِفْتَاءْ

مایقولُ علماءُ علمِ الأدبِ ÷ ومهرةُ کلامِ العربِ ÷ دام فیضُهم بعنایة الرب في شعرِ زیدٍ هذا ۵

قَالَ خَالِدُ لِبَعْضِ اَحْبَابِهِمْ	رُحِ الَی الشَّیْخِ قُمْ عَلَی بَابِهٖ

صحیحٌ ام لا واعترض علیه بکرٌ بانه لایجوز سقوطُ اعرابِ خالدٍ لانه في وسطِ الشعرِ وذا غیرُ جائزٍ اجابه زیدٌ بانّه جاز للشّعراءِ رعایةً لوزن الشعرِ ویجوز للشاعر ما لا یجوز لغیره وهذا من الرّخص التی نظمها الزمخشريُّ فقال ۵

ضَرُوْرَةُ الشِّعْرِ عَشْرٌ عُدَّ جُمْلَتُهَا	وَصْلٌ وَقَطْعٌ وَتَخْفِیْفٌ وَتَشْدِیْدٌ
مَدٌّ وَقَصْرٌ وَاِسْکَانٌ وَتَحْرِیْكٌ	وَمَنْعُ صَرْفٍ وَصَرْفٌ تَمَّ تَعْدِیْدٌ

وَقَدْ اَطْلَقَ فیه الاسکانَ وغیرَه من غیر قیدِ الوسطِ وغیرِه قال بکرٌ ما جوّزه الزمخشريُّ من الاسکان اراد به اِسقاطَ الحرکةِ المتوسّطةِ [illegible]ر بالتحریك فانه اذا جاء في الشعر بالتسکین جاز لا اسقاطُ اِعرابِ [illegible] قال زیدٌ ذکره الزمخشريُّ مطلقًا قال بکرٌ مرادُه مقیّدٌ قال [illegible] العقلُ جوازُ اسقاطِ الحرکةِ الاصلیّةِ وعدم جوازِ

اِسقاط

اسقاط العارضية على انه جاء فی کلام البلغاء اسقاطهما اما الاول فقد سلمته ليس علينا الاتيان بالشاهد عليه واما الثانی ففی الديوان المنسوب الی حضرة علیّ رضی الله تعالیٰ عنه ع توسل بالنبي فی كل خطب ✽ انظر لفظ النبیّ فانه مع قطع النظر عن سقوط اعرابه الحرف ايضاً ساقط فی التقطيع لان النبیّ علی وزن فعيل ياؤه مشددة قال بكر جاز تخفيف المشدد وسقطت الحركة بتبعيت الحرف ولا يجوز سقوطها استقلالاً قال زيد من العجائب انه يجوز عندكم سقوط الحركة مع الحرف جميعاً ولا يجوز سقوطها وحدها قال بكر نعم عندی هكذا قال زيد ای دليل عليه قال بكر ما رايته فی شیءٍ من الكتب قال زيد عدم رؤيتك اياه ليس دليلاً عليه وقد قال المتنبی ؎

اذا شاء ان يلهو بلحية احمق	اراه غباری ثم قال له الحق

فانه اسقط الاعراب عن يلهو لضرورة الوزن قال الشارح العكبریؒ فی شرح هذا البيت **اسقط الاعراب عن يلهو ضرورةً** وقد جاء زيد بالشواهد الأخر عليه قال بكر لا يطمئن قلبی بمثل هذه النظائر ولا يزول بها الشك عنه فقط وغرضی من هذا التطويل ان سقوط الحركة الاعرابية جائز عند البلغاء ام لا بينوا توجروا

الجواب هو الملهم للصواب

اعلم ان الادباء يسمون هذا الاسكان الوقف فی موضع الوصل يحترز منه حتی الامكان ✽ ويجوزونه للضرورة فی بعض الاحيان ✽ وق

الرخص الباقية التي نظمها صاحب الكشاف ✤ تاب عليه ذو المنن والعطاف
وعلى كل رخصة شواهد توجد في كلام البلغاء ✤ ولعل بكماً لم يتتبع
دواوين العرب العرباء ✤ حيث يتكلم كلاماً يضحك منه الصبيان ✤
فضلاً عن العلماء الاعيان ✤ **في ديوان الحماسة** قال ابن الدمينة

ولا النفس عن وادي المياه تطيب	الا لا ارى وادي المياه يثيب

فانه اسكن الياء من الوادي في المصراع الاول لضرورة الوزن والشعر المذكور
مسطور في الصحيفة – ۱۷۰ المجلد الثالث من شرح ديوان الحماسة للشيخ
الخطيب التبريزي تغمده الله تعالى برحمته المطبوع في بولاق مصر

وفي ديوان ابي الطيب المتنبي

وجاد البويرة وادي الغضى	روامي الكفاف وكبد الوهاد

قال العلامة العكبري رحمه الله تعالى في شرح هذا البيت روامي حال
واسكن الياء ضرورة وهو كثير في اشعار العرب ومنه بيت الحماسة – الا
لا ارى وادي المياه يثيب – الصحيفة – ۲۷ – الجزو الاول من شرح التبيان
المطبوع بالمطبعة العامرة الشرفية سنة ۱۳۰۸ هجرية ✤ على صاحبها
افضل الصلوة وازكى التحية ✤ والقول بانه جاز سقوط الحركة الاصلية
ولم يجز سقوط العارضية باطل وخزعبيل ✤ لا يتفوه به الا معتسف
او عليل ✤ والله سبحانه اعلم وعلمه اتم واحكم فقط حرره احقر العبيد المدعو
[illegible] الحميد احد تلاميذ مولانا شاه محمد سكندر واصل لخالصفوري دام
[illegible] العنوي والصوري   الجواب صواب والله سبحانه اعلم

وعلمہ احکم کتبہ الفقیر الشہیر بمحمد سکندر واصل
اَصْلَحَ اللّٰہُ حَالَہٗ فِی الْعَاجِلِ
وَالْاٰجِل

استفتائے شعر عُرفی

علمای فنون عربیہ وفارسیہ وفضلای علوم عقلیہ ونقلیہ کی خدمت سراپا برکت مین التماس ہی کہ اس شعر عرفی کامطلب اورشرح بیان شافی اور کافی کے ساتھہ جو وزن شعر اور الفاظ فارسیہ اور اصطلاحات منطقیہ کوبھی واضح کردے تحریر فرماوین بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔ شعر۔ محبت درسِ معنی گو یدا فلاطونِ مطلب کو ؎ کہ صغری خندد وکبری فرو گرید بہ برہانش ــ

الجواب ھو الملہم للصّواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامدا ومصلیا ومُسلِما مطلب شعر مذکور کا یہ ہی کہ محبت کو مدرس قرار دیکر ناظمِ نازک خیال ارشاد فرماتا ہی کہ وہ مدرس اپنے مدرسہ مین کہ وہان معارف باطنہ کادرس دیاجاتا ہی اور اطفال عقل وفہم وہوش کی مطلقا وہان تک رسائی نہین درسِ کیفیت باطن کادیتا ہی افلاطون مطلب کہان ہی جو اوسکا مطلب دریافت کرنے کے واسطے دلیل کے قضایا کو مرتب کرے اور اوسکی اس ترتیب برہان پر کہ فعل عبث ہی قضیہ اُولی یعنے صغری استہزا جملہ تعلیلیہ مقدرہ ۱۲ خندہ کرے اور اوسکی اس فکر ناقص پر قضیۂ ثانیہ یعنی کبری ترحما رودے کہ کیسی اس شخص کی فکر ناقص ہی کہ ایسے مضمون کے فہم کا ارادہ رکھتا ہی جو گنجایش نہین ہی بے فائدہ ہمکو ترتیب دیتا ہی اپنی اوقات ضائع کرتا ہی اور ہماری ہنسی خراب کرتا ہی

سمجھتا نہین ہی کہ مضمون محبّت کو عقلای ظاہر بترتیب مقدمتین دریافت نہین کر سکتے
اس لئے کہ محبّت ایک کیفیت قلبی و باطنی اور امر وہبی و لُدنّی ہی جسکو ارباب نفوسِ
زاکیہ اور اصحابِ قلوبِ صافیہ پاتے ہین اور پابندانِ دلائلِ عقلیہ اوسکو موجبِ زوالِ عقل
بتاتے ہین پس عرفیِ عارف کیفیتِ محبّت اسی مضمونکو بطورِ استعارہ اس شعر مین افادہ فرماتے
ہین کہ مدرسِ محبّت بزبانِ حال درس دیتا ہی اور تعلیم کرتا ہی کہ محبّت امر معنوی و وہبی ہی صوری
و کسبی نہین کہ حکیم افلاطون بُرہان یعنے فکر و ترتیب مقدمتین سے مطلب اوسکا اکتساب
کر سکے بلکہ خود ہی مقدمتین اوسکے یعنے صغری و کبری اوسکی نادانی و تضییع اوقات پر
استہزا و خندہ شماتت اور ترحماً گریہ تعزیت کرینگے کہ وہبی کو کسبی سمجھا ہی لدنّی کو تحصیلی تصور
کیا ہی نادان ہی بے عرفان ہی ــ افلاطونِ مطلب مین گو ظاہراً اضافتِ بیانی معلوم ہوتی
ہی مگر اضافتِ تخصیصی قرار دینا مناسب تر ہی اور افلاطونِ مطلب سے مراد جویندہ مطلب
ہی اور لفظ کو بضم کافِ تازی و واوِ معروف حرف استفہام ہی بمعنی کہان اور کاف سرِ مصراع
کو عاطفہ رکھنا تعلیلی اور بیانی ثابت کرنے سے بہتر ہی کما ہو ظاہر علی الماہر پس ہر دو جملہ
متاخرہ معطوف اور جملۂ فعلیۂ مقدرہ جسکے طرف ہم ابھی توضیحِ مطلبِ شعر مین اشارہ
کر چکے ہین معطوف علیہ اوسکا ہی حاصلِ مطلب شعر مذکور کا زبان عربی مین یون بیان کیا
جاویگا المحبة تُدرّس کیفیّة الباطن این مُستدرِك المطلب
فیرتبا لمقدمتین لدیه وتضحك من برهانه الصغری
وتبکی علیه الکبری اور فارسی مین توضیح اوسکی یون کیجاویگی محبّت درس
کیفیت باطن میدہد جویندۂ مطلب کجاست کہ ترتیب دہد ہر دو مقدمہ را برای حصول آن
بر او خندد و کبری بر آن گرید اور اردو مین تو حاصل اوسکا اوپر مذکور ہو چکا اور کاف

عطف کا فارسی مین مستعمل ہونا محققانِ علمِ فارسی پر روشن ہی اور یہ شعر بحرِ ہزج مثمن سالم مین
ہی ارکان اوس کے مفاعیلن ہشت بار تقطیع یہ ہی محبت در مفاعیلن بِن معنی گو مفاعیلن
یدا فلاطو مفاعیلن نِ مطلب کو مفاعیلن کہ صغری حن مفاعیلن د دو کبری مفاعیلن
فرو گرید مفاعیلن بہ برہانش مفاعیلن — اور صغری و کبری و برہان یہ سب اصطلاحات
منطق کے ہین اسکی تفصیل کی اگر تصریح کیجاوے تو ایک دفتر چاہیئے صرف واسطے تفہیم
مطلب مذکور کے ایک اشارہ کیا جاتا ہی کہ جب کوئی مضمون دشوار نامعلوم ہوتا ہے تو
اوسکے دریافت کرنیکے واسطے دو قضیون یعنے دو جملون معلوم کو موافق اون شرائط
کے جو منطق مین مذکور ہین ترتیب دیتے ہین اولی کو جو موضوع قضیہ مطلوب یعنے
محکوم علیہ پر شامل ہو صغری اور ثانیہ کو جو محمول مطلوب یعنے محکوم بہ پر شامل ہو کبرے
کہتے ہین اور مقدمتین بھی انہین سے عبارت ہی واسطے تفہیم اون لوگون کے جو
اصطلاحات منطقیہ سے مناسبت نہین رکھتے ہین اسیقدر کافی ہی کیونکہ موافق قاعدۂ
مروجۂ قوم اگر یہان ذکر کیا جاوے تو تعریف اصغر و اکبر و موضوع و محمول و وجہ تسمیہ
ہر ایک کی کہ موقوف علیہ ہی توضیح کرنا ضرور ہوا اور اسمین قطع نظر طول کلام سے موجب
پراگندگی خاطرِ ناآشنایان فن ہی الغرض اون قضیتین معلومتین کی ترتیب مذکور سے قضیہ
مطلوب نکالتے ہین اور اوسکو نتیجہ کہتے ہین مثلاً ہمکو دریافت کرنا اس امر مجہول کا منظور ہوا
کہ مخلوق کا کوئی پیدا کرنے والا ہی یا نہین تو [illegible] قضیہ اولی ترتیب دیا کہ مخلوق مفعول
ہی اس جملے کو اصطلاح منطق مین صغری کہتے [illegible] قضیۂ ثانیہ مرتب کیا اور ہر
مفعول کا فاعل ضرور ہی اسکو اصطلاح منطق مین کبری کہتے ہین پس ان دونون جملون سے
نتیجہ یہ حاصل ہوا کہ مخلوق کا خالق ضرور ہی اسکو نتیجہ اور مطلب اور مطلوب بھی کہتے ہین

اور برہان منطق مین اوس قیاس کو کہتے ہین جو مرکب ہو قضایای یقینیہ سے اور مفید جزم ہو یعنے نتیجہ قطعیہ اوس سے حاصل ہو واقع کے مطابق بطریق ثبوت و رسوخ کے ایساکہ کسی شک کرنیوالے کے شک سے زائل نہو سکے اور قیاس وہ قول ہی جو مرکب ہو دو قضیون یا زیادہ سے اسطریق پر کہ دوسرے قول کا نکلنا اوس سے ضروری ہو جیساکہ مثال مذکور مین جب صُغرٰی اور کبرٰی مرکب ہوا تو اوس سے نتیجۂ مذکورہ کا نکلنا کہ قول دوسرا ہی ضرور ہوا پس ہیئت مجموعی صُغرٰی و کبرٰی کو قیاس کہتے ہین اور قیاس کا انقسام دو طریق پر ہی ایک باعتبار صورت کے دوسرا باعتبار مادے کے ۔ صورت کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمین ہین ایک استثنائی دوسری اقترانی ۔ استثنائی اوسکو کہتے ہین جسمین نتیجہ یا نقیض نتیجہ کا بالفعل مذکور ہو تو چونکہ وہ حرف استثنا پر مثل لاکن وغیرہ کے مشتمل ہوتا ہی اسواسطے اوسکو قیاس استثنائی کہتے ہین اور قیاس استثنائی کی دو قسمین ہین ایک اتصالی جو مرکب ہو قضایای متصلہ سے دوسری انفصالی جو مرکب ہو قضایای منفصلہ سے اور اگر نتیجہ یا نقیض اوسکا بالفعل مذکور نہو جیساکہ ہماری مثال مذکور ہی تو چونکہ وہ حرف جمع و اقتران کا جسکے معنے نزدیک ہونے کے ہین اوس مین ہوتا ہی اور وہ حرف واو ہی لہذا اوسکو اقترانی کہتے ہین اور قیاس اقترانی کی بھی دو قسمین ہین ایک حملی جو مرکب ہو قضایای حملیۂ صرفہ سے مانند مثال مذکور کے دوسری شرطی جو مرکب ہو قضایای شرطیہ صرفہ یا شرطیہ و حملیہ سے اور قیاس حملی کی چار قسمین ہین اور شرطی کی بھی چار قسمین ہین اور ان چار قسمون کو اشکال اربعہ کہتے ہین پس حد اوسط [illegible] کر در ہر دو مقدمہ اگر محمول [illegible] صغری مین اور موضوع ہو کبرٰی مین تو وہ شکل اول ہو اور اگر محمول ہو دونون مین تو وہ شکل ثانی اور اگر موضوع ہو دونون مین تو وہ شکل ثالث اور اگر [illegible] اول کے ہو تو اوسکو شکل رابع کہتے ہین اور حد اوسط کا شکل اول مین

بطریق مسطور ہونا ظاہر ہی کہ موجب صحت اور بداہت انتاج شکل اول کا ہی پس شکل رابع کا عقیم
و سقیم ہونا ہمین سے دریافت ہوتا ہی کہ وہ ضد شکل اول کی سو وہ شکل اول ہی جو ہم نے
مثال مسطور مین بیان کی اور مادّے کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمین ہین برہان
جسکی تعریف اوپر مذکور ہوی ایک قسم ہی اونمین سے سو شعر مذکور مین جو لفظ برہان ہی بہتر
ہی کہ اوس سے دلیل مراد لیجاوے جو موصل ہوتی ہی طرف تصدیق مجہول کے تاکہ تمثیل و استقرا
و قیاس اور اقسام قیاس استثنائی اتصالی و انفصالی و اقترانی حملی و شرطی و برہانی
لمّی و انّی و جدلی و خطابی و شعری و سفسطی سبکو شامل ہی اور خاص برہان کا ارادہ کرنے سے
جسکی تعریف ہم اوپر بیان کر چکے ہین یہہ استیعاب حاصل نہوگا چنانچہ ماہران علم منطق اس
تفصیل سے واقف ہین [illegible] مخفف ہی فرود کا بمعنے زیر و تحت [illegible]
مستعمل ہوتا ہی چنانچہ یہان بھی زائد ہی [illegible] ضمیر شین [illegible] دن طلب
کے اور مطلب شعر کا وہی ہی جو اوپر ہمنے بیان کیا پس تحریر سابق [illegible] رہو گیا کہ افلاطون
مطلب گو پڑہنا بای موحدہ اور گو کاف فارسی کے ساتھہ جو صیغہ امر کا ہی گفتن سے یا صغری کو
[illegible] قرار دیکر ہنسانا اور کبری کو ہوشیار ثابت کر کے رولانا جیسا کہ قول بعض [illegible] خالی تکلف سے
نہین کیونکہ خندہ صغری و گریۂ کبری کی تخصیص کا اتفاقی ہونا غیر مُخل فی المقصد [illegible] کسی کے
ذہن مین خدشہ گذرے اسبات کا کہ فعل واحد پر ایک کا ہنسنا دوسرے کا رونا کیونکہ [illegible] سکتا ہی
سو رفع اوس خدشے کا یہہ ہی کہ کسی فعل و حرکت پر اگرچہ واحد ہو ہنسنا ایک کا ایک جہت سے اور
رونا دوسرے کا دوسری جہت سے مشہود ہر موجود ہی جب کوئی حرکت نازیبا [illegible] آتا ہی
تو ظاہر ہی کہ ارباب عناد استہزا اوسپر خندہ اور اصحاب وداد ترحّماً اوسپر گریہ کرتے
[illegible] وداد واقع مین نہین مگر فاضل فصاحت بیان کا مقصود ایراد الفاظ [illegible]

کہ اوس سے عموم افراد مراد ہوتا ہی یہہ ہی کہ منطقی کا مضمون محبت مین واسطے استدراک مطلب کے خوض کرنا جملہ مقدمات عقلیہ اور عقلا کے نزدیک بہمہ جہت ناپسندیدہ اور بیکار ہی فقط

حررہ المعترف بالقصور المشہور بین الجمہور بمحمد عبد الغفور المتوطن بقصبۃ بلندہ ضلع فتحفور المتصل بکانفور تلمیذ مولانا المولوی محمد سکندر علیخان واصل رئیس خالصفور ادامہما اللہ بالسرور واعاذہما من الشرور والعلم الاتم عند اللہ الشکور وھو علیم بذات الصدور ـ

وللہ در المجیب حیث اتی فی شرح الشعر المذکور بعبارات رائقۃ واشارات فائقۃ تنشرح بہا خواطر ارباب التحقیق ؛ وتقر بتنقیح معانیہ عیون اصحاب التدقیق ؛ کیف لا وھو السابق فی میدان العلوم کلہا ؛ والسابح فی بحار الفنون جلہا ؛ ومافی حل ذلک الشعر الدقیق علی وجہ یلیق مسلم عند المنصفین ؛ ولا غبار علیہ من اعتراض المتعسفین ؛ جزاھم اللہ عنی وعن سائر المخلصین ؛ حررہ الفقیر محمد عبد العلی المدراسی الجتوری تجاوز اللہ تعالی عن ذنبہ المعنوي والصوری ـ

بعون اللہ الوھاب ؛ ما احسن ھذا الجواب ؛ لا یحوم حولہ الارتیاب ؛ فللہ در من اجاب واصاب ؛ واللہ اعلم بالصواب ؛ وعندہ ام الکتاب ؛ حررہ العبد الراجی غفران اللہ القوی ؛ محمد عبد الغفار اللکنوی عفی [illegible] ذنبیہ ؛ ومسطر التوجیہ وجیہ [illegible] قال احد طرفیہ [illegible] فقیہ سفیہ ؛ واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ احکم ؛ رقمہ احقر [illegible] المتخلص بالواصل ؛ اصلح اللہ حالہ فی العاجل والاجل ؛

استفسار

حضرت زبدة العارفین عمدة الواصلین مولانا شاہ محمد سکندر علیصاحب واصل لکھنوی دامت فیوضہم بعد بجا آوری شرائط تسلیم کے عرض ہی کہ غریب خانے پر اہل علم خصوصًا شعراے اردو زبان اکثر تشریف لایا کرتے ہین اس خاکسار کو سرافراز فرمایا کرتے ہین چند روز سے اونکے درمیان بڑی بحث و تکرار ہو رہی ہی۔ بعض کا مقولہ یہ ہی کہ بات کرنی روٹی کھانی نماز پڑہنی اذان دینی بولنا چاہیے اور بعض کہتے ہین کہ بات کرنا روٹی کھانا نماز پڑہنا اذان دینا وغیرہ بولنا صحیح ہی ہر چند کہ جناب عالی سے اس قسم کی باتونکا استفسار بی ادبی مین داخل ہی لیکن چونکہ دونون فریق نے اس بحث کے تصفیہ کیواسطے آنجناب کو حکم قرار دیا ہی اور خاکسار کو مجبور کیا ہی کہ آپسے استفسار کرون اسوجہ سے بدرجۂ ناچاری حضرت کو تکلیف دیتا ہون امیدوار ہون کہ جہان شریعت اور طریقت کے مسائل کی تحقیق مین اوقات گرامی مصروف رہتے ہین وہان ایک وقت بحث مذکور کے تصفیہ مین بھی صرف ہو کہ یہ بھی فیض رسانی مین داخل ہوگا فقط عریضۂ نیاز محمد علی عفی عنہ

جواب

جناب مولویصاحب محب الفقراء والمساکین دامت محبتہ۔ [illegible] قصہ [illegible] کیطرفسے بعد سلام و دعا کے واضح ہو کہ جن امور کی تحقیق مین آپنے میرے اوقات کا مصرف ہونا تحریر فرمایا یہ صرف آپکا حسن ظن ہی اور اگر شاید کچہ اسکی اصل ہو بھی تو [illegible] باب مین سچ آپکو لکہتا ہون کہ مین خود اونہین امور ضروریہ کی تحقیق مین ناقص اور خام ہون سراپا نا تمام ہون پھر اس امر غیر ضروری کا حال [illegible] سے معلوم کر لینا چاہیے نہ علم مین پختہ ہون نہ عمل مین

نہ درویشی مین نہ شاعری مین نہ دوسرے کسی فن مین اصل

مثل میرے ایک بھی ننگِ ہمہ عالم نہین	بدترین خلق ہون مین حال اپنا کیا لکھون

میرا مسکن اگرچہ شہر لکھنو ہی لیکن ایک زمانے سے اوسکی صورت نہین دیکھی اساتذۂ عربی و فارسی کے تو بہت سے دیوان بفضل خدا میرے پاس ہین لیکن اونکے مطالعے کا اتفاق کامل طور سے کبھی نہین ہوا اور اردو زبان کے استادون کا تو ایک دیوان بہی فقیر کے کتب خانے مین نہین ہی پھر ایسا شخص زبان کیا جانیگا محاورات اور اصطلاحات سے کیا واقف ہوگا جب آپ کا محبت نامہ صادر ہوا تو فقیر نے اپنے شاگردونکے حوالے کیا اور کہا کہ اردو زبان کے دواوین تمھارے پاس ہون یا اپنے دوست آشنا سے مستعار لیکر سوالِ مذکور کا جواب تلاش کرو اور اردو کے صرف و نحو مین جو کتابین تصنیف ہوئی ہین اونکو بھی بہم پہونچا کر دیکھو بعد ازان فقیر کو اطلاع دو چنانچہ اون عزیزون نے جستجو کی علی الخصوص محبی عزیزی مولوی غلام غوث خان متخلص بمنت نے تلاش مین زیادہ کوشش کی بہت سے اشعار فقیر کو سنائے اور اساتذۂ اردو کے دواوین مین دکہائے فقیر نے اون سے کہا کہ بھائی تمھین اسکا جواب لکھہ لاؤ لیکن مختصر لکھو طول نہ دو بہت اشعار لکھنے کی ضرورت نہین ہی سند کیواسطے دو تین اشعار پر اکتفا کرو چنانچہ وہ لکھہ لائے ہین خدمت سامی مین روانہ کرتا ہون وہو ہذا ۔

الجواب ہو الملہم للصواب قواعدِ اردو مین مذکور ہی کہ مصدر تنہا ذکر استعمال مین [illegible] مصدر متعدی کے ساتھہ اوس کا مفعول مذکور ہو تو بلحاظ مفعول کے اوسکی تذکیر و تانیث ہوتی [illegible] ع ۔ بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی ۔ یہان کرنا کی تانیث [illegible] اوسکے مفعول بات کے ہی انتہی ۔ راقم الحروف کہتا ہی کہ ظاہرا یہ قاعدہ اکثری [illegible] ہی کیونکہ اساتذہ کے کلام مین دونون طرح پایا جاتا ہی مصدر کا مفعول جب [illegible]

ہوا ہی تو اوسکی رعایت سے مصدر کو بھی مؤنث بنایا ہی اور کبھی نہین بنایا بلکہ بحال خود رکھا ہی
دہلی اور لکھنؤ دونون مقامونکے فصحا کا محاورہ اسیطور پر ہی جونکو رہو ایسا ہی دیکھا گیا کہ ایک
ہی استاد نے ایک شعر مین بلحاظِ تانیثِ مفعول ـ مصدر کو مونث بنایا یعنے الف کو یای
تحتانی معروف سے بدل دیا اور پھر اوسی استاد نے اپنے دوسرے شعر مین باوجود
تانیث مفعول کے مصدر کو مونث نہین بنایا بحال رکھا حکیم مؤمن خانصاحب دہلوی
نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہین ـــ **مؤمن**

ہان یہ ٹھہری ہی کہ اب بیڑی پنہانی چاہیے | اونکو مقناطیس کی چوکھٹ لگانی چاہیے

اس شعر مین دونون مقام پر بلحاظِ تانیثِ مفعول ـ مصدر مؤنث بنایا گیا ہی **مؤمن**

ہی ہمکو عداوت آزمانا معلوم | کیا زیست کہ گو رہے بھی آنا معلوم

اس شعر کے مصراع اول مین باوجودیکہ مفعول یعنے لفظِ عداوت مُحاورہٗ اردو مین مؤنث
مستعمل ہی لیکن ناظم موصوف نے مصدر کو بحال رکھا مؤنث نہ بنایا عداوت آزمانی نفرمایا
محمد خانصاحب رند لکھنوی غفر اللہ لہ فرماتے ہین ـــ **رند**

ہے دیکھے دل جان کھونا پڑا ہے | غرض ہاتھ دونوں سے دھونا پڑا ہی

اس شعر مین ناظمِ ممدوح نے جان کھونا فرمایا جان کھونی نفرمایا ـ **ایضاً**

نقش ہی دلپہ مرے آج تلک ای ظالم | سب کی نظرون سے بچا آنکھ لڑانا تیرا

اس شعر مین بھی مصدر کو بحال رکھا ہی آنکھ لڑانی تیری نہین کہا و علی ہذا القیاس دوسرے
اساتذہ کے بہت سے اشعار مین اس سے واضح ہوگیا کہ دونون طرح بولنا صحیح ہی یعنے بات
کرنی روٹی کھانی نماز پڑھنی اذان دینی وغیرہ بھی صحیح ہی اور بات کرنا روٹی کھانا نماز پڑھنا
اذان دینا وغیرہ بھی صحیح ہی واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم واحکم مجیب خاکسار غلام غ

متخلص بمنت کفش بردار حضرت واصل لکھنوی دام فیضہ الصوری والمعنوی —

الجواب صحیح حررہ الفقیر الغافل واصل اصلح اللہ حالہ فی العاجل والآجل

استفتار

حضرت مولانا صاحب ہم چند طلبہ علم۔ تفسیر جلالین کے پڑہنے مین شریک ہین جب اس آیت شریفہ پر پہونچے وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اوسوقت ہمارے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ ظَلَّام صیغہ مبالغے کا ہی مشتق ظلم سے اور ظَلَّام کی نفی سے ظالم کی نفی نہین ہوتی ہان ظالم کی نفی سے ظَلَّام کی نفی ثابت ہو جاتی ہی پس اللہ تعالی نے لَيْسَ بِظَالِمٍ کیون نفرمایا ہم نے اپنے اُستاد سے اس خدشے کو ذکر کیا اونھون نے آپکا نام نامی لیکر فرمایا کہ اونسے اس خدشے کا جواب طلب کرو وہ شافی جواب دینگے لہذا یہ عریضہ مرسل خدمت سامی ہی اسکے جواب سے بہت جلد سرفراز فرماوین کہ ہم سب طلبہ علم مستفید ہون فقط والسلام مکرر عرض یہ ہی کہ ہمارے مولوی صاحب نے خدشہ مذکورہ کے جواب مین یہ فرمایا تھا کہ وزن فَعَّال جہان مبالغہ کیواسطے موضوع ہی وہان نسبت اور عمل اور مصاحبت کیواسطے بھی آتا ہی جیسے حَدَّاد بمعنے آہنگر یعنے منسوب بحدید اور نَجَّار بمعنی درودگر یعنے منسوب بہ نجر بمعنی چوب تراشیدن اور جَمَّال بمعنی صاحب جَمَل یعنے شتربان جیسا کہ شافیہ اور شروح شافیہ اور فصول اکبری اور شرح فصول اکبری وغیرہ صرف کی کتابون مین مذکور ہی اور علاوہ اسکے ابن مالک نے کہا کہ فَعَّال بمعنی فاعل بھی آتا ہی پس ظَلَّام آیہ شریفہ مین بمعنی ظالم ہی یا بمعنے صاحب ظلم یا منسوب بظلم تو اللہ جلشانہ نے اس آیت مین نفس ظلم کی نفی فرمائی ہی صیغت مبالغہ کی (؟) پس خدشہ مذکورہ جاتا رہا ہمنے عرض کیا کہ حضرت اگر ایسا ہی تو لفظ ظالم خفیف (؟) کا ترک کرنا اور اوسکے مقام پر لفظ پنج حرفی کا استعمال کرنا اسکی کیا وجہ ہی اوسوقت

ہمکو آنجناب سے استفسار کا ارشاد ہوا اب خدمتِ عالی مین التماس یہ ہی کہ جواب مختصر اور آسان ہو کہ ہماری سمجھہ مین آجاوے اسرار اور دقائق یا منطق اور معقولات کے صرف سے وہ مثل صادق نہ آوے کہ متن سے شرح مشکل فقط

الجوابُ ہو الملہم للصّواب

بھائی آیہ شریفہ موصوفہ مین مبالغہ کا صیغہ کثرتِ ظلم کیواسطے نہین ہی بلکہ کثرتِ عبید کیوجہ سے ہی قرآن شریف موافق مُحَاوَرہ عرب کے نازل ہوا ہی عرب کا محاورہ یہ ہی کہ مفعول واحد کے واسطے فاعل کا صیغہ استعمال کرتے ہین اور مفاعیل کیواسطے فاعل کا مبالغہ ذکر کرتے ہین اور یون بولتے ہین کہ زیدٌ ظالمٌ لِعبدِہٖ وبکرٌ ظلّامٌ لِعبیدِہٖ حال آنکہ زید اور بکر دو نون نفسِ ظلم مین برابر ہوتے ہین تو معنے بکر کا ظلم مین زیادہ ہونا مقصود نہین ہوتا پس آیہ شریفہ مین لفظ ظلّام اگرچہ صیغہ مبالغے کا ہی لیکن اوس سے ظلم کا مبالغہ مقصود نہین ہی بلکہ مفاعیل کا مبالغہ مقصود ہی اور وہ مفاعیل عباد ہین بواسطہ حرفِ جر۔ تو آیہ شریفہ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ تمام عباد مین سے ایک پر بھی ذرا سا ظلم بھی نہین کرتا غرض یہ کہ محاورہ عرب مین مبالغے کا صیغہ کبھی واسطے کثرتِ فعل کے مستعمل ہوتا ہی اور کبھی واسطے کثرت مفاعیل کے سو آیہ شریفہ مین کثرتِ فعل کیواسطے نہین ہی جیساکہ تمھارا خیال ہی بلکہ کثرتِ مفاعیل کے واسطے ہی جیساکہ مُحَاوَرہ اہلِ کمال ہی پس جب صیغہ ظلّام کثرتِ فعل کیواسطے نہوا بلکہ نفس فعل کیواسطے ہوا تو اوسکی نفی سے ظالم کی نفی بھی ہوگئی اور نفسِ ظلم کی نفی بھی ہوگئی اب تمھارا یہ خدشہ کہ ظلّام کی نفی سے ظالم کی نفی نہین ہوتی ہی رفع ہوگیا کیونکہ یہان صیغہ ظلّام سے مبالغہ فعل مقصود نہین ہی جو خدشہ مذکورہ کو وارد ہونے کی جگہہ ملے اور اگر ظلام کے مقام پر ظالم ذکر کیا جاتا تو اول تو محاورہ عرب کے خلاف ہوتا دوسرے مفاعیل کی کثرت

ظاہر ہوتی تیسرے بہت سے اسرار اور دقائق اور رموز جاتے رہتے اونکے بیان کرنے کو
تم منع کرتے ہو ورنہ فقیر اپنے فہم کے مقدار اون دقائق اور اسرار کو بھی لکھدیتا اور تم تو جواب
کو مختصر لکھنے کیواسطے ہی ارشاد فرماتے ہو تمھارے اُستاد جناب مولانا صاحب دام فیضہ
نے خدشہ مذکورہ کے رفع مین جو بیان فرمایا ہی نہایت عمدہ تقریر ہی عبارت مین طول ہوگا
تمھارے فرمودیکے خلاف ہوگا ورنہ فقیر اوسکی شرح کردیتا مختصر یہ ہی کہ بھائی لفظ
کا خفیف اور ثقیل ہونا تنہا حروف کی کمی اور بیشی پر ہی موقوف نہین ہی بلکہ محاورے سے
بھی تعلق رکھتا ہی ثلاثی لفظ نے محاورہ بلغا کے نزدیک ثقیل گنا جاتا ہی اور خماسی بامحاورہ
خفیف اور فصیح ہوتا ہی تو ظلّام مین اگرچہ ایک حرف لفظِ ظالم سے زیادہ ہی لیکن چونکہ
محاورہ عرب کے موافق ہی خفیف ہی اور لفظ ظالم کا ایسے مقام پر محاورہ نہین ہی لہذا
ثقیل گنا جائیگا تمنے شاید کہ مختصر المعانی ابھی نہین پڑہی ہی جب تم مختصر اور مطول کو پڑہو گے
اوسوقت تمکو اسکا حال معلوم ہوجائیگا الغرض اس فقیر جاہل اور تمھارے اُستادِ کامل
دونون کی تقریر کا مطلب قریب ہی قریب ہے دونون سے اللہ سبحانہ کی تنزیہ اور اوسکے کلام پاک
کی تقدیس واضح ہی صرف عبارات کا اختلاف ہی وَلِلّٰهِ دَرُّ مَنْ قَالَ

عِبَارَاتُنَا شَتّٰى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ ۔ وَكُلٌّ اِلٰى ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

فقط والسلام ۔ راقم فقیر غافل متخلص بواصل احقر انام سکندر نام غفرلہ اللہ المنعام

استفتاء

یارب این عریضہ ام بحضرت مولانا شاہ محمد سکندر واصل دامت برکاتہ فیض اندوز باد ہیشہ
بمحفلی اہل علم تشریف میداشتند ہر یکی سخن خوش میگفت جواہر معانی بسلک بیان می
سفت ذکر اہل کمال میکردو بکلام ایشان سامعان راخوشحال میکرد کہ درامت محمدیہ

علی صاحبها الصلوٰة والسلام بسیار کسان جامع فضائل صوری و معنوی گذشته اند همچو
شیخ عطار و مولوی معنوی و شیخ سعدی و مولوی جامی وغیرهم که هر یکی از ایشان عالم هم
بود و درویش هم بود و شاعر هم بود در این اثنا بزرگی نام خواجه حافظ بزبان آورد و بعض
اشعارش خوانده اهل دلان را مسرور ساخت و قتیکه این مقطعش برخواند ؎

حضوری گر همی خواهی از و غائب مشو حافظ	مَتٰی مَا تَلْقَ مَنْ تَهْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَهْمِلْهَا

فاضلی گفت که دع الدنیا جملهٔ انشائیه بمحل جزا واقع شده است۔ و در کتب نحو مذکور ست که
در همچو مقام آوردن حرفِ فا بر جزا واجب ست پس این مصراع حسب قاعدهٔ نحو صحیح
نباشد و اگر کسی بحرفِ فا خواند مصراع از وزن بیفتد۔ از حاضران کسی بجوابش نپرداخت
از انوقت بخاطر فاتر تشویشی میماند امید که برفع آن کوشند و از صحتِ قول فاضل یا حافظ
اطلاع بخشند که عند الله ماجور و عند الناس مشکور خواهند شد

الجوابُ هو الملهم للصواب

محب الفقرا۔ عجب دارم که فضل و کمال حضرت مولانا خواجه حافظ علیه الرحمه چه کم بود که فاضل
موصوف بآن زبان خود نگشود و دهن شیرین خود بترشی اعتراض بیالود گرفتم که در مختصرات
علم نحو همچنان بوده چنانکه فاضلِ ممدوح فرموده ولیکن در مطولاتِ آن تفصیلی ست مذکور
و تشریحی ست مسطور ائمهٔ نحو بضرورت شعری حذف آن جائز داشته اند و برای سند
اشعارِ بلغای عرب برنگاشته اند و این حالِ اضطرار بود که خاکسار تحریر نمود در ینوقت
همه ائمهٔ نحو بر جوازِ حذفِ فا متفق هستند چنانکه علامهٔ خضری در حاشیهٔ خود که بر شرح ابن
عقیل نوشته است تصریح فرموده و شیخ رضی نیز در شرح کافیه همچنین گفته و علامهٔ اشمونی
در شرح الفیه نوشته که نزد امام مبرد نحوی حذف آن در حالتِ اختیار یعنی بغیر ضرورت

ہم جائزست و در صحیح بخاری حدیث افصح عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ست فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا واضح باد کہ الا درینجا حرف استثنا نیست بلکہ مرکب ست ازان حرفِ شرط ولا و استمتع جملہ انشائیہ در محل جزا واقع ست وحرفِ فا بر آن موجود نیست بلکہ محذوف ست قَالَ الْعَلَّامَةُ الصَّبَّانُ فِی حَاشِیَتِهٖ عَلَی الْاُشْمُونِی

قولہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ای فی شان اللقطة وجواب الشرط الاول محذوف للعلم بہ ای فَاَدِّهَا الیہ انتہی مخفی نماند کہ در حدیث شریف موصوف جزای شرط اول بتمامہ محذوف ست چنانکہ علامہ صبان تفسیر آن نمودہ واز جواب شرط ثانی حرفِ جزا محذوف ست چنانکہ محقق اشمونی تقریر فرمودہ پس واضح گردید کہ قولِ فاضل معترض مریض وسقیم ست وکلامِ حافظِ ناظم صحیح وسلیم فقط حررہ الفقیر الغافل وصل اصلح اللہ حالہ فی العاجل والآجل

استفتاء

شخصی بسفر مُرد ازو ماند ست مال
خالش پسرِ عم و عمش پسرِ خال
وارث دو نفر داشت یکی عم و دگر خال
ای مفتیِ آفاق چہ فتوا است دریں حال

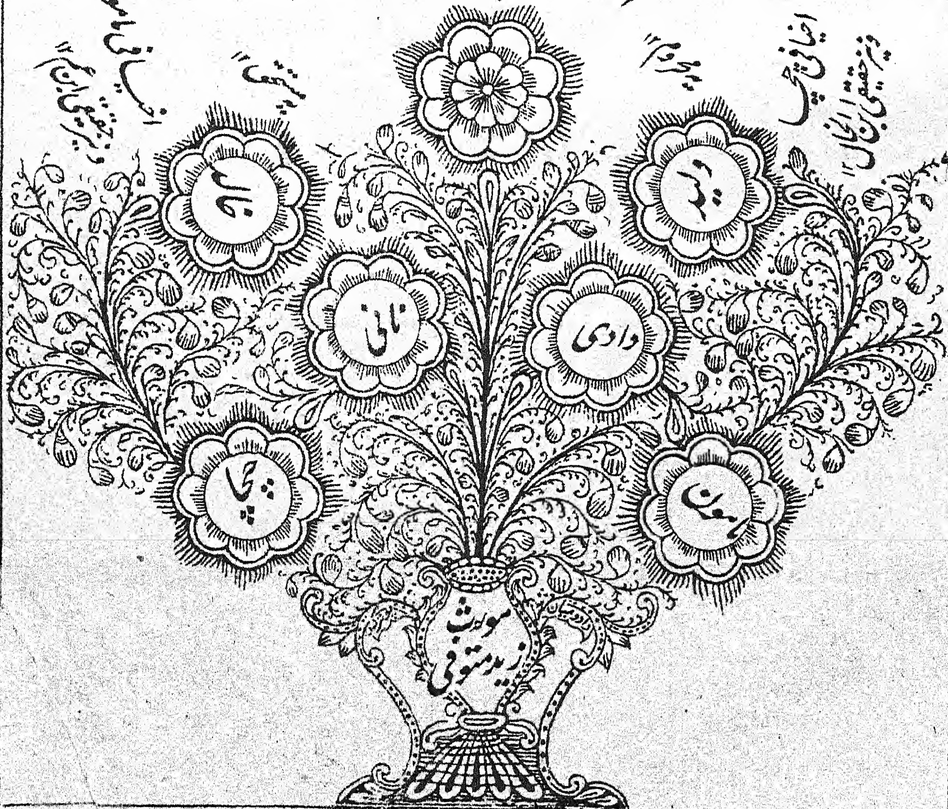
الجواب هو الملهم للصواب

چون سائلِ خوش فہم بپرسید ازیں حال
گوئیم پئے حلّ سؤالش ز ہمہ مال
محروم شود عمش و وارث بودش خال
این ہیچو سوالِ تو جواب ست باجمال

اور تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ مثلاً زید کی نانی نے نکاح ثانی کیا زید کے چچا سے اون سے جو خالد پیدا ہوا تو وہ ازروی رشتہ وقرابت کے زید کا اخیافی ماموں بھی ہوا اور حقیقی ابن العم بھی — اور علی ہذا القیاس جب اوسی زید کی دادی نے نکاحِ ثانی کیا ہمراہ زید کی

ماموں کے اور باہم اون سے جو ولید پیدا ہوا تو یہ ولید باعتبار قرابت کے زید کا اخیافی چچا بھی ہوا اور حقیقی ابن الخال بھی تو مضمون مندرجۂ سوال سے یہی دونون ماموں اور چچا یعنے خالد و ولید مذکورین مراد ہین کیونکہ بجز اسصورت کے خال پسر عم و عم پسر خال کی اور کوئی توجیہ ظاہر نہین ہوتی - پس سائل نے جسکو بظاہر ماموں قرار دیا ہے وہ در اصل حقیقی ابن العم زید کا ہے اور جسکو ظاہرا چچا مقرر کیا ہے وہ واقع مین ابن خال زید ہے سو بمقابلہ ابن عم عینی کے ابن خال کیونکر مستحق پانے ترکہ زید کا ہو سکتا ہے فلہذا جواب مین بھی خال کو جو در اصل ابن عم عینی زید کا ہے عم پر جو ابن خال زید کا ہے فوقیت دیکر مستحق پانے ترکہ زید کا قرار دیا فافہم واللہ سبحانہ اعلم

شجرۂ متعلقہ جواب مذکور یہ ہے



رقمہ المعترف بالقصور عبد الغفور احد تلامیذ الواصل المنصور ادامہما اللہ بالسرور واعاذہما من الشرور — فقیر غافل واصل کہتا ہی کہ سوالِ متعلق کے جواب مین عزیزی مولوی عبد الغفور رئیسِ قصبہ بلندہ ضلع ہسوہ فتحپور نے نہایت عمدہ تقریر کی ہی فللہ درہ وزید اجرہ —

قصیدہ بلیغہ از تصنیفاتِ منشی شیرین زبان شاعرِ جادو بیان جناب مولانا عبد اللہ خان متخلص بجوہر شاعر نامی از شعراے جزیرہ معمورہ بمبئی شاگرد رشید حضرت مولانا فقیر محمد صاحب تیغ رئیس احمد نگر سلمہما اللہ الجلیل الاکبر

لکھون کیا وصف حضرت شاہ مولانا سکندر کا
کہ ابرارِ حرم لکھتے ہین عارف اونکو داور کا

نہ کیونکر وقت اونکی صرف ارشادِ خلائق ہون
کیا ہی حق تعالی نے اونہین نائب پیمبر کا

عجب کیا عیب حضرت سے جو کانپین دشمنانِ دین
نسب مین یہ ولی اللہ کا — پوتا ہی حیدر رض کا

عرب نے اونکو لکھا نجمِ سنت آفتابِ دین
رہی قائم الٰہی نور دین کے مہرِ اختر کا

جہانِ دلکو کردیتا ہی روشن ہر سخن اونکا
سخن کو اونکے بخشا حق نے رتبہ مہرِ انور کا

کیا ہی لطفِ حق نے اونکو ایسا باعمل عالم
کہ جمیع اولیا نے لکھدیا وارث پیمبر کا

زبانِ فارسی مین اور ہی اردو مین تازی مین
کتاب اونکی یہ ہی احسان خدا کی فضلِ یاور کا

کتابین دیکھتا ہی اونکی جو عالم یہ کہتا ہی
چراغ اونکو خدا نے دیدیا ہی علم کے گھر کا

کلامِ نثر کا یہ وصف تھا اب نظم کا سنئے
ہر اک شعر اونکا ہی مقبول ہر منصف سخنور کا

برادر — حجم مین دیوانِ واصل گرچہ اصغر ہی
ولیکن لطفِ حق سے فخر ہی دیوانِ اکبر کا

سراپا عشقِ خالق سے بھرا دیوانِ واصل ہی
بجا ہی گر کہین اوسکو صحیفہ عشقِ داور کا

نہ دیکھا جسنے ہو حسن دل پر نور مولانا	اوس آئینہ مین دیکھے نور وہ قلب منور کا
جو دیکھے رنگ گلہای گلستان دل واصل	تو زنگ اڑ جائے بلبل کی نظر سے ہر گل تر کا
در ہر شعر بحر معرفت ہی اوس مین آیا ہے	بھلا کیا پوچھتے ہو وصف اس دریا کی گوہر کا
سحاب نظم سے اوسکے برستا عشق باری ہے	رہیگا سبز اوس سے باغ دل عشاق داور کا
خدا نے خلق کو واصلکے وہ خوشبو عطا کی ہے	کہ جسکے سامنے ہی مرتبہ کم مشک و عنبر کا

دعا جوہر کی ہو مقبول از بہر عشرہ عالم
رہی بجتا ہمیشہ ای خدا ڈنکا سکندر کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا یُغِیثُ المَلھُوفَ سِوَاہُ ✲ فَقَد قَالَ اَمَّن یُّجِیبُ المُضطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ✲ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیہِ بِحَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ مَنِ اصطَفَاہُ ✲ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیہِ وَعَلٰی کُلِّ مَن وَّالَاہُ

قصیدۂ مناجاتیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی غلام غوث خانصاحب متوطن رامپور افغانان نزیل بمبئی متخلص بہ بیخبر و تخلص یکے بینت دوم حاصل شاگرد زبدۃ الابرار حضرت مولانا واصل مد ظلہما

نصیر حضرت استاد ما دائم خدا باشد	ہمیشہ دستگیر او حبیب کبریا باشد
الٰہی از فیوضش عالمی را بہرہ ور گردان	خدایا سایہ اش غیرت دہ ظل ہما باشد
چو نام او سکندر قبل میلادش عطا کردی	بملک معرفت از فضل تو فرمان روا باشد
تخلص نیز واصل از ولی تو شدہ حاصل	کریما واصل درگاہ عشقت دائما باشد

زبان علم و حلم و خُلق و تقوی معرفت یارب
باحسانات تو میراث یاب انبیا باشد

گروہ کج خرامان مہتدی گردد ز ارشادش
خلائق را بسوی حق ہمیشه رہنما باشد

سکندر را بکن یارب بفضل خود چنان خضری
که صد ہا تشنگان را ساقیِ آبِ بقا باشد

ز شر نفس و شیطان و حسود و جمله آفتها
سلامت یا خدا این یادگار اولیا باشد

طفیلِ آن امام مرسلین این نایبش یارب
بمیدانِ ولایت شہسوارِ پیشوا باشد

عدوش بہرِ دلداری بیاید زیر فرمانش
محبش در دو عالم شادمان و دلربا باشد

ز دستِ ناخدا احسان نگیرد کشتیِ وصل
روان از موجِ بحرِ رحمتِ تو ای خدا باشد

بود منظورِ تو ہم ناظرِ انوارِ قدرتها
محب و نیز محبوب تو ای ربّ العلا باشد

بباغ دہر باشند از علومش نہرها جاری
بگلزارِ جہان خلقش نسیمِ جان فزا باشد

چنان تاثیر بخش ای رب کلام نظم و نثرش را
که ہر سامع ولی گردد براہِ اتقا باشد

پئی ہر سقیمِ باطن دردِ ظاہر دوا یارب
دمش به از دوا باشد دعا رشکِ شفا باشد

خدا خاکِ درش را سرمهٔ اہل بصیرت کن
برای طالبانِ حق سراسر کیمیا باشد

در اینجا رحمِ تو باشد الٰہی کارساز او
در آنجا شاملِ حالش نوالت ہم رضا باشد

سحابِ لطفِ تو ہر دم بماند بر سرش یارب
ظلالِ فیضِ او در ہر زمان بر فرقِ ما باشد

بامیدِ اجابت دست خود برداشته مثبت
دعایم مستجاب ای ربِ طفیلِ مصطفی باشد

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
اَجْمَعِيْنَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ وَّحِيْنٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَّاٰخِرُ
دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فقط

خاتمۃ الطبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ ونوالہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ کہ مجموعہ فوائد کثیرہ چھپ کر طیار ہوا صحیفہ عشق نتیجہ افکار کاشف دقائق معقول ومنقول واقف حقائق فروع واصول عالم عامل عارف کامل مولانا شاہ سکندر واصل معروف بمولوی سکندر علیخان متخلص بواصل قندہاری لکھنوی خالصپوری دام فیضہ المعنوی والصوری خلیفہ زبدۂ اولیای کرام حضرت مولانا شاہ سید محمد عبد السلام رونق افزای قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور قدس سرہ المبرور خلیفہ قطب ربانی حضرت مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی دہلوی مہاجر مکی مدنی قدس سرہ السنی فرزند اکبر غوث صمدانی حضرت مولانا شاہ ابو سعید رامپوری ثم الدہلوی قدس سرہ القوی خلیفہ مجدد مائۃ ثالثہ عشر حضرت مولانا شاہ عبد اللہ معروف بمولانا شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی قدس سرہ المعنوی خلیفہ حبیب الٰہی حضرت مولانا میرزا مظہر جان جانان شہید رضی اللہ تعالیٰ

عنہ

تری درگاہ مین مقبول یارب سارا دیوان ہو ... پسند احمد مرسل قبول اہل عرفان ہو

مفید الصالحین تصنیف واقف رموز وجود وشہود مولانا مولوی شیخ داود۔ رئیس جزیرہ بمبئی مع حکایات مفیدہ صالحین مسموعہ زبان فیض ترجمان مولانا واصل وفوائد نافعہ عابدین ایضاً ملفوظہ فاضل واصل ومناجات دردآمیز شورانگیز ایضاً

تصنیف حضرت واصل وچہار فتاوای شرعیۂ عربیہ وفارسیہ وہندیہ محررۂ واصل
وشاگردان واصل ودو جواب مسئلہ شرعیۂ قرآنیہ وفرائضیہ ایضاً چکیدہ کلکِ واصل
وتلمیذ واصل وقصیدۂ اردو مصنفہ جناب منشی عبداللہ خان صاحب جوہر شاعر قدیم بمبئی
یکی از معتقدان واصل وقصیدۂ مناجاتیہ فارسی تصنیف مولوی غلام غوث خان
صاحب منت رامپوری یکی از شاگردان واصل مطابق ارشاد قدردان علما جوہر شناس عرفا
جناب ملا عبدالحسین صاحب رئیس اعظم بمبئی وموافق فرمائش صدر محفل ہنر شناسی جناب
مولوی حسین علی صاحب مدراسی بماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ جنوری ۱۸۹۴ء
باہتمام جناب حاجی شیخ نور الدین بن جیوا خان سلمہ الرحمن مطبع صفدری واقع بمبئی مین
مجموعہ موصوفہ طبع ہو کر مطبوع قلوب صاحبدلان ہوا انصاف کی نظر سے اگر دیکھیے تو یہ
مجموعہ نہ فقط نوع انسان کی ایک صنف کو مفید ہے بلکہ اصناف کثیرہ کو نافع ہے عربی دان کو
مفید فارسی خوان کو مفید اردو زبان کو مفید علما و فضلا کو اس سے مسرت ۔ صوفیہ و عرفا کو
اس سے بہجت شعرای اہل دل کو اس سے فرحت طلبۂ علم کو اس سے خبرت اہل انشا کو
اس سے منفعت عشاق یار کے بکار آمد مشتاق دیدار کے بکار آمد سالکانِ ہدیٰ کو نافع
طالبانِ خدا کو نافع عارفانِ کبریا کو نافع دوستان اولیا کو نافع صالحین کا حرز گلو سالکین کا
تعویذ بازو علم شریعت کا خزینہ علمِ طریقت کا گنجینہ اور باوجود ان منافع موفورہ کے خریدار کی
تخفیف اور آسانی پر نظر رکھکر اس مجموعۂ نایاب کی قیمت بہت ہی کم رکھی ہے یعنے ۔ آٹھہ آنہ
ڈاک کا محصول علاوہ ذمۂ خریدار ہے اور اگر کوئی صاحب خط لکھین گے کہ کتاب روانہ کردو ہم
ڈاک کے اہل کار کو قیمت دیکر کتاب لے لین گے تو اسطرح بھی کتاب روانہ کردیجاگی ویلو کا صرف
ذمۂ خریدار رہیگا لیکن بشرط لکیہ واپس نکرنے کا اقرار کرین کیونکہ بعض اشخاص کتاب طلب

کرتے ہین جب روانہ کیگئی تو واپس کردیتے ہین تاجر زیر بار ہوتا ہی اور اگر قیمت پہلے روانہ کرین گے تو کتاب بہت جلد روانہ کیجائیگی مقامات مفصلۂ ذیل سے یہ مجموعہ ملسکتا ہی —

بمبئی بہنڈی بازار دکان کتب نمبر ۱۸۱ شیخ نورالدین بن جیوا خان صاحب تاجر کتب

ایضًا بمبئی

بمبئی بھنڈی بازار دکان کتب نمبر ۱۰ اعلی میان و عمر میان تاجران کتب

لکھنؤ

لکھنؤ بازار چوک دکان کتب حافظ محمد عبد الستّار خان صاحب تاجر کتب —

ایک پوسٹ کارڈ لکھنے سے یہ کتاب فورًا روانہ ہوگی اور ایک مجموعہ دوسرا مصنفۂ مولانا واصل و شاگردان مولانا واصل بسال گذشتہ اسی مطبع مین طبع ہوچکا ہی مقامات مرقومۂ بالا سے دستیاب ہوسکتا ہی خریدارون کی تخفیف اور آسانی پر نظر رکھکر اس مجموعہ کی قیمت بہی نہایت کم رکھی ہی یعنے آٹھ آنے ۸ ر ڈاک کا محصول علاوہ ذمہ خریدار ہی اس مجموعہ مین رسائل مفصلۂ ذیل ہین ۔ ۱ تحفۃ العلما یہ رسالہ عربی زبان مین ہی علمای حرمین شریفین نے اسکی نہایت تعریف کی ہی اور بغایت توصیف فرمائی ہی عمدہ عمدہ عبارتین اسکی مدح مین تحریر فرمائی ہین اور ایک فاضل عربی نے تقریظ غیر منقوط اسکی توصیف مین تصنیف کی ہی تمام اہل ہند کو مقامِ شکر ہی کہ فاضل ہندی کی عبارت عربی کی مدح مین علمای عرب جنکی زبان مادری عربی ہی اسقدر مبالغہ فرماوین فالحمد للہ علی ذلک یہ رسالہ تصنیف مولانا واصل ہی محبوبِ ہر عالم ہی مقبول ہر فاضل ہی ۔ ۲ مفید الطلبہ یہ رسالہ بہی عربی زبان مین ہی طلبہ علم کے کام کا ہی مصنفہ قاضی مولوی محمد عبد الغفور شاگرد مولانا واصل ۔ ۳ حاصل التحفہ یہ رسالہ اردو زبان مین ہی اردو پڑھنے والے اس سے رسالہ تحفۃ العلماء کا مطلب پا سکتے ہین یہ رسالہ

تصنیفِ مولوی محمود شاہ فیروزپوری شاگردِ مولانا واصل ہی ــ نافع السالکین یہ رسالہ
فارسی زبان مین ہی اسمین مولانا واصل کے آبا اور اجداد اور استادان امجاد کا مختصر حال
مذکور ہی تصنیف مولوی شیخ داؤد رئیس بمبئی جسکو شوق ہو یہ مجموعہ بھی مقامات مذکورہ بالا سے
طلب کر کے ملاحظہ فرماوے اب شائقان علم و ہنر اور تاجران ہنر پرور کی خدمت
بابرکت مین التماس ہی کہ اگر اس مجموعے کے کُل یا بعض کا چھاپنا یا چھپوانا منظور ہو تو مصنفین
والا مقام اور نیز جملہ اہل اہتمام کیطرف سے اجازت عام ہی جب چاہین اور جہان چاہین
چھاپین یا چھپوائین کسی شخص کو کسی قسم کا تعرض نہو گا ان چھاپنے والون یا چھپوانے والونکی
خدمت مین گزارش فقط اسیقدر ہی کہ صرف تحصیل زر پر نظر نرکھین تحسین ہنر کا بھی خیال
رہے خوانندہ کاتب سے واضح لکھوائین اور تصحیح مین خوب کوشش فرمائین کہ جو صاحبِ
علم دیکھے آفرین سے یاد فرمائے نفرین زبان پر نلائے پس اسطریق پر اگر چھاپین یا چھپوائین
تو ہر طرح سے اجازت ہی ورنہ اسکے طبع کرنے مین تکلیف نہ اٹھائین طالبانِ صحت کا دل
نہ دکھائین فقط والسلام مع الاکرام اللّٰہم صلّ
وسلّم و بارک علے حبیبک و صفیک
سیدنا محمد خیر الانام و علیٰ
آلہ العظام و اصحابہ
نجوم الاسلام
الی یوم
القیام
آمین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اشعار مصنفه مولانا واصل دام ارشاده که بعد ترتیب صحیفه عشق و تحریر کاپی دستیاب شده اند
و درینجا [illegible] آیند اگر عالی همتی توجه بطبعش نماید امید که هر غزل را ردیف وار داخل صحیفه عشق گرداند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحر مجتث مثمن — **غزل** — مخبون و مقطوع

تو لطف جود و عطا ها کمال و احسانها — منم عیوب و خطا ها ذنوب و عصیانها
توئی که کبر و تقدس بذات تو زیبد — منم نجاست و عجز و قصور و نقصانها
[illegible]لتم منگر از جهالتم بگذر — که تو علیمی و من جهل و سهو و نسیانها
اگرچه من غلطم هم کلام من غلط است — ولی بشوق تو خوانم غزل بالحانها
بباغ دهر ز بوی بدم زیان نرسد — معطر اند ز خوشبوی تو گلستانها
اگرچه نامه سیاهم ولی مرا غم نیست — که پر ز مدح تو گشته بیاض و دیوانها

نه جان واصل بیدل فقط نثار تو شد
فدای کوی تو گشتند بعید و جانها

بحر مضارع مثمن | غزل | اخرب و مکفوف و مقصور

در سینه ام نشین دل و جانم فدای تست | بیرون منه قدم که جهان در هوای تست

نرگس بآن طرف گل لاله باین طرف | محو لقای تست شهید ادای تست

خلقی فقیر تست و لیکن لطفه ز خاص | استاده بر در تو ببین این گدای تست

خواهی بدار زنده و خواهی بکش مرا | موتم برای تست حیاتم برای تست

بجز تو نیست حاجت پرسش بیا بیا | این دیده جای تست دل من سرای تست

هر تار خرقه ام چو ستار آمده بشور | از جان و تن مپرس که چون در صدای تست

واصل گدای تست بخندد نه باب تو
خو کرده این فقیر بجود و عطای تست

بحر خفیف مسدس | غزل | مخبون و مقصور

ای بخوبی کسی مثال تو نیست | هیچکس همسر کمال تو نیست

نیست غیر تو در حریم دلم | در نگاهم بجز جمال تو نیست

جان من محو تست و در تن من | نیست عضوی که در خیال تو نیست

مفت دیدار خود نما ورنه | دو جهان قیمت وصال تو نیست

همه عالم فروغ جلوهٔ تست | نیست نوری که از جلال تو نیست

سخن تست بر زبان جهان | ذرهٔ کو که در مقال تو نیست

پای واصل بچاه عصیان رفت
دستگیرش بجز نوال تو نیست

بحر رمل مثمن	غزل	مخبون محذوف و مقصور

اگر نیاز دل ما در دل جانان گذرد	ناز بگذارد و چون عاشق حیران گذرد
بلبل و گلشن و گلچین همه مست شوند	نکهت گل نجی من گر بگلستان گذرد
خونبهای خود از آن خاک قدم و ر بیا	قاتل شوخ چو بر گور شهیدان گذرد
یوسف از قبر برون آید و گردد یعقوب	بوی پیراهن یارم چو بکنعان گذرد
مرده ها زنده شوند و همه احیا میرند	رستخیزی شود آن شوخ چو نازان گذرد
طور آسا همه بگدازد و افتد چو کلیم	پرتو دوست چو بر مهر درخشان گذرد
نار و دوزخ بفغان آید و گردد گلزار	آتش سینهٔ من گر شرر افشان گذرد
حافظ از وجد کند چاک گریبان کفن	گر صبا شعر مرا برده بایران گذرد

کافر و دیر و بتان کلمهٔ الحمد خوانند
نالهٔ **واصل** مؤمن چو بایشان گذرد

بحر هزج	در مجاز میگوید	مسدس محذوف

اگر یابم کف پای تو بوسم	وگر نه دمبدم جای تو بوسم
شکر پیش لبت تلخ است در کام	اجازت ده که لبهای تو بوسم
گهی بر چشم تو سایم جبین را	گهی تا بنده سیمای تو بوسم
نهم لب گاه بر سیب زنخدان	گهی رخسار زیبای تو بوسم

بیا ای دوست در آغوش **واصل**
سرت گردم سراپای تو بوسم

اگر یکون لازم ... ... در ... ... مولوی گل محمد ... [illegible]

بسوی حقیقت که قبلهٔ مقصود اوست میبرد و دیگر اشعار واصل

بحر | مشترک ست در حقیقت و مجاز | ایضاً

سوائے تو کسی یارے ندارم — بغیرِ تو سرو کاری ندارم
غم من دور میسازی عجب چیست — درایت هیچ غمخواری ندارم
ز هر رنجی بسویت می گریزیم — که جز ذاتِ تو زنهاری ندارم (پناه ۱۲)
ترا دل دادگان هستند بسیار — ولی من جز تو دلداری ندارم

مرا جز درگهش واصل مفر نیست
که غیرش هیچ سرکاری ندارم

غزل

بحر خفیف مسدّس | مخبون و مقطوع

دلبرِ من بدیده ام جا کن — آب جاریست سیرِ دریا کن
سینهٔ من ز داغهاے فراق — لاله زاریست خوش تماشا کن
سوی کردارِ زشت ما منگر — چشم الطاف جانبِ ما کن
بسکه مظلوم و ناتوان شده ایم — زود فریادرس کرم ها کن
ایکه کردی بصیر چشمِ سرم — چشم دل هم به لطف بینا کن
ما فقیر و حریصِ لطفِ تو ایم — دمبدم لطف شاه برما کن
تا فشانم به پای تو دل و جان — لبِ معجز نماے وا کن

دلبرا گلشنِ دلِ واصل
خوش مقامیست خانه اینجا کن

بحر رمل — **غزل** — مسدس محذوف

سجدهٔ خوبانِ عالم سوی تو	هست مسجودِ حسینان روی تو
چون نه بندد خلق احرامِ درت	قبلهٔ حاجاتِ عالم کوی تو
حالِ نیک و بد مپرس از بیخودان	مست گردیدیم از خوشبوی تو
عدل گر با ما کنی گوئیم ما	رحم ولطف وجود واحسان خوی تو
کی فتم در حلقهٔ رنج و بلا	دستگیرم دستِ تو بازوی تو
از درِ قصرِ امیرانِ جهان	کرد بی پروا مرا مشکوی تو (خانه ۱۲)

طاعتِ زاهد بمحرابِ حرم
کعبهٔ واصل خمِ ابروی تو

خفیف مسدس — **غزل** — مخبون ومحذوف

ای تو یارِ همه نگارِ همه	راحتِ جانِ بیقرارِ همه
گلشنِ جانِ ما ز تو شاداب	نزهتِ باغِ دل بهارِ همه
غیرِ تو لایقِ پرستش نیست	ای تو معبود و کردگارِ همه
خالقِ بی شمار عالمها[له]	رازقِ جمله غمگسارِ همه
غیرِ تو هیچ دوستی نبود	ای تو محبوب رازدارِ همه
گنجِ هر دل تعشقِ تو معمور	ای نگارِ من و نگارِ همه

کارِ واصل بلطفِ خویش بساز
ای سرانجام سازِ کارِ همه

له در تعریف عالم گفته اند که بعضی هژده هزار عالم اند و بقول بعض ایشان بیشمار ۱۲ مولوی پیر حسین کوکبی شاگرد مولانا واصل

بحر ہزج مسدس — غزل — محذوف و مقصور

انیسِ خاطرم ہر جا تو باشی
بہر دم مونسم حقا تو باشی

بہر سو رخ کنی غیرم نباشد
بہر جا باہمم تنہا تو باشی

اگر باشی تنِ ما جان بباشیم
وگر جسمیم جانِ ما تو باشی

نماند از تن و جانم نشانے
من آن خواہم کہ سرتاپا تو باشی

اگر تو گلشنے من گل بباشم
وگر من قطرہ‌ام دریا تو باشی

تو نقاشی منم نقشے ز کلکت
منم برگے چمن پیرا تو باشی

دعای واصل بیدل ہمین ست
کہ باشم بندہ‌ات مولی تو باشی

عرضداشت واصل غافل بخدمت سخنورانِ عاقل

ارباب ہوش بگزارش این حلقہ بگوش خواہند رسید کہ شعر مثلِ آتش ست دلی را کہ سنگ نباشد ہمچو موم میگدازد و ہنگامیکہ آتش عشق کہ پر و بال طائر عقل بخان آتشکدہ اش میسوزد تا شرارہ اش چہ رسد ہم بکانون دل ناظم افروختہ باشد شعرش نار علی نار گردد و چنین کس بسیار ابکارِ افکار بمنصہ گفتار نشاند کہ مضامین عرفیہ اش بوجہ آنکہ اکثر آنہا خیالات فرضیہ می باشند نہ معانی حقیقیہ بنسبت معشوق مجازی نیز از قبیل محالات باشند چہ جای معشوق حقیقی کہ ذاتِ قدیمش وراء الوریست و وجودِ واجبش از صفاتِ محدثات منزہ و مبرا * نشست و برخاست و آمد و رفت و حلول و دخول را بحضرتش راہ نیست و دست و بازو - و رو و گیسو و چشم و ابرو وغیرہ لایق آن بارگاہ نی ہیچ

الفاظ که شعرای مشتاق و فقرای عشاق مثل حضرت خواجه حافظ و حضرت مولانا
رومی و حضرت شیخ سعدی و حضرت نظامی گنجوی و حضرت خسرو دهلوی و حضرت عارف
مغربی و حضرت عبدالرحمن جامی و حضرت غوث اعظم جیلانی و حضرت معین الدین چشتی
و حضرت نیاز احمد چشتی بریلوی و حضرت آزاد چشتی بلگرامی و حضرت مولانا فضل حق
خیرآبادی و حضرت خواجه میر درد نقشبندی دهلوی و حضرت میرزا مظهر نقشبندی دهلوی
و حضرت شاه سلامت الله مجددی کانپوری و حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر کاکوروی
وغیرهم قدس الله تعالی اسرارهم در کلام خود ها آورده اند از معانی عرفیه مجرد ساخته اند
و باصطلاحات خود ها پرداخته اند ورنه کسیکه کتب کلامیه از شرح مواقف جرجانی و شرح
عقائد نسفی جلالی و عصام و خیالی و شرح طوالع و در فن الهیات از شفا و مطالع و شرح تجرید
و حاشیه قدیمه و جدیده از محقق دوانی و شرح مقاصد از علامه تفتازانی وغیرها بمطالعه خود
داشته باشد چگونه معانی لغویه مقصود خود سازد العیاذ بالله منها و بزرگان صوفیین محققین
رحمة الله علیهم اجمعین در علم و عمل کامل بوده اند و واصل اگرچه ناقص ست ولیکن حامل نعال
درویشان ست بل سگ آستانهٔ ایشان ـ اگر آواز ناموزون برداشته باشد و بانگ
بیمحل افراشته بسنگ ملامت او را نزنند که سگ در درویشان ست و اگر نغمهٔ خوش
و ترانه دلکش از دهانش بر آمده باشد بطور کرامت ایشان ست بلقمه دعا او را نوازند و نوالهٔ ثنا
پیش او اندازند قطعهٔ واصل

ای سخندان بشکر دانش خویش	عیب شعرم بذیل عفو بپوش
ور شوی از کلام من مسرور	در دعا کوش از ثنا مخموش

عریضهٔ واصل عفی عنه

تقریظ شیر بیشهٔ معقول و منقول نهنگ دریای فروع و اصول ناصر اہل سنت زاجر اہل بدعت بظاہر امیر ذی نعم فقیر بباطن درویش روشن ضمیر مصنف کتب کثیره ناظم مثنوی خزان یغما وغیره حضرت مولانا مولوی شاه وکیل احمد صاحب حنفی نقشبندی مجددی متخلص بعاجز رئیس قصبه سکندرپور از مضافات الہ آباد و رکن اعظم ریاست دکن حیدرآباد دام فیضه ابدالآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

الله الله - یہ مجموعہ کیا ہی خزینہ معرفت ہی اور گنجینہ حقیقت کیسہ شریعت ہی یا خریطہ طریقت جسکی نظم نظم پروین نثار ہی جسکی نثر شگفتہ ہر نثار ہی نظم کا ہر نقطہ مردمک دیدہ حور اور نثر کا ہر فقرہ نور علی نور - ہر شعر مین شراب دو آتشہ کا سرور ہی بھلا اہل دل کیونکر نہ مخمور ہون ہر فقرہ غوامض علوم سی معمور ہی بھلا اہل کمال کسطرح نہ مسرور ہون اور کیون نہو یہ اوس کامل کا کلام ہی جو واصل محبت خلاق ہی - ممدوح علمای آفاق ہی -

نہ من بران گل عارض غزل سرایم و بس		که عندلیب تو از هر طرف هزاران اند

رسائل مصنفہ مولانا شاہ سکندر جن بزرگون نے دیکھی ہین وہ میرے اس قول کی تصدیق کرینگے - تحفۃ العلماء و نور القلوب و حرز الوباء وغیرہ کے ناظرین میری باتکو سچ جانینگے - فضلای عرب و عجم علی الخصوص علمای حرمین شریفین نے بزرگ صوفیکو جامع العلوم لکھا ہی - اور فضلای مصر و بغداد و ہند و سندھ نے فاضل اجل کو واقف منطوق و مفہوم کہا ہی - اور یہ فقیر تو مدت سے فاضل ممدوح کو عارف کبریا کہتا ہے

صوفی باصفا لکھا ہی۔ الٰہی میرے ظن کو یقین کر دے۔ اور اوس بزرگ کے دل کو
نورِ معرفت سے بھر دے آمین۔ بجاہِ حبیبکَ سیّدِ المرسلینَ وآلِہِ الطیّبینَ واَصحابِہِ
الطّاہرینَ وصلّ وسلّم علیہِ وعلیہم اجمعینَ فقط راقم سطور وکیل احمد عاجز متوطن سکندرپور

تقریظ عالم باعمل فاضل بی بدل کاشفِ غوامض علوم واقف منشور و منظوم حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی محمد عبدالحکیم صاحب سندیافتہ مدرسۂ مبارکہ دیوبند رئیس قصبہ کرانہ ضلع مظفرنگر مدرس مدرسہ عربیہ قصبہ ہسوہ ضلع فتحپور متصل شہر کانپور دام فیضہ الموفور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی محبّتہ ساریۃٌ فی کل حبّۃٍ وذرّہ * والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ
الذی ہدانا الی حبلِ طاعۃٍ وبرّہ * وعلی آلہ الاطہار البررہ * واصحابہ الاخیار المہرہ *

۱؎ ہذہ الجملۃ اقتبسہا استاذنا العلام من الفتوحات المکیۃ للشیخ الاکبر قدس سرّہ الاطہر ولایخفی علی اہل الکمال مافیہ من براعۃ الاستہلال فللہ درّ المتکلم بالسحر الحلال ۱۲ مولانا السید عبدالغنی تلمیذ المقرظ العلام مدّ ظلہما

۲؎ قال الشیخ ابن سینا رحمہ اللہ تعالیٰ فی اٰخر فن الالٰہیّات من الشفاء ما نصّہ وقد بسطت الشریعۃ الحقۃ التی اتانا بہا نبینا وسیدنا ومولٰنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ حالَ السعادۃ والشقاوۃِ التی بحسب البدن ومنہ ما ہو مدرک بالعقل والقیاس البرہانی وقد صدّقتہ النبوۃ وہو السعادۃ والشقاوۃ الثابتتان بالقیاس اللتان للانفس وان کانت الاوہام منا تقصر عن تصورہا الاٰن لما نوضح من العلل انتہی کلام الشیخ الرئیس بالفاظہ النفیسۃ تقول الفقیر عبدالغنی الہسوی انّ ما بیّنہ سیّد العالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احکام الطاعۃ والعبادۃ وما یؤول الیہ الانسان من السعادۃ والشقاوۃ فی الدنیا والاٰخرۃ ہی راسخۃ کلہا صادقۃ جلہا یصدّقہا العقول السلیمۃ وینکرہا الاٰراء السقیمۃ وقد نبّہ علی سقمہا الامام حجۃ الاسلام فی کتابہ تہافت الفلاسفۃ من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ ۱۲ مولانا السید عبدالغنی بن مولٰنا السید عبدالسلام الہسوی قدس سرہ المعنوی (۳؎) قال الشیخ ابن منظور غفر لہ الغفور فی کتابہ المسمّٰی بلسان العرب انّ برّۃ اسم علم بمعنی البر معرفۃ فلذلک لم یصرف لانہ اجتمع فیہ التعریف والتانیث انتہی تقول الفقیر ولہٰذا لا یدخل علیہ الالف واللام والبرّ مرادف الطاعۃ کما صرح بہ الجوہری فی الصحاح فیکون عطف برّہ علی الطاعۃ تفسیریا ۱۲ مولٰنا السید عبدالغنی الہسوی المحفوظی دام فیضہ

اما بعد فان هذه الصحيفة الشريفة قوت للقلوب * موصلة الى المحبوب
للعشاق كتاب مرقوم * للمشتاق رحيق مختوم * كل نظم من منظومات الواصل
العارف * كنز الحكم والمعارف * وكل لفظ من ملفوظات هذا الكامل العارف *
عين العلوم والعوارف * منظوماته الطيبة طيب الفصوص والفتوحات ومواقع
النجوم * وملفوظاته المفخمة مخ القشيرية والمنهاج واحياء العلوم * كيف لا وناظمها
من تنبع ينابيع الحكم من اقلامه * ولافظها من تفور عيون العلوم من كلامه *
سمي ذي القرنين الاكبر * مولانا المولوي **محمد سکندر** * الذي شهد على
فضله وعرفانه علماء المشارق والمغارب اصحاب المفاخر والمناقب * لا سيما
العلماء الكرام * من بلد الله الحرام * والفضلاء العظام * من مدينة خير الانام *
عليه الصلوة والسلام * والافاضل الامجاد * من مصر وبغداد * والمشاهير
من علماء الهند كالعالم الرباني مولانا الشيخ محمد لطف الله عليكوهي واستاذ
اهل الزمن مولانا الشيخ احمد حسن الكانفوري والفاضل الفخيم مولانا الشيخ محمد سليم
الاعظم كرهي والعلامة الماهر مولانا الشيخ محمد عبد الحق المهاجر ورئيس المتكلمين
مولانا الشيخ رحمة الله المهاجر وفخر الهند مولانا الشيخ محمد عبد الحي المحدث اللكنوي والاستاذ
المحقق مولانا الحكيم محمد امير شاه خان الصفوي وقد نظم هذا الاستاذ الكامل في مدح تلميذه
الواصل ابياتا عديدة بليغة في لسان عربي ومدحه بالفاظ فخيمة ودعا له بدعوات عظيمة وهي
مستجابة ان شاء الله تعالى وغيرهم من علماء الزمان احسن الله اليهم بمزيد الاحسان
اللهم اجعل المصنف والمصنف مقبولين في حضرتك القدسية * بجاه حبيبك
خير البرية * عليه وآله الصلوة والتحية * حرره الاثيم عبد الحكيم عفي عنه الكريم

خاکسار محمد حسین عفی عنہ عرض کرتا ہی کہ جامع معقول و منقول حضرت مولانا مولوی حکیم سید محمد حسن خانصاحب متخلص بہ حکیم متوطن قصبہ موہان ضلع اونام ساکن شہر فرخ آباد دام فیضہ نے جب اپنے قدوم میمنت لزوم سے جزیرۂ بمبئی کو مشرف فرمایا۔ تو عاجز نے دیوان اپنے استاد کامل مولانا وصل کا اونکو دکھایا اور عرض کیا کہ انصافاً اسکے حسن و قبح پر مجکو مطلع فرمائیے۔ حضرت حکیم نے اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ کیا۔ بعد ازان فرمایا کہ سوز و درد کے اعتبار سے تو یہ دیوان ایسا ہی کہ جو اہل دل دیکھیگا یا سُنیگا آنکھون مین آنسو بھر لائیگا وجد مین آجائیگا۔ اور شاعری کی حیثیت سے مرتبہ اوسط مین ہی یہ مینے انصافاً کہا ہی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ ہمارے استاد تو خود فرمایا کرتے ہین کہ شاعری کے دقائق سے نہ مین کامل طور سے واقف ہون اور نہ مین اونکا خواہان ہون اہل دل میرے کلام سے محظوظ ہون تو یہ کافی ہی۔ حضرت حکیم نے فرمایا کہ میرے اشعار بھی اگر اسکے ساتھ طبع کراؤ تو لکھدون عاجز نے عرض کیا کہ اگر جلدی ہو سکین تو طبع ہونا ممکن ہی ورنہ نہین کیونکہ کتاب چھپ چکی ہی حضرت حکیم نے فرمایا کہ اسیوقت اپنے ہمراہ لیتے جاؤ قلم اوٹھایا اور اشعار مرقومہ ذیل اوسیوقت لکھکر میرے حوالے کئے خاکسار نے کہا کہ سبحان اللہ شاعری اسکا نام ہی مولانا حکیم صاحب نے ستر برس شاعری کی مشق کی ہی اور ہزارہا اشعار عربی فارسی اردو کے اونکو حفظ ہین حضرت مولانا غلام علی آزاد بلگرامی قدس سرہ السّامی کے اقربا میں سے ہین حضرت حکیم صاحب کے قصیدہ مین اشعار بہت ہین اونمین سے بعض کو یہان لکھتا ہون وھی ھٰذہ

چمن مین بلبل نالان یہ کر رہی ہے صفیر	کہ ایک گل ہی ریاضِ جہان مین
خزان کے جور و تطاول سے مثل سرو آزاد	بہارِ گلشنِ اسلام و مایۂ تنو
چراغِ کعبۂ دین شمعِ قبلۂ ایمان	فروغِ صبحِ صفا نورِ مہر

وہ کون ہے کہ قلم اوسکا نام لکھتے وقت
نصیرِ دین نبیؐ مولوی سکندر شاہ
فنونِ عقلی و نقلی مین طاق جوہر فرد
یہ سب کمال ہین دون اوسکی شان والا کو
خدا کے عشق مین مغلوب حال ہین ہر وقت
صحابہ سے بھی ہے الفت انہین سجد کمال
چنانچہ ایک نمونہ اوسکا ظاہر ہے
عرب کے ہین جو فحول و جہابذہ علما
پسند کرکے سخن منصفانہ دی ہے داد
علاوہ اونکی جو لکھے ہین مختصر دیوان
زبان پارسی و اردوی معلی مین
ہر ایک شعر ہی نشتر کہ دل مین چبھتا ہے
ہر ایک رنگ کی انسان کو لطف دیتا ہی
ہر ایک شخص کو ملتا ہی اوس سی مطلب دل
خدای پاک کرے اونکی عمر مین برکت
رہین جہان مین جتبک رہین بعیش و نشاط
حکیم جو کوئی انکے کلام کو دیکھے
شگفتہ ہین گل رنگین زلبس معانی کے
جھکا ہے از پئے تعظیم و از پئے توقیر
ذکی و عالم و محقق و فاضل نحریر
علومِ ظاہر و باطن مین بیمثال و نظیر
کمال اور ہے کرتا ہون جسکی مین تفسیر
رسولِ پاک سی ہے اونکو عشق پر تاثیر
ہے اولیا کی محبت ازل سی اونکا خمیر
لکھی ہین چند کتابین انہون نی تحبیر
ہوئے ہین دستخط و مہر سے نظیر و ظہیر
جو پوچھو سچ تو ہین ابار سی بقدر شعیر
کہ ہین وہ جامع اضداد بس عسر و یسیر
کہ صنعتین ہین عیان جنسی بے حد و تحصیر
چھری کٹاری ہین مصرع کہ دل مین ہین جا گیر
بجا ہے حفظ کرے اسکو ہر صغیر و کبیر
عجب کلام ہے اور اوسمین ہر عجب تاثیر
کہ مغتنم ہین جہان مین وہ صاحب توقیر
بحسنِ خاتمہ جائین یہ پیش رب نصیر
عجب نہین ہے کہ ہو جای عاشق دلگیر
ہر ایک صفحہ ہے دیوان کا گلشن کشمیر

اعتذار خدا کی فضل سے امید ہی کہ اہل کمال اس کتاب کی صحت اور خوبی سی خوش ہونگی اور خفیف اغلاط کو جنسے مطلب کتاب کا فوت نہین ہوتا معاف فرمائنگی کیونکہ اس قسم کی اغلاط اہل تمیز کو ابتدای نظر مین معلوم ہو سکتی ہین جیسی صفحہ ١١ سطر ١٦ مین لفظ ہی کاتب سی چھوٹ گیا ہی مسودہ مین یون ہی ع ناز مرغوب دل ہی پیار لذیذ ہی اور صفحہ ٢٢ سطر ١٩ اصل مین ہمین ہی اور کاپی پر ہمی مرقوم ہوا۔ اور صفحہ ٣ سطر اصلمین اخری ہی اور کاپی پر سہو سے عقبے لکھا گیا۔ اسی قسم کی اور بھی اغلاط کاتب سی ہو گئی اور مثل اغلاط کسانی کی

شعار از قصیدهٔ شاعر نازک خیال صوفی صاحب تجمل حضرت مولانا مولوی حاجی
تجمل حسین صاحب مصنف دیوان چراغ بقا متوطن قصبه جلالپور ضلع فیض آباد
سبھی شاگرد رشید جامع معقول و منقول حضرت مولانا مولوی حافظ نثار احمد
خان صاحب رئیس شاہجہانپور متخلص تائب سلمهما الله الوہاب

بهترین قول حمد یزدان ست — آنکه معبود جن و انسان ست
نعت سلطان انبیاے کرام — آمده در زبور و فرقان ست
آل و ازواج و دوستدارانش — هر یکی شمع بزم ایمان ست
زمرهٔ اولیائے امت او — هادی ما براه ایقان ست
بر همه رحمت خدا بارد — تا زمانیکه باد و باران ست
پس ازان میکند تجمل نظم — مدح شیخی که اهل عرفان ست
نام او شد عطا ز حضرت حق — قبل میلاد او که ذیشان ست
شد بشارت بمادرش از غیب — کاین سکندر محب یزدان ست
صرفی و نحوی و فقیه زمان — منطقی عین نوع انسان ست
هم محدث اصولے و صوفی — واقف رمزهای قرآن ست
مخزن علم و حلم و جود و کرم — معدن عقل و خلق و احسان ست
منکسر آنچنان که می گویند — حامل کفشهای خردان ست
لیقین نزد صاحبان خرد — اینچنین شیخ فخر دوران ست
شد سالکان راه خدا — هادی خلق سوی یزدان ست
ظم و ناثر و فصیح بیان — در بلاغت مثال سحبان ست
تجمل صحیفه را دیدم — نسخهٔ درد دردمندان ست
عرب تا عجم صغیر و کبیر — مدح خوان کمال ایشان ست

چند ابیات تحفه آوردم
گر قبولش کنند احسان ست

اعلان

طالبان سعادت کو بشارت کہ مجموعہ رسائل عدیدہ متضمنہ مضامین مفیدہ
یعنی صحیفۂ عشق معہ ضمیمہ صحیفہ مصنفۂ مولانا شاہ سکندر مشہور مولوی سکندر علیخان
واصل وجوابات مسائل شعریہ وشرعیہ مصنفۂ مولانا واصل وشاگردان واصل و
مفید الصالحین مولفہ مولوی شیخ داؤد صاحب پوتریک متقدم کارپردازان
مطبع صفدری سلمہم اللہ القوی بصرف زر کثیر از آن امیر نامی تاجر گرامی قدردان
علما جوہر شناس فضلا محسن شرفا خادم فقرا رئیس اعظم جزیرہ معمورہ بمبئی محب رسول
ثقلین جناب ملا شیخ عبد الحسین اصلح اللہ حالہ فی الدارین حسب فرمایش عزیز مصر سخن
شناسی جناب مولوی حسین علی صاحب مدراسی منصرم کارخانہ تجارت جناب حاجی شیخ
نور الدین بن جیوا خان من علیہ المنان چھپکر طیار ہوا یہ مجموعہ فقط ایک نفر کو مفید ہی بلکہ
ہر فرد بشر کو مفید ہی اردو زبانکو مفید فارسی خوان کو مفید عربی دان کو مفید طالب احوال
اولوالالباب کو نافع عالم فضیلت مآب کو نافع صوفی عالیجناب کو نافع شعرا کے
بکار آمد فقرا کے بکار آمد ادبا کے بکار آمد اور باوجود فوائد کثیرہ کی قیمت اس مجموعہ بے بہا کی بہ نظر
تخفیف خریداران بہت ہی کم رکھی ہی یعنی آٹھ آنے بلا قیمت ونیز بصیغہ ویلیو پے ایبل
مقامات مفصلہ ذیل سی یہ مجموعہ ملسکتا ہی ڈاک کا محصول وویلیو کا صرف قیمت کے علاوہ
خریدار ہوگا بمبئی بھنڈی بازار دکان کتب نمبر ۱۸ شیخ نور الدین بن
جیوا خان صاحب تاجر کتب لکھنؤ بازار چوک دکان کتب حافظ محمد عبد الستار